یا اللہ یا رحمٰن

www.KitaboSunnat.com

تذکیر الثقلین

(بجواب)

تقبیل الابہامین

اس کتاب میں صحیح صریح دلائل اور ایک صد علمائے کرام کی تصدیقات و تحریرات سے ہر مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنے، انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانے، کفن پر لکھنے، قبر پر بوسہ دینے وغیرہ کا رد ہے

— تالیف —

مناظر اسلام حضرت مولینا محمد رفیق خاں صاحب خطیب جامع مسجد اہلحدیث پسرور

— ناشر —

مکتبہ اہلحدیث پسرور ضلع سیالکوٹ (پاکستان)

امیگا میٹڈ پریس سیالکوٹ بار دوم قیمت دو روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

یا اللہ — ان ھذہ تذکرۃ ج پ ۲۹ — یا رحمٰن

بے شک یہ نصیحت ہے

فمن شاء ذکرہ ج پ ۲۹

جو چاہے اسے یاد کرے

تذکیر الثقلین

(برد)

تقبیل الابہامین

اس کتاب میں صحیح صریح دلائل اور یک صد علمائے کرام کی تصدیقات و تحریرات سے ہر مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنے، انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانے، کفن پر لکھنے، قبر پر بوسہ دینے وغیرہ کا رد ہے

— تالیف —

مناظر اسلام حضرت مولانا محمد رفیق خان صاحب خطیب جامع مسجد اہلحدیث پسرور

— ناشر —

مکتبہ اہلحدیث پسرور ضلع سیالکوٹ (پاکستان)

ایمگامیڈ پریس سیالکوٹ — بار دوم — قیمت دو روپے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا ایھا الناس — یا رحمٰن

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ (پ ۲۹ ع ۱۴)

بے شک یہ نصیحت ہے۔

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ (پ ۳۰ ع ۵)

جو چاہے اسے یاد کرے۔

تذکیر الثقلین

(برد)

تقبیل الابہامین

اس کتاب میں صحیح، صریح دلائل اور ایک صد علمائے کرام کی تصدیقات و تحریرات سے ہر مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنے، انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانے، کفن پر لکھنے، قبر پر بوسہ دینے وغیرہ کا رد ہے۔

تالیف:

مناظر اسلام حضرت مولانا محمد رفیق خاں صاحب خطیب جامع مسجد اہلحدیث پسرور

ناشر:

مکتبہ اہلحدیث پسرور ضلع سیالکوٹ (پاکستان)

بار دوم .... قیمت دو روپیہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادران ملت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ مولوی احمد حسن صاحب خطیب جامع مسجد اہل حدیث موضع باسو پتو تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ نے غریب خانہ خاکسار پر تشریف لا کر ایک رسالہ جو "

مجموعۂ فتاویٰ "

کے نام سے کسی مولوی بشیر حسین صاحب بریلوی نے گوجرانوالہ سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام گرامی "محمد" سن کر انگوٹھے چومنے کے جواز میں شائع کیا ہے۔ عنایت فرمایا۔ اور سخت تاکید فرمائی۔ کہ اس رسالہ کا جواب ضرور اور نہایت مدلل تحریر کیا جائے۔ اور خوب عیاں کیا جائے کہ اس بریلوی رسالہ میں کہاں تک دیانت داری اور سچائی سے کام لیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائیو! ارادۂ دل تو نہ تھا۔ کہ اس نازک دور اور ایسے بگڑے ہوئے ماحول میں ایسے حضرات کا پیچھا کیا جائے۔ جو رات دن شریعت کو بچوں کا کھیل اور موم کی ناک بنائے بیٹھے ہیں۔ مگر بادلِ ناخواستہ عوام کو گمراہی سے بچانے اور حق تبلیغ ادا کرنے کے لئے نہایت دیانت داری سے حقیقت عیاں کرنا اپنا مذہبی اور اخلاقی فرض خیال کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و نصرت کی اُمید پر مختصر مگر مدلل جواب عرض کرنے کے لیئے قلم ہاتھ میں لیا۔ اور جواب شروع کر دیا۔ اور اس طرح اپنی کتاب کو مرتب کیا

اوّل

رسالہ "مجمُوعۂ فتاویٰ" میں تحریر شدہ دلائل و عبارات کا مکمل جواب دیا ہے۔

دوئم

مولوی بشیر حسین صاحب کا مطالبہ کہ۔ "جو حضرات اسے (انگوٹھے چومنے اور آنکھوں پر لگانے کو) ناجائز کہتے ہیں۔ ان کے ذمہ واجب ہے۔ کہ وہ ممانعت یا عدمِ جواز کی دلیل پیش کریں" کو پورا کیا ہے۔

سوم

چونکہ مولوی بشیر حسین صاحب نے اپنے رسالہ "مجمُوعۂ فتاویٰ" کی تائید و تصدیق میں چند علماءِ بریلویہ کی عبارات نقل کی ہیں۔ جواباً ہم نے بھی یک صد علماءِ کرام، محدثین عظام اور اماماںِ دین سے ان کے رَد میں دلائل تحریر کئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہارم!

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام گرامی "مُحَمَّدٌ" سُن کر انگوٹھے چومنے اور آنکھوں سے لگانے کا رد کرتے ہوئے۔ "یا مُحَمَّدُ، یا رسول اللہ" کہنے، کفن پر لکھنے، قبر پر بوسہ دینے، مرنے والے کے تیسرے دن تیجہ کرکے ختم قرآن کرنے اور نیکی و ثواب جان کر عرس و میلے یا قبور و مزارات کے لئے سفر کرنے کا رد بھی با دلائل اور مفصل کر دیا ہے۔ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝ (پ ۱۲ ع ۸)

ترجمہ:- میں تو جہاں تک بنے سنوارنا ہی چاہتا ہوں اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا۔ اور اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔ (کنز الایمان ص ۲۷۷)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ ۝

اَلَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ۔

وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ بَلَّغُوْا

بِالسِّنَانِ وَاللِّسَانِ وَالْقَلَمِ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریب!

تقریباً سب ہی اِنسان جانتے ہیں۔ کہ شیطان دشمنِ اِنسان ہے۔ اور یہ بھی سب کو معلوم ہے۔ کہ دشمن دوستی کے پردہ میں اپنے مخالف کو سبز باغ دکھا کر ہی راہ سے بے راہ کرنے، دھوکہ دینے اور نقصان پہنچانے میں کامیاب اور خوش ہوتا ہے۔

قرآن پاک میں گواہی موجود ہے۔ کہ آدمؑ کا دوست بن کر دھوکہ دیا۔ اور درخت کی طرف رغبت دلا کر اللہ کی نافرمانی نبیؑ اللہ سے کرائی۔

اُن کی اولاد سے وَدّ، سواع، یغوث، یعوق اور نسر وغیرہ پنجتن کی پوجا کرائی اور ہر زمانہ میں وہ ہر طرح فساد پھیلاتا رہا حتیٰ کہ بنی اسرائیل کے آخری نبی حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عہدِ مبارک ختم ہو گیا۔ اور ان کے مخلص حواریوں کا زمانہ بھی گزر گیا۔ تو شیطان عدوِ اِنسان نے پھر میدان خالی پایا۔ تو اپنی تلبیسات کا جال پھیلایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ حضرت روح اللہ علیہ السلام کے پیروان خلف بہ رسم عادتِ قدیم اپنی جہالت یا ہوائے نفسانی اور القائے شیطانی سے انجیلِ آسمانی، احکامِ ربانی میں ذاتی تصرف وتحریف سے کام لینے لگے اور رفتہ رفتہ تقریباً چھ صدیوں میں ہی یہ اپنے نبیؑ کی اصل ہدایات وارشادات سے بے خبر ہو کر اپنی یا دوسروں کی عقل ورائے کے پابند ہو کر سخت ضلالت وگمراہی یا فسق وفجور میں مبتلا ہو گئے یہاں تک کہ خود حضرت مسیحؑ ابن مریمؑ کو خدا یا خدا کا بیٹا، جنسِ نور سے حصّۂ خدا مانتے ہوئے ان کی والدہ محترمہ کو خدا وندِ قدوس کی بیوی قرار دے لیا۔

مگر پھر بھی دعویٰ یہی رکھتے تھے کہ ہم شریعتِ عیسوی کے سچے پیروکار ہیں ۞

یہود کا حال

انجیل سے سینکڑوں سال پہلے تورات کی تعلیم پھیل چکی تھی۔ وُہ یہی تورات تو تھی جس کو خدا نے نور اور ہدایت بنا کر دنیا والوں کے لئے زمین پر بھیجا تھا۔ مگر افسوس کہ یہود کے علماءِ سوء نے تورات اور صحائف آسمانی کو عوام سے پوشیدہ رکھ کر احکامِ دین میں تغیر وتبدل کر دیا۔ اپنی من مانی کرنے لگے۔ حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنا، ان کا ادنیٰ سا کام بن گیا تھا۔ امیروں کے لئے آسانیاں غریبوں کے لئے سختیاں کرنا اور پھر ان کو خود ہی ردّ وبدل کر دینا ان کے لئے معمولی سی بات ہو گئی تھی۔ جس طرح چاہتے فتویٰ دیتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جہلاء کو اپنا مصنوعی علم دکھا کر خوب رشوتیں لیتے، لوٹتے اور مال دار بنتے پیر صاحبان لقمے کھا کر پیٹ پھلاتے، عوام کالانعام کا لہو چوس کر موٹے ہوتے۔ اور توندیں بڑھا لیتے تھے ؛

تقلید کا انجام

ادھر علماءِ سوء کی تقلید کرنے والے عوام کا یہ حال تھا۔ کہ وہ ہر حال میں جائز و ناجائز بات اپنے علماء کی ہی مانتے تھے اور جو کچھ ان کے علماء اپنی زبان سے کہہ دیتے تھے۔ اسی کو وہ بلا دلیل احکام الٰہی جانتے تھے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ کسی امر میں بھی ان سے شرعی دلیل کے طالب نہ ہوتے تھے بلکہ ان سے دلیل چاہنا ان کی بے ادبی اور گستاخی خیال کی جاتی تھی۔ ایسے عقل کے اندھے مقلدین کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ (پ ۱۱)

ترجمہ:۔ انہوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا رب بنا لیا الخ ؛

یعنی ادب کا اتنا جال پھیلا۔ کہ یہود نے اپنے علماء اور پیر و درویش کو خدا بنا لیا اور اُن کی نسبت یہی اعتقاد باطل کیا۔ کہ وہ خدا یا خدا کے بیٹے ہیں۔ یا خدا نے ان میں حلول کیا ہے۔ اس پر یہود کا بھی یہی دعویٰ تھا کہ ہمارا عمل صحیح اور کتب سماویہ کے ماتحت و مطابق ہے ؛

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرب کا حال!

ان کے بعد عرب کا حال بھی سُن لیجئے۔ کہ اس لعین و رو سیاہ شیطان نے اولاد ابراہیم علیہ السلام کو خاص آبادیٔ کعبہ میں بھی معاف نہ کیا۔ بلکہ شرک، کفر، بدعات، شراب خوری، زناکاری، چوری، قمار بازی، غارت گری، ظلم اور زندیقی وغیرہ تمام منکرات و منہیات اور خلافِ عقل و نقل اُمور کا ان کو مرکز بنا دیا۔ وہ خدائے واحد کے سوا ملائکہ، انبیاء، اور صالحین کی تصویروں اور بتوں کی عام پرستش کرنے لگے۔ اُن کی نذر و نیاز کرنے لگے۔ اور خداوندِ قدوس سے بھی زیادہ اُن سے ڈرنے لگے۔ لیکن پھر بھی مشرکین عرب مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ٭ پر ہی اپنے آپ کو قائم ہونا خیال کرتے ہوئے اپنے خود تراشیدہ مذہبی اصول و فروع کو حق و صحیح خیال کرتے تھے ٭

ظہورِ محمدیؐ

آخر غیرت و حمیّتِ ربّانی نے اشتعال پایا۔ اور رحمتِ یزداں کا دریا جوش میں آیا۔ تو خالقِ ارض و سمآء نے اکرم الاوّلین والآخرین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اکمل الصفات کو سرزمینِ عرب پر جلوہ افروز اور نبی آخر الزمان ورحمتِ عالم وعالمیان کے تمغہ ونشان سے بہرہ اندوز فرمایا۔

آپ نے بتوفیقِ ایزدی وتائید صمدی اپنا فرضِ رسالت وحقِ نبوّت ادا کرنا شروع کر دیا۔ اور باوجود بے انتہا مصائب اور بے حد مشکلات کے اس کام کو باحسن وجوہ اس طرح انجام دیا۔ کہ انوارِ ہدایت سے اطرافِ جہاں پُر نور اور ظلماتِ کفر و شرک کافور ہونے لگے شیاطین نے راہِ گریز اختیار کی۔ اور بندگانِ گم گشتہ نے راہ پائی۔ اور وہ دین و دنیا کے وارث بن گئے۔ مولانا حالی مرحوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت توحید کا نتیجہ ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ

سہ

گھٹا اک پہاڑوں سے بطحا کے اُٹھی ✿ پڑی چار سو یک بیک دھوم جس کی
کڑک اور دھمک دُور دُور اسکی پہنچی ✿ جو ٹیکس پہ گرجی تو گنگا پہ برسی
رہے اس سے محروم آبی نہ خاکی
ہری ہو گئی ساری کھیتی خدا کی

کیا اُمیوں نے جہاں میں اُجالا ✿ ہوا جس سے اسلام کا بول بالا
بُتوں کو عرب اور عجم سے نکالا ✿ ہر ایک ڈوبتی ناؤ کو جا سنبھالا
زمانے میں پھیلائی توحید مطلق
لگی آنے گھر گھر سے آواز حق حق

ہوا غلغلہ نیکیوں کا بدوں میں! ✿ پڑی کھلبلی کفر کی سرحدوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی آتش افسردہ آتشکدوں میں ٭ لگی خاک سی اُڑنے سب معبدوں میں
ہُوا کعبہ آباد سب گھر اُجڑ کر!
جمے ایک جا سارے دنگل بچھڑ کر

ازلی اشقیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ گھر گھر پہنچی، ہر کان نے آپ کی آواز سُنی، آپ نے رات دن اپنے اور پرائیوں میں یکساں دین پہنچایا۔ سب کی ہمدردی فرمائی۔ مگر جو لوگ ازلی اشقیا اور محروم القسمت تھے۔ وُہ بدستور اپنے باپ دادا کے غلط طریق اور باطل رسم و رواج پر اَڑے رہے۔ مولانا مسلم مرحوم شقی و سعید دونوں کے متعلق فرماتے ہیں۔

؎

شقی ازلی سے دُنیا میں، بھلائی ہو تو کیوں کر ہو
جو ہیں ازلی سعید، ان سے برائی ہو، تو کیوں کر ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُنافقین

نیک و بد، دیندار و بے دین، مسلمان و کافر اور موحد و مُشرک کے درمیان ایک اور گروہ بھی تھا۔ اور وہ بدبخت گروہ بظاہر کلمہ گو بن کر نماز و روزہ، حج و زکوٰۃ وغیرہ کا عامل و فاعل بن کر اپنے مال و جان کی سلامتی کو غنیمت سمجھتا تھا۔ مگر عقائد و اعمال میں ہمیشہ حیلہ سازی اور چالاکی سے کام لیتا۔ وہ کبھی محبتِ رسول کے لئے قسمیں کھاتا تھا تو کبھی نئے سے نئے عقیدے تراشتا تھا۔ دل میں کھوٹ رکھتا۔ ریا کاری، نمود اور دکھاوا اس کی اصل غرض ہوتی تھی اس کے ظاہر و باطن میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔ اس لئے وہ گروہ بزبانِ وحیِ الٰہی منافق کہلا کر دنیا میں ذلیل و خوار اور عذابِ آخرت میں گرفتار ہوا۔ ایسی خصلت کے انسان کو بس یہ کہہ دینا ہی کافی ہے کہ:-

سے

تو مرتا ہے جان دیتا ہے نمود کے لئے
تیرے لئے وُہی ہے جو نمرود کے لئے

میری مذکورہ بالا تقریر کا یہی مطلب ہے کہ ہر نیک و بد کی اولاد برابر چلی آرہی ہے۔ مبلّغین، تبلیغ بھی بخوبی کر رہے ہیں اور مبلّغین کا کام صرف تبلیغ ہے۔ مگر ازلی اشقیا پر اثر نہ ہو۔ تو ان کی قسمت کا قصور ہے۔ ان کو شرک میں توحید، بدعت میں سنت اور کفر میں ایمان نظر آتا ہے۔ اور وہ بچارے اپنے ہر کام کو نیکی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھلائی خیال کرتے ہیں۔ مگر عقل سے کام لے کر سُنّت و توحید اور شرک و بدعت کی پہچان نہیں کرتے ؏

یہی وجہ ہے۔ کہ وُہ دنیا میں معمُولی بات پر لڑائی، جھگڑا، فساد اور پارٹی بازی کی وبا پھیلاتے ہیں۔ اپنے مخالف پر بے ادب و گستاخِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور نافرمانِ محمدؐ، یا شوخ چشم وغیرہ کے الزامات تراش کر، نہیں وہابی، بے دین، بد دین، اور بد مذہب وغیرہ بنا کر اپنی پارٹی کو خوش کر لیتے ہیں ؏

ایسے ہی حضرات کی کارستانی کا نتیجہ یہ رسالہ "مجموعۂ فتاویٰ" ہے۔ جس کی چند باتوں کا بااختصار جواب دینا محض اس لئے ضروری خیال کیا گیا۔ کہ بھولے بھالے نیک اور سادہ دل مسلمان یہ خیال نہ کرنے لگیں کہ شاید انگوٹھے چُومنا بھی فرض واجب یا سُنّت و نفل یا کم از کم مستحب و مندوب ہو۔ اور اس رسالہ میں تحریر شدہ دلائل سچ مچ صحیح، صریح اور انگوٹھے چومنے کے لئے ہی ہوں وغیرہ وغیرہ ؏

لہٰذا جوابات شروع کئے جاتے ہیں۔ ناظرین سے التماس ہے۔ کہ بغور ملاحظہ فرمائیں ؏

جوابات

مولوی بشیر حسین صاحب نے اپنے رسالہ مذکورہ کے صفحہ ۲ دو پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے کونے پر "یا اللہ" اور دوسرے کونے پر "یا محمد" لکھا ہے ۔

ان کی عام برادری کا یہی دستور ہے کہ وہ اکثر کتابوں، قرآنوں مسجدوں اور مکانوں وغیرہ پر یونہی لکھا کرتے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ خالق و مخلوق میں فرق نہیں کرتے اللہ تعالےٰ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کی طاقت، وزن زور اور اختیار و تصرف یکساں جانتے ہیں جیسے آدمی کے دو ہاتھ برابر، دونوں پاؤں برابر، پرندوں کے دونوں پر دونوں پاؤں برابر برابر ہوتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی ہم وزن ہم مرتبہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک ؕ

ان حضرات نے اسی کا نام محبت رکھا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ایسے لوگوں کو ظالم اور سخت عذاب میں رہنے والے فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ (پ ۲ ع ۴)

ترجمہ:۔ اور کچھ لوگ اللہ کے سوا اور معبود بنا لیتے ہیں کہ انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں۔ اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں الخ ۔

نوٹ:۔ یہ ترجمہ ہم نے مولوی احمد رضا خاں صاحب کی کنز الایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ ۲۹ سے تحریر کیا ہے۔ تاکہ دلیل ہو۔ اس پوری آیت اور اس کے بعد والی دو آیات آپ بھی انصاف سے پڑھ دیکھیں ایمان تازہ ہو جائے گا اور خود بخود پتہ چلے گا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی برابری ہرگز نہیں ہو سکتی۔ خواہ اعلیٰ سے اعلیٰ نبیؑ و رسولؑ ہو یا ملائکہ، مقربین سے کوئی فرشتہ ہو۔

بے عقل اب ہم قرآن پاک سے ثابت کرتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسم پاک "مُحَمَّدْ" کے ساتھ حرفِ ندا۔ "یَا" ملا کر آپؐ کے وصال شریف کے بعد پکارنا مشرکوں، نادانوں اور بے عقلوں کا کام ہے۔ فرمانِ باری ہے کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ (پ ۲۶ ع ۱۳)

ترجمہ:۔ بے شک جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں (کنزالایمان صفحہ ۷۱۳)

تشریح

مندرجہ بالا ترجمہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کا کیا ہوا ہے۔ ان کے شاگرد رشید اور بریلویہ کے صدر الافاضل مولوی سیّد نعیم الدین صاحب بریلوی اس آیت کا شانِ نزول یوں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یہ آیت وفد بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچے جب کہ حضورِ اکرم آرام فرما رہے تھے۔ ان لوگوں نے حجروں کے باہر سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پکارنا شروع کیا۔ حضور تشریف لے آئے۔ اُن لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اور اجلالِ شانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بیان فرمایا گیا۔ کہ بارگاہِ اقدس میں اس طرح پکارنا جہل و بے عقلی ہے۔ اور ان لوگوں کو ادب کی تلقین کی گئی (خزائن العرفان صفحہ نمبر ۶۱۳)

نتیجہ

حضرات! آپ نے آیت، اس کا ترجمہ اور تفسیر تو سُن لی۔ اب اس پوری عبادت کے نتیجہ پر بھی غور فرمائیں:

اوّل:۔ یہ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں بوقتِ آرام آپ کے حجرہ کے (صرف ایک پردہ) کے باہر سے پکارنا اور آواز دینا بے عقلوں اور نادانوں کا کام ہے تو اب جب کہ آپ حجرہ اور حجرہ کے اندر قبرِ اقدس میں آرام فرما رہے ہیں۔ تو ڈبل پردوں کے باہر سے انتقال کے بعد پکارنا دوگنی بیوقوفی بے عقلی اور جہالت نہ ہوئی؟ اس لئے یہی بہتر ہے کہ آپ کو اپنے روضۂ اطہر میں آرام فرمانے دیا جاوے۔ اور ان کے اسمِ پاک "محمد" کے ساتھ "یا" ملا کر آواز نہ دی جائے!

دوم:۔ یہ کہ اُس وقت آپ کی زندگی میں اُن وفد والوں نے آواز دی۔ اور ان کی آواز آپ نے سُن لی اور اپنے حجرۂ مبارکہ سے باہر تشریف لے آئے۔ اور آپ نے ان کے سامنے ظہور فرما کر

www.KitaboSunnat.com

ان کی باتوں کا جواب بھی ان کو عنایت فرمایا۔ مگر چونکہ پہلے حجرہ کے اندر نظروں سے پوشیدہ آرام فرما تھے۔ اس لئے آپ کو بن دیکھے "یا" کے ساتھ پکارنے سے جہالت و بے عقلی کا داغ ہمیشہ کے لئے ان پکارنے والوں کو لگا دیا گیا۔ تو اب بعد وفات جو ہزاروں میل سے آپ کو حجرہ اور قبر کے اندر آرام فرماتے ہوؤں کو بن دیکھے پکارتے ہیں۔ وہ ان سے زیادہ بے عقل اور جاہل کہلانے کے حقدار ہوں گے اس لئے حکم خداوندی کی خلاف ورزی کر کے نادانی اور جہالت کا پٹہ کسی کو بھی اپنے گلے میں نہ لٹکانا چاہیئے ؛

سوم :- یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اجلال شان کا حق تب ہی ادا ہوگا کہ آپ کو جب کہ آپ اندر کے بھی اندر آرام فرما رہے ہوں۔ اور عوام کی ان ظاہری آنکھوں سے پوشیدہ ہوں۔ پکارنے والوں کے سامنے ہو کر کسی قسم کا جواب بھی نہ دے سکتے ہوں۔ تو حرفِ نداء "یا" کے ساتھ انہیں نہ پکارا جائے۔ ورنہ یہی جہالت و بے عقلی اور بے ادبی کی کھلی دلیل ہو گی۔ فتدبروا

رسول کا پکارنا

اُوپر آپ پڑھ آئے ہیں۔ کہ رسولؐ کو پکارنا بے عقل و جاہل کا کام ہے۔ مگر دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے مخالفین کی حجت کا قلع قمع کرنے کے لئے یہ بھی فرما دیا کہ کیسے پکارنا کیسے منع ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:- رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو۔ جیسا کہ تم میں ایک دوسرے کو پکارتا (بلا لیتا) ہے (کنز الایمان صفحہ ۲۲۸)

اَبْ :- نتیجہ صاف ہے۔ کہ جیسے تم ایک دوسرے کا نام لے کر اے صادق، اے بشیر، اے زید، اے بکر وغیرہ کہہ کر آوازیں دیتے ہو۔ اسی طرح میرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اے محمد کہہ کر نہ پکارو یہ بڑی بے ادبی گستاخی اور جہالت ہے یاد رہے کہ "یا" کا معنیٰ ہی "اے" ہے۔

تائید

میری پیش کردہ عبارت کی تائید مولوی بشیر حسین صاحب کے مذہبی برادر مولوی صابر حسین خطیب جامع مسجد اسلام آباد، گوجرانوالہ اسی آیت کو لکھ کر یوں کرتے ہیں کہ ابتداء میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صحابہ کرام اور عوام نام مبارک اور کنیت شریف کے ساتھ مخاطب کرتے یوں باری تعالیٰ کو ناپسند آیا۔ اور فرمایا میرے محبوب کو ایسے مت پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

اَبْ :- سوال یہ ہے کہ کس طرح سرکار کو پکاریں قرآن حکیم ہی عملی جامہ پہن کر اس کا جواب دے رہا ہے۔ کہیں یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ سے کہیں یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ سے اور کہیں یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ و یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ سے کہیں یٰسٓ سے۔

اب جو تعلیم قرآن سے اعراض کرے، یہ فیصلہ کریجئے کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کون ہے۔ اور کس زمرے میں شمار ہے۔ (رسالہ جواز ندا ئ صفو ۴)
مثل مشہور ہے کہ جادو وُہ جو سر پر چڑھ کے بولے۔

بھائیو! مولوی ابوالانوار محمد صابر حسین صاحب نے گوجرانوالہ سے یہ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پکارنے کے ثبوت میں لکھی ہے۔ مگر قدرت کا تصرف و اختیار دیکھئے کہ اس نے انہی کے قلم سے وُہ الفاظ لکھوا دیئے۔ جو قرآنِ پاک میں مذکور ہیں اور جن کو مسلمانانِ عالم اور ہم جملہ موحدین ان مذکورہ الفاظ کے ساتھ قرآن پاک میں ان کا پڑھنا نیکی، بھلائی اور عبادت خیال کرتے ہیں ؛

مگر ایجادِ جدید اور بناوٹی الفاظ جن کا قرآن و حدیث میں مطلق ذکر نہیں اُن الفاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا منع، نا جائز اور شرک خیال کرتے اور بتاتے ہیں ؛

حمایتِ توحید

حضرات! حمایتِ توحید نئی اور چھوٹی کتاب ہے۔ اس کتاب میں منطقی ترتیب سے سوالات اور قرآن پاک سے اُن کے جوابات درج ہیں۔ اس کے پڑھنے سے ہر مومن و موحد کی آنکھوں میں نور اور دل میں سرور نمودار ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہ موحدین سے ہر عالم و مناظر کو تلوار و ڈھال کا کام دینے والی کتاب ہے
اُسے ضرور پڑھیں! قیمت صرف دو روپے
ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ اہلحدیث پسرور ضلع سیالکوٹ!

لہ یعنی سب نوازوں کا باپ ؛

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

ہو سکتا ہے کہ مولوی صابر حسین صاحب یا دیگر بریلوی حضرات کی طرح کسی صاحب کے دل پر یہ وہم و شبہ مسلط ہو جائے۔ کہ جب قرآن کریم میں خود اللہ تعالیٰ ہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ۔ یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ اور یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ و یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ اور یٰسٓ وغیرہ اسماء پاک کے ساتھ ندا کرتا ہے۔ تو ہم کیوں نہ آپؐ کو حرفِ نداء "یا" کے ساتھ پکاریں؟

اس شبہ کے ازالہ کے لئے اتنی ہی عرض کافی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ خالق و مالک، دانا اور غیب دان ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ اور ادنیٰ سے ادنیٰ مخلوق اس کی نظر کے سامنے ہے۔ وہ سب کی آواز سنتا اور جواب دیتا ہے۔ وہ جس کو اپنی مخلوق سے چاہے۔ حرفِ نداء سے ندا فرمائے یا قسم کھائے۔ اس کا حق ہے۔

دیکھئے! اللہ تعالیٰ نے (پ ۱۴ع ۳) میں یَا اِبْلِیْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ۝

ترجمہ:۔ اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا۔ اور (پ ۲۳ ع ۱۴) میں یَا اِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ الآیۃ ۝

ترجمہ:۔ اے ابلیس تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اس کے سجدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سجدہ نہ کرے جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا الخ فرمایا ہے۔ اور ہم اسے قرآنِ پاک میں اس طرح پڑھتے ہیں۔ مگر کسی مسلمان کا یہ ایمان نہیں ہے کہ ہم ہر جگہ ہر مقام پر یا ابلیس یا ابلیس کے نعرے لگاتے پھریں کہ قرآن میں لکھا ہے۔

اسی طرح:۔ یَا هَامَانُ، یَا فِرْعَوْنُ، وغیرہ بھی حکایتاً قرآنِ پاک میں بیان ہوا ہے جسے ہر مسلمان پڑھتا تو ہے۔ مگر انہیں کوئی بھی حاضر و ناظر نہیں جانتا۔ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ[1] اللہ تعالیٰ نے جملہ نسلِ آدم کو یَا اَیُّهَا النَّاسُ اور یَا اَیُّهَا الْاِنْسَانُ کہہ کر کئی جگہ ندا فرمائی ہے اور یہ سب کو معلوم ہے۔ کہ "الانسان" میں کافر و مسلم سب ہی داخل ہیں اور ہم انہی الفاظ کے ساتھ قرآنِ پاک میں پڑھتے ہیں۔ مگر کافر و مسلم کو کوئی بھی ہر جگہ اور ہر مقام پر حاضر و ناظر اور غیب دان خیال نہیں کرتا اور نہ ہی دور و نزدیک سے حرفِ ندا "یا" سے انہیں پکارتا ہے۔ ایسے ہی یہودیوں اور ان کے علماء کو اور سردارانِ کفار کو یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْا، یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اور یَا اَیُّهَا الْمَلَاُ وغیرہ الفاظ سے ندا کی گئی ہے۔ بتایئے کون حرف "یا" سے پکار کرنیوالا ان مذکور یہودیوں اور ان کے علماء یا سردارانِ کفار کو حاضر و ناظر اور غیب دان جان کر پکارتا ہے؟

---

[1] اکثر بریلوی حضرات تعویذ گنڈے وغیرہ پر بھی یا ابلیس یا شیطان یا ہامان یا فرعون یا جبرائیلؑ، یا میکائیلؑ، یا عزرائیلؑ، یا اسرافیلؑ وغیرہ لکھتے اور پڑھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سُنیے! قرآن حکیم میں بہت سے مقامات پر یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فرما کر ہر ایمان دار کو خطاب فرمایا ہے۔ اور یہ سب جانتے ہیں۔ کہ کوئی بھی ایمان دار ہر جگہ حاضر وناظر، غیب دان اور صاحبِ تصرّف نہیں!

اسی طرح پ ۲۵ ۱۹، اور پ ۳۰ ۳۴ وغیرہ میں یَآ اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ فرما کر جملہ کافروں کو آواز دی گئی ہے۔ اور جملہ اہلِ اسلام اس عبارت کو اسی طرح پڑھتے ہیں مگر ہر جگہ، ہر روز اور ہر وقت کون احمق ہے۔ جو "یَا کَافِرُوْنَ" کی رٹ لگاتا پھرے؟ قرآن مجید میں "یَآ اَیُّھَا النَّمْلُ" بھی کہا گیا ہے۔ دیکھو پ ۱۹ ۱۷۔ اور اسے بھی جملہ مومنان اور مسلمانانِ عالم بوقتِ تلاوت دل و جان سے پیار کرتے ہوئے پڑھتے چلے آئے ہیں۔ مگر یہ کبھی اور کسی زمانہ میں بھی نہ ہوا کہ "یَا" نَمْلُ" یا" نَمْلُ" کے نعرے لگے ہوں؟

خلاصۂ مطلب

یہ کہ قرآن عزیز میں جو کچھ جیسے لکھا ہے وہ صحیح اور درست ہے۔ وہاں اس کو اسی طرح پڑھنا، بھلائی، نیکی اور عبادت ہے مگر قرآنِ حمید سے الگ ہو کر یَآ اِبْلِیْسُ، یَا ھَامَانُ، یَا فِرْعَوْنُ، یَآ اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ، یَآ اَیُّھَا الْمَلَاءُ اور یَآ اَیُّھَا النَّمْلُ وغیرہ کا وظیفہ بنا کر ان کو ندا کرنا اور حرفِ "یَا" کی وجہ سے اُن کو غیب دان، نافع، ضار اور حاضر و ناظر جاننا شرک کفر، اور مطلق حرام ہے۔ اور اس پر جملہ اہلِ اسلام کا اتفاق ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ! بریلوی حضرات کے مندرجہ بالا دلائل جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے اور پکارنے کے لیے پیش کئے ہیں۔ وہ آپ کو ہر زمانہ میں ہر وقت اور ہر جگہ سے ندا کرنے کے لئے قرآن میں نازل نہیں ہوئے۔ بلکہ وہ تو اسی وقت آواز دی گئی تھی۔ جب کہ آپ اس دنیا میں زندہ موجود تھے۔ اور آپ پر وحی اُترتی تھی اب یا ایّھا النبیّ، یا ایّھا الرّسول، یا ایّھا المزمّل اور یا ایّھا المدّثر و یٰسٓ وغیرہ الفاظ کو قرآن میں حکایتاً پڑھنا بھلائی، نیکی اور عبادت ہے۔ مگر ویسے ہی خواہ مخواہ یا رسول اللہ، یا نبی اللہ وغیرہ کے نعرے لگانا بے شک ناروا، اور ناجائز ہے۔ فافھموا وتدبّروا ولا تکونوا من القاصرین ۵

اس تقریر دلپذیر کے بعد اب رسالہ کا اصل سوال اور اس کا جواب پڑھیئے!!

کیا فرماتے ہیں عُلمائے دین

اِس مسئلہ میں کہ بوقتِ اذان حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام گرامی سُن کر ہاتھ[1] کے انگوٹھوں کو چُومنا اور آنکھوں سے لگانا اسلامیات میں کیا حکم رکھتا ہے۔ سُنت ہے یا بدعت؟ قرآن اور حدیث کی روشنی میں مدلل جواب دیا جاوے (سائل ندامر؟)

---

[1] ہاتھ ایک اور انگوٹھے کئی عجیب بات ہے۔ ۱۲ منہ عفی عنہ :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجواب!

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضور علیہ السلام کی رفعت شان
میں فرمایا ہے وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ الخ اے مسلمانوں ہمارے
نبی کو قوت دو اور اس کی تعظیم کرو اس آیت کریمہ میں مطلق الفاظ
فرمائے گئے ہیں اصولِ فقہ کے کلیہ قاعدہ کے مطابق اَلْمُطْلَقُ یَجْرِیْ
عَلٰی اِطْلَاقِہٖ حضور علیہ السلام کی تعظیم ہر حالت اور ہر طریق سے
کرنا چاہیئے۔ تعظیم میں کوئی پابندی نہیں جو طریقہ بھی تعظیم کا ہو اس
طرح کرو بشرطیکہ شریعت حقہ نے اس کو حرام نہ کیا ہو جیسے سجدہ
تعظیمی و رکوع (مجموعۂ فتاویٰ ص۲)

ہمارا جواب:۔ ناظرین ہماری طرف سے یہاں کی دوسری
بات کا جواب شروع ہو رہا ہے جو یوں ہے کہ اول تو سائل
کا یہاں نام و پتہ نہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوال من گھڑت
بناوٹی، خود ساختہ اور مصنوعی ہے۔ تاہم سوال میں یہ دریافت
کیا گیا ہے۔ کہ " انگوٹھوں کو چومنا، آنکھوں سے لگانا اسلامیات
میں کیا حکم رکھتا ہے۔ سُنت ہے کہ بدعت؟ ان! توں کا قرآن و
حدیث سے مدلل جواب دیا جاوے!

مگر جواباً حضور علیہ السلام کی شانِ رفعت کے متعلق
آیت بیان کی جاتی ہے اگر کوئی آیت انگوٹھے چومنے کے متعلق
ہوتی۔ تو ضرور لکھ دی جاتی مگر نہیں۔ اس لئے کھینچ تان کر بات
بنانے کی کوشش کی گئی جو بن نہ سکی یہ آیت پ۲۶ و سورۂ فتح کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جسمیں۔ ‘‘ اوصاف محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان ہے اور یہ فرمایا جارہا ہے کہ ہم نے اپنے نبی و رسول ہادی جن و انس کو اظہار حق کرنے والا خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ اے مسلمانو! تم خداوند قدوس اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اُس کا ادب کرو۔

اَب ماہرین علم کو پتہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد ماہ ذی قعدہ ۶ہجری میں میدان حدیبیہ سے لوٹتے ہوئے یہ سورۃ آپ پر نازل ہوئی اور کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ اور صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس سورۃ اور اس آیت کو آپ کی زبان مبارک سے سُنا۔ اور خود پڑھا۔ مگر کسی ایک نے بھی حضور کا نام گرامی اذان میں سُن کر ہاتھوں کے انگوٹھوں کو چومنا اور آنکھوں سے لگانے کا اس آیت کی رو سے بیان نہ کیا۔ یہ چودھویں صدی کے قریب الفقیر انسان بشیر حسین صاحب پر نیا الہام ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آیت نازل ہوئی۔ جملہ صحابہ نے سُنی اور پڑھی۔ تابعین تبع تابعین، آئمہ دین، محدثین، اولیاء اللہ، بزرگان دین سے کسی شخص نے اس آیت کی تشریح اور تفسیر کرتے ہوئے یہ نہ لکھا کہ حضور کا اسم گرامی اذان میں سُن کر انگوٹھے چومنا ہی حضور کا ادب اور توقیر ہے یہ گروہ بریلویہ کی سمجھ کی رسائی ہے کہ سب سے جُدا تفسیر کرکے جمیع مومنوں کا راستہ چھوڑ کر سب سے الگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو رہے ہیں ایسے ہی معتزلہ کے حق میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے
کہ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ
وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ
جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ط (پ ۱۴)

ترجمہ:- اس آیت کا ترجمہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی
یوں کرتے ہیں:-

اور جو رسولؐ کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس
پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جُدا راہ چلے۔ ہم اُسے اُس کے
حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی
بُری جگہ پلٹنے کی (کنز الایمان صفحہ ۱۱۵)

تفسیر:- اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے بریلویہ کے صدر
الافاضل یوں فرماتے ہیں۔

ف ۵ یہ آیت دلیل ہے اس کی کہ اجماع حجت ہے اس کی
مخالفت جائز نہیں (مدارک) اور اس سے ثابت ہوا کہ طریق مسلمین
ہی صراطِ مستقیم ہے۔

حدیث شریف

میں وارد ہوا ہے کہ جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ اور حدیث میں ہے
کہ سوادِ اعظم یعنی بڑی جماعت کا اتباع کرو۔

جو جماعت مسلمین سے جُدا ہوا وہ دوزخی ہے۔

اس سے واضح ہوا کہ حق مذہب اہل سنت وجماعت ہے انتہیٰ
(خزائن العرفان صفحہ ۱۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا جناب! مولوی بشیر حسین صاحب جیسے مفسروں کی صاحب حاشیہ کس صفائی سے تردید فرما رہے ہیں۔ اجماع سے جُدا ہونے اجماع کی مخالفت کرنے اور سوادِ اعظم کی اتباع نہ کرنے والے لوگوں کو وُہ دوزخی بتا رہے ہیں۔ کہ اس پر اللہ تعالےٰ کا ہاتھ یعنی ذمہ بھی نہیں اور اہل سنت وجماعت سے بھی خارج ہے اور حق مذہب اہل سنت وجماعت کا ہے۔

اب میں عرض کرتا ہوں کہ اہل سنت وجماعت اور سوادِ اعظم صحابہؓ، تابعینؒ، محدثینؒ، امامانِؒ دین، اولیائےؒ اللہ، اور بزرگانِ دین ہیں۔ ان میں سے کسی نے اس آیت کا یہ مطلب بیان نہ کیا تو مولوی بشیر حسین صاحب سوادِ اعظم اور اہل سنت وجماعت سے جُدا ہوگئے انہیں توبہ کرنی چاہیئے ورنہ کسی صحابیؓ، تابعیؒ، محدثؒ وامامؒ حتیٰ کہ مذاہب اربعہ سے ثابت کر دیں۔ کہ فلاں صاحب نے اس آیت کا یہ معنیٰ بیان کیا ہے۔ کہ انگوٹھوں کو اذان میں حضورؐ کا نام سُن کر چُومنا حضورؐ کی عزت وتوقیر ہے۔

اہلِ سُنت کون ہے؟

یہ بھی مُغالطہ نکال دُوں۔ کہ اہل سنت کون ہے اپنی طرف سے اور اپنے کسی عالم کی طرف سے نہیں۔ بلکہ پیر پیران مقبول بارگاہ رب العالمین، امام العارفین، ناصر حدیث، ختم النبیین حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز کتاب "غنیۃ الطالبین" مطبع رفیق عام لاہور کے صفحہ ۱۹۷ پر بدعتیوں کی علامت بتاتے ہوئے ان کے فرقوں کے نام گناتے ہیں۔ میں یہاں اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف عربی عبارت کا ترجمہ ہی نقل کرتا ہوں:۔

فصل

جاننا چاہیئے کہ بدعتیوں کی چند پہچانیں ہیں۔ جس سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ پس علامت اہل بدعت کی غیبت کرنا ہے۔ اہل حدیث کی اور بددینوں کی علامت ان کا نام رکھنا ہے۔ اہل حدیث کا حشویہ اور چاہتے ہیں وہ حدیثوں کا باطل کرنا۔ اور قدریہ کی نشانی ان کا اہل حدیث کو "مجبرۃ" کے نام سے نامزد کرنا ہے۔ اور جہمیہ کی علامت ان کا اہل سنت کو مشبہ کہنا ہے۔ اور روافض کی علامت ان کا اہل حدیث کو "ناصبہ" بتلانا ہے۔ اور یہ سب کچھ تعصب اور غصہ کی وجہ سے ہے۔ اہل سنت کے ساتھ اور حالانکہ ان کا کوئی نام نہیں۔ بجز ایک نام کے یعنی اہل حدیث۔

ملاحظہ ذرا انصاف اور ایمانداری سے بنظرِ عمیق مندرجہ بالا عبارت کو ملاحظہ فرما کر پیر پیران کی بات پر دھیان دیجئے کیسے بے لاگ جماعت حقہ اہل سنت و جماعت اور اہل حدیث ایک ہی جماعت کے دو نام بتا کر فیصلہ صادر فرما رہے ہیں فرمایا کہ بدعتی، بددین، قدریہ، جہمیہ، روافض وغیرہ اہل حدیث و اہل سنت

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بدنام کرنے کے لئے ان کے بُرے بُرے نام رکھتے اور تراشتے ہیں۔ کوئی اُن کی (اپنے وعظوں، تقریروں، اور تحریروں میں) غیبت کرتا ہے۔ کوئی ان کو حشویہ کہتا ہے۔ کوئی مجبرہ کہتا ہے، کوئی مشبّہ اور کوئی ناصبہ کہتا ہے:۔

وَكُلُّ ذَالِكَ عَصَبِيَّةٌ وَّ غَيَاظٌ لِاَهْلِ السُّنَّةِ ه اور یہ سب کچھ تعصب اور غصّہ کی وجہ سے ہے۔ اہل سُنت کے ساتھ (وَلَا اِسْمَ لَهُمْ اِلَّا اِسْمٌ وَّاحِدٌ ه اور حالانکہ ان کا کوئی نام نہیں بجز ایک نام کے وَهُوَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ ه یعنی اصحاب حدیث

(۱۹۷ صفحہ)

اس پوری عبارت سے صاف ثابت ہو گیا کہ اہل حدیث بڑا پُرانا اور قدیم مذہب چلا آرہا ہے اور بدعتی وغیرہ سبیل رسوُل سے ہٹ کر چلنے والے نام کے مسلمان ہمیشہ سے اہل حدیثوں کی بُرائی غیبت کرکے اُن کے نام طرح طرح سے رکھتے آئے ہیں مگر حقیقی اور اسلامی طرز کی حامل صرف جماعت اہلِ حدیث ہے۔ یہی اہلِ سُنت ہیں۔ اور کوئی اہل سُنت نہیں ٭

آہ! اگر آج پیر صاحب ہوتے۔ تو ہم شکایت کرتے کہ آج کل بھی آپ کی گیارہویں کھانے والے ہم اہلِ حدیثوں کا نام غیر مقلد، وہابی، لا مذہب، بدمذہب اور نہ جانے کیا کیا رکھتے ہیں۔ تو پیر صاحب فوراً فرما دیتے۔ کہ یہی تو بدعتی ہیں جو غصہ اور تعصب اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اہلِ حدیثوں کا نام بگاڑتے ہیں تا کہ حدیث اور اہلِ حدیث کو باطل کریں مگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں سرسبز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھے گا؟

نیز:۔ معلوم ہو کہ مولوی بشیر حسین صاحب نے آیت کا ترجمہ یوں کیا اور لکھا ہے کہ "اے مسلمانوں ہمارے نبی کو قوت دو اور اس کی تعظیم کرو"

حالانکہ وہ جملہ انبیاء، اولیاء اور بزرگانِ دین کو صاحب تصرف، مختارِ کل، حاجت روا، مشکل کشا اور مخلوق کی بگڑی کے بنانے والے مانتے اور جانتے ہیں۔ اگر وہ اپنے اس عقیدہ کو صحیح تسلیم کریں تو پھر یہ ترجمہ "اے مسلمانوں ہمارے نبی کو قوت دو" کیسے صحیح ہو گا؟

فیصلہ کر کے بتائیں کہ دونوں باتوں سے کونسی سچی ہے؟ پھر یہ لکھنا کہ "تعظیم میں کوئی پابندی نہیں الخ" بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ حدِ شرع سے آگے آپ کی تعظیم ہرگز جائز نہیں خود آپ نے فرما دیا ہے۔ کہ لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ (الحدیث)

ہاں یہ بات مولوی بشیر حسین صاحب نے ٹھیک لکھی ہے۔ کہ "شریعت حقہ نے اس کو حرام نہ کیا ہو جیسے سجدۂ تعظیمی و رکوع"

مگر جناب انہی کے گروہ سے "بزم احناف لاہور" کی طرف سے الہلال پریس لاہور میں ایک رسالہ شائع ہوا ہے۔ جس کا نام انہوں نے "سجدۂ تعظیمی اور شاہ عبد العزیز محدث دہلوی" رکھا ہے اور لکھا ہے:

نوٹ:۔ رسالہ سجدۂ تعظیمی جس میں سجدۂ تعظیمی کا جواز نہایت بین دلائل سے ثابت کیا گیا ہے اور وہ سجدۂ تعظیمی کے نہ کرنے والوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکاریوں کو اس میں مسلمان نہیں بلکہ بدعقیدہ بتایا گیا ہے۔

اب مولوی صاحب بتائیں کہ آپ حضرات سے دونوں ہی سچے ہیں یا کوئی جھوٹا اور غلط کار بھی ہے؟

ہمارا خیال:۔ مولوی صاحب ہم تو یہی عرض کریں گے کہ آپ سجدۂ تعظیمی کو حرام بتاتے ہیں آپ کے دوسرے بھائی سجدۂ تعظیمی کو عین ایمان بتاتے ہیں اور جیسے وہ اپنے اُس غلط خیال کی ترجمانی کرتے ہوئے کھینچ تان کرکے اقوال و اشعار برائے ثبوت پیش کرتے ہیں اسی طرح اپنے غلط عقیدہ اور مسلک مصنوعی کی طرف داری میں آپ بھی کھینچ تان کرکے آیات و احادیث کو انگوٹھے چومنے کی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ شرع شریف، آئمہ اربعہ، محدثین و بزرگانِ دین اور جمیع اہل اسلام کے نزدیک آپ دونوں ہی غلطی پر اور راہِ صواب سے دُور ہیں۔ آپ دونوں کی طرف سے اسلام اور اہل اسلام کے خلاف جو بھی زہر اُگلا جاتا ہے وہ محض غصہ ضد تعصبِ مذہبی اور "تقلید شخصی کا نتیجہ ہے۔" آہ سچ ہے۔ ؎

عالم اگر ہو بہرۂ نیکی سے بے نصیب
تو قابلیت اس کی جہالت سے کم نہیں

امام مالک رح۔ مولوی بشیر حسین صاحب نے حضرت امام مالک کے متعلق مرقات کے حوالہ سے لکھا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اگر[1] آپ مدینہ شریف کی پاک زمین میں اپنی عمر میں کبھی گھوڑے پر سوار نہ ہوئے حالانکہ گھوڑے کی سواری سنتِ نبوی ہے۔

ہمارا جواب:۔ مولوی صاحب سے کوئی پوچھے بھلا یہ بھی کوئی

---

[1] یہاں اگر بے معنی ہے ۱۲ عفی عنہ گویا امام مالک تارک سنت ہوئے؟ نعوذ باللہ ۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل ہے کہ چونکہ امام مالکؒ گھوڑے پر سوار نہ ہوئے۔ اس لئے انگوٹھے چومنے فرض واجب ہیں۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۵

اوّل :۔ تو یہ بات ہی قابلِ غور ہے۔ کہ امام مالکؒ حضورؐ کا ادب کرتے ہوئے حضورؐ کی سنت کے تارک ہوں؟ (استغفر اللّٰہ نعوذ باللّٰہ)

دوم :۔ اگر گھوڑے پر سوار برائے ادب نہیں ہوئے تو اونٹ اور خچر و گدھے پر سوار نہ ہوئے ہوں اس بات کا ثبوت درکار ہے۔ ثبوت نہ دو۔ تو مسلکِ ناصواب سے توبہ کرو ۵

سوم :۔ بتائیں کسی چھت پر بھی آپ کبھی چڑھے یا نہ؟

چہارم :۔ بول و براز بھی آپ نے کبھی کیا یا نہیں؟

پنجم :۔ آپ زیرِ مقدس، مدینۂ مطہرہ پر چلتے پھرتے تھے کہ نہ؟

جواب :۔ اگر آپ ان سب باتوں کا انکار بھی کر دیں تب بھی یہ بات ثابت نہ ہو سکے گی۔ کہ انگوٹھے چومنے ضروری ہیں کیونکہ کسی صحیح حدیث میں اس بات کا ذکر تک نہیں۔ فتدبّر!

حدیث کا درس

مولوی صاحب نے حضرت امام مالکؒ رحمۃ اللہ علیہ کے حدیث پڑھانے کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے کہ جب حدیث بیان فرماتے تو غسل فرما کر عمدہ لباس سے ملبوس ہو کر خوشبو لگاتے۔ بڑی تعظیم سے مسندِ حدیث پر جلوہ نما ہو کر حدیث پڑھاتے۔"

ہمارا جواب :۔ مولوی صاحب کی خدمت میں ہماری عرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا غسل فرمانا، عمدہ لباس سے ملبوس ہونا اور خوشبو لگانا، تو حدیث کے بالکل مطابق ہے کہ یہ سب کام خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کیا کرتے تھے۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی یہی ہدایات فرمایا کرتے تھے کیونکہ غسل کرنا اور جسم و لباس کی صفائی، عطر و سرمہ وغیرہ کا استعمال تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب تھا۔ سب مسلمان سنتِ مطہرہ [illegible] کرتے ہوئے ہمیشہ ان اشیاء مذکورہ سے محبت رکھتے تھے اور [illegible] آ گئے ہیں مگر حضور کا نام گرامی سُن کر انگوٹھے چُو[illegible] [illegible] ہے۔ عمدہ لباس زیب تن کرنے اور خوشبو لگانے کی طرح [illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب رکھنا اس پر خود [illegible] [illegible] کرنا اور دوسرے سارے مسلمانوں کا باتفاق اس پر [illegible] ہونا [illegible] کریں؟

آپ صحابہؓ، تابعینؒ یا محدثینؒ اور اماماں دین کے ان واقعات کو جو اُنہوں نے سنتِ مطہرہ کے بالکل مطابق کیے تھے۔ کی آڑ لے کر فضول انگوٹھے چُومنا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ بتائیں۔

؎

ہُوا تھا۔ قلم سر کبھی تا صدوں کا!
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناقب امام ابو حنیفہ رح

مولوی صاحب مندرجہ بالا سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں "کہ حضرت سیدنا امام ابو حنیفہ رح جب کوفہ سے مدینہ شریف میں گنبد خضرا کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے۔ تو آپ نے وہاں سترہ اٹھارہ دن تک قیام کیا ان ایام میں کچھ بھی نہ کھایا۔ اور نہ ہی پانی پیا۔ روانگی کے وقت کسی نے پوچھا حضور یہ کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا اگر میں کھاتا پیتا تو مجھے بول و براز کی حاجت ہوتی میں نہیں چاہتا کہ حضور علیہ السلام کی پاک زمین پر جہاں آپ کے قدم پاک پڑے ہوں۔ میرا بول براز پڑے اور اس پاک زمین کی بے ادبی ہو۔

ہمارا جواب۔ مولوی صاحب سے ہماری گذارش ہے۔ کہ صحیح واقعات کی روشنی میں خوب عیاں ہے۔ کہ آپ نے حضرت امام عالی مقام کے متعلق جو لکھا ہے۔ وہ بالکل غلط جھوٹ اور مذہبی عصبیت کا نتیجہ ہے۔ دیکھئے اول تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ سید العرب والعجم حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا

حدیث کی کتاب ابن ماجہ میں بہ فرمان عالیشان روایت کرتے ہیں۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَۃِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَ مَسْجِدِیْ هٰذَا ط
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کجاوے نہ کسے جائیں رسواریاں تیار کر کے برائے تعظیم سفر نہ کیا جاوے، مگر تین مسجدوں کے لیے ایک خانہ کعبہ، مسجد الحرام، دوسری مسجد اقصٰے بیت المقدس تیسری یہ مسجد میری۔

حدیث کی مشہور کتاب نسائی شریف میں موجود ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ سے یوں التجا کرتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ عِیْدًا ط
یا اللہ میری قبر کو عید نہ بنائیو کہ لوگ عید کی طرح میری قبر پہ آکر جمع ہوں۔ اور عرس وغیرہ کریں۔
اور ۔ مشکوٰۃ شریف میں یوں بھی موجود ہے کہ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ ط اے میرے اللہ تو میری قبر کو بت نہ بنائیو۔ ہم یہ کیسے مان لیں کہ مذکورہ بالا فرمان ذی شان کی حضرت امام عالی مقام نے خلاف ورزی کی۔ اور خانہ کعبہ بیت اللہ الحرام کی زیارت وطواف کا ارادہ نہ کیا۔ اور اس کے بعد مسجد نبوی کی زیارت اور اس میں کم از کم چالیس نمازادا کرنے کا قصد نہ فرمایا جو حدیث سے ثابت ہے۔ اور نمبر وار احادیث مذکورہ کی نافرمانی کر کے مدینہ شریف میں محض گنبد خضرا کی زیارت کی نیت سے کوفہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفر کیا۔ اور تشریف لائے۔ ہم خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ بھی اُن پر جھوٹ اور بہتان ہے۔ اور یہی وہ گستاخی و عداوت ہے۔ جو در پردہ حضرت امام صاحب سے کی جا رہی ہے۔

مَعَاذَ اللّٰہ ثُمَّ مَعَاذَ اللّٰہ!

دوم یہ کہ ”وہاں سترہ اٹھارہ دن تک قیام کیا۔ ان ایام میں کچھ بھی نہ کھایا۔ اور نہ ہی پانی پیا۔ یہ بھی ایسا صاف جھوٹ ہے۔ جیسے کوئی بارہ بجے دن کو آدھی رات کہہ دے کیوں کہ بغیر کھائے پیئے جینا محال اور نفس کشی ہے۔ جو حرام ہے۔ اور یہ فعل قرآن و حدیث کے بھی مطلق خلاف ہے۔ اللہ پاک نے تو اپنے پیارے اور ساری مخلوقات سے افضل و اشرف الانبیآء و المرسلین کے حق میں فرمایا ہے۔ کہ وَمَا جَعَلْنٰھُمْ جَسَدًا لَّا یَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِیْنَ ۝ (پ ۱۷)!

اور ہم نے انہیں خالی بدن نہ بنایا۔ کہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ دنیا میں رہیں۔ (کنز الایمان ص ۳۸۵)

تمام انبیاء کا یہی حال تھا۔ کہ وہ سب کھاتے بھی تھے۔ اور پیتے بھی تھے۔ (خزائن العرفان ص ۹۴۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث میں موجود ہے

کہ حضورؐ کو بھی بھوک ستاتی تھی اور کھانے کی تلاش کرتے تھے ان جملہ دلائل کو تحت نظر رکھ کر ایمانداری سے بتائیں کہ امام صاحب کا کھانا پینا اس لیے ترک کرنا کہ بول و براز کی حاجت نہ ہو۔ یہ فعل قرآن و حدیث اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف نہیں؟ جملہ انبیاءؑ کھائیں پئیں اور امام صاحبؒ نہ کھائیں نہ پئیں۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے؟؟

تین آدمی اور حضور کا فتوے

بخاری و مسلم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوںؓ کی طرف آدمی آئے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے آپؐ کی عبادت کے متعلق جو کچھ وہ جانتی تھیں بیان فرمایا ان تینوں نے اسے کم جان کر کہا۔ کہ کہاں ہم اور کہاں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی وہ تو ہم سب سے افضل و اشرف ہیں۔ ان کے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ میں تو ساری رات نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزے رکھا کروں گا کبھی افطار نہ کروں گا۔ تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ رہونگا کبھی نکاح نہ کروں گا۔ ان تینوں کے حال کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی۔ تو آپ صلعم نے فرمایا۔ میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور بہت تقوےٰ کرتا ہوں۔ بنسبت تمہاری۔ لیکن میں روزے بھی رکھتا ہوں۔ افطار بھی کرتا ہوں۔ اور نماز بھی پڑھتا ہوں۔ اور سوتا بھی ہوں۔ اور نکاح بھی کرتا ہوں فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ پس جس نے اعراض کیا۔ طریقہ میرے سے پس نہیں ہے وہ مجھ سے (مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ) بخاری و مسلم میں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز کی رخصت دی پرہیز کیا۔ اس سے کئی شخصوں نے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ خبر پہنچی تو آپؐ نے خطبہ فرمایا۔ اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ پرہیز کرتے ہیں اس چیز سے کہ کرتا ہوں میں۔ پس قسم ہے خدا کی میں ان سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ مرضی اور نامرضی اللہ تعالیٰ کی اور بہت زیادہ ہوں ان سے اللہ تعالےٰ سے ڈرنے میں (مشکوٰۃ ایضاً)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان مندرجہ بالا احادیث سے پتہ چل گیا۔ کہ کھانے پینے اور بول و براز کرنے کی اس پاک زمین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پوری پوری اجازت ہے اس پاک زمین کی بے ادبی نہیں ہے۔ اگر بے ادبی ہوتی تو جملہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جو تقوے اور پرہیزگاری میں حضرت امام صاحبؒ سے ہزار ہا درجہ اعلےٰ اور بہتر تھے کبھی پیشاب و پاخانہ نہ کرتے اور سب کھانا پینا چھوڑ کر مکمل طور پر ادب کا ثبوت دیتے مگر ان کے بعد سے آج تک کسی مومن و مسلمان نے ایسا مصنوعی ادب نہیں کیا۔ جو صاحب "مجموعہ فتاوےٰ" نے لکھا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت امام صاحبؒ جملہ صحابہؓ تابعینؒ تبع تابعینؒ اور سب اماماں دین و محدثینؒ اور سارے مومنین و مسلمین سے الگ ہو کر نیا ادب ماناادب کرتے ہوئے وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ الاٰية (پ ۵ ع ۱۴) کی سخت وعید کے مستحق بن جائے (مَعَاذَ اللهِ ثُمَّ مَعَاذَ اللهِ) پس معلوم ہوا کہ خود ہی مولوی بشیر حسین صاحب نے توحید اور اہل توحید کی دشمنی میں رنج و غم اور حزن و ملال سے لبریز ہو کر بے سوچے سمجھے امام صاحبؒ پر ایسے ہی گپ ہانک دی ہے۔ جیسے ان سے پہلے کے اکثر متعصب مقلدین ہانکتے چلے آئے ہیں۔ ہم اپنے اس بیان کی تائید کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی چند عبارات و واقعات با حوالہ تحریر کر دیتے ہیں۔
ناظرین۔ بغور مطالعہ فرمائیں۔ کہ امام صاحبؒ کی ناجائز شان بڑھانے کے لیے کس قدر جھوٹ بولے جاتے ہیں!
حدیث ۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ابو حنیفہؒ میری امت کا چراغ ہے (در مختار جلد ۱ ص ۲۲)
اس کا رد:۔ ملا علی قاری حنفیؒ اس حدیث کے متعلق اپنی کتاب موضوعات کبیر مطبوعہ صدیقی لاہور ص ۲۷ میں فرماتے ہیں مَوْضُوْعٌ بِاتِّفَاقِ الْمُحَدِّثِیْنَ ط۔ ترجمہ یہ حدیث باتفاق محدثین موضوع (بناوٹی من گھڑت ہے)
حدیث نمبر ۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تمام نبی میرے سبب سے فخر کرتے ہیں اور میں ابو حنیفہؒ کے سبب سے فخر کرتا ہوں (در مختار جلد ۱ ص ۲۲)
جرجانیؒ سے مروی ہے کہ اگر امت موسویؑ اور عیسویؑ میں ابو حنیفہ جیسے عالم ہوتے تو وہ لوگ یہودی اور نصرانی نہ ہوتے۔ در مختار جلد ۱ ص ۲۲
نوٹ ان دونوں حدیثوں کے متعلق وہی لکھ دینا کافی ہے جو مولانا عبدالحی صاحب مرحوم لکھنویؒ (جن کو مولوی بشیر حسین صاحب نے خود بھی ص ۱۴۳ پر مفتی ہند حضرت علامہ دوراں وغیرہ لکھا ہے اور ان کے متعلق یہ بھی لکھا ہے کہ ان کی تبحر علمی اہل اسلام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام علماء کے نزدیک مسلم ہے) اپنے رسالہ تحفۃ السنۃ مطبوعہ مجتبائی لکھنو صث میں تحریر فرماتے ہیں کہ قسم ششم وہ لوگ ہیں جن کو تعصب مذہبی تجمد تقلیدی نے حدیث وضع کرنے (گھڑنے اور بنانے) پر آمادہ کیا ہے۔ جیسے کہ مامون ہروی کہ اس نے حدیثیں امام شافعی کی مذمت اور امام ابو حنیفہ رحمہ کی مدح میں بنائی ہیں (آج اگر مولوی صاحب مرحوم ہوتے۔ تو ہم مولوی بشیر صاحب کا یہ "مجموعہ فتوے" دکھا کر کہتے۔ کہ مولوی بشیر حسین صاحب گوجرانوالہ سے اور ان کے ہم مشرب وہم عقیدہ بھی اسی طرح تعصب مذہبی اور تجمد تقلیدی کی وجہ سے غلط روایات و واقعات نشر فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو بھی ہدایت نصیب فرمائے آمین۔ ثم آمین۔

اللہ کو دیکھنا۔ امام ابو حنیفہؒ نے سو بار اللہ پاک کو خواب میں دیکھا۔ درمختار جلد ا ص۲۱

بتوں کی پوجا (لیکن) فتاوے قاضی خاں جلد چہارم فصل تسبیح والتسلیم میں لکھا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ میں نے اللہ کو خواب میں دیکھا۔ تو وہ شخص اور بتوں کی پوجا کرنے والا برابر ہے (حقیقۃ الفقہ حصہ اول ص۱۳۳ و ۱۳۴)

نوٹ۔ مندرجہ بالا دونوں کتابیں حنفی حضرات کی مسلمہ ہیں۔ ایک میں ہے کہ امام صاحبؒ نے اللہ کو

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو بار خواب میں دیکھا اور دوسری میں ہے کہ ایسا کہنے والا توں کا پجاری مشرک اور کافر ہے۔ بتائیں ان دونوں میں سچا کون؟

حنفی بخشے گئے، لکھا ہے کہ امام صاحبؒ نے کعبہ شریف میں ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر ایک ہی رات میں قرآن ختم کیا اور اللہ کی طرف سے بیت اللہ کے ایک جانب سے آواز غیبی آئی کہ اے ابو حنیفہ تو نے ہم کو جانا۔ جیسا کہ حق معرفت تھا۔ اور البتہ تو نے ہماری خدمت کی تو خوب ہی کی۔ اور مقرر ہم نے تجھ کو بخشا اور اس کو بخشا جو تیرا تابع ہوا ان لوگوں میں سے جو تیرے مذہب پر ہیں۔ قیامت تک۔ در مختار جلد ۱ صفحہ ۲۱

نوٹ:۔ اب بتائیں عیسائیوں کے کفارہ اور حنفیوں کے کفارہ میں کیا فرق ہے؟ اور بتائیں کہ مذہب خدا کی طرف سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت امت کو ملا ہے۔ یا امام ابو حنیفہؒ کی؟ اور کلمہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھ کر مسلمان ہوتے ہیں۔ یا امام ابو حنیفہؒ کا؟ قبر میں نکیرین اللہ تعالےٰ کے بعد رسول اللہ کے متعلق سوال کریں گے کہ امام ابو حنیفہؒ کے؟

فرمائیے کہ ایسی باتوں سے جب لوگوں کو بخشش کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھا اور یہ مسئلہ مل گیا تو پھر عمل کی ضرورت کیوں سمجھی گئی۔

اور لکھا ہے۔ کہ حضرت ثابت اپنے بیٹے امام ابوحنیفہ رحمہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ اور دعا کروائی۔ درمختار جلد اول صفحہ ۴۶

نوٹ:۔ دنیا جانتی ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۴۰ھ میں شہید ہوئے۔ گویا پیدا ہونے سے صرف چالیس سال پیشتر ہی دعا کرانے لے گئے تھے؟

حضرت عیسیٰؑ اور امام ابوحنیفہ رحمہ

لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نازل ہو کر امام ابوحنیفہ رحمہ کے مذہب پر حکم کریں گے۔ درمختار جلد ا صفحہ ۴۴

نوٹ:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو یہ فرمائیں کہ کسی نبی کا رتبہ مجھ سے نہ گھٹاؤ۔ مگر ان لوگوں نے حضرت عیسیٰؑ کو بھی امام صاحب کا مقلد بنا دیا۔ ع

ببیں تفاوت کجاست تابہ کجا

حضرت خضرؑ اور امام ابوحنیفہ رحمہ

حضرت خضرؑ نے امام ابوحنیفہ رحمہ سے تیس برس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم حاصل کیا پھر حضرت خضرؑ سے امام قشیریؒ نے تین برس میں حاصل کر کے ہزارہ کتابیں تصنیف کیں۔ پھر ان کو صندوق میں نہر جیحون میں امانت رکھا۔ حضرت عیسےٰؑ ان کتابوں کو نکال کر عمل کریں گے۔ درمختار جلد ۱ صـ۲۴

نوٹ:۔ اس کے جواب میں یہاں حضرت ملا علی قاری حنفی کا یہ قول کہ یہ مطمح نظر جاہلوں کا ہے تعصب اور عناد سے کچھ نہیں کہ ابو حنیفہؒ کی تفضیل اگرچہ بے اصول چیز سے ہو۔ گو وہ کلام مؤدی الی اللہ ہو نسا نندہ یکفر بہ عنہ لکھ دینا کافی ہے۔ (حقیقۃ الفقہ حصہ اول صـ۱۳۴) اب بتائیں ؎

بھلا کیونکر نہ میں اُس بدعتی عالم کو خر سمجھوں
جو پھیلاتا ہے سنت کی جگہ شام وسحر بدعت

ناظرین:۔ میں حیران ہوں۔ کہ غالیوں کے کس کس جھوٹ کو نمایاں کر دوں۔ مندرجہ بالا کذبات کا مختصر فوٹو آپ کے پیش نظر ہے۔ خود غور فرمالیں۔ کہ جب ان کے پہلے بڑوں کا یہ حال ہے۔ تو یہ اب والے کیا کچھ نہ کریں گے۔

بے جا الزام۔ مولوی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ دور حاضرہ کے بعض علماء دین جو حضور کی ذرا سی تعظیم کرنے پر عاشقانِ رسول پر کفر وبدعت کے فتوے لگاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور کریں کہ مدینہ شریف کی پاک زمین کی ایسی تعظیم کسی صحابیؓ نے نہیں کی تھی الخ (مجموعہ فتاوے ص۳۶)

ہمارا جواب یہ ہے کہ مولوی صاحب نے یہاں بھی دو غلطیاں نمایاں طور سے کی ہیں۔

اول یہ کہ علماء دین کو یہ لکھ کر بدنام کیا ہے۔ کہ وہ حضور کی ذرا سی تعظیم کرنے پر عاشقانِ رسول پر کفر و بدعت کے فتوے لگاتے ہیں۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ! بھلا یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ ہوں علماء دین اور عاشقانِ رسول پر عشق اور محبت رسول صلعم کی وجہ سے کفر و بدعت کے فتوے لگائیں۔ یہ بات غلط اور علمائے دین پر بہتان ہے۔ علماء دین ہمیشہ پاسبانِ ناموسِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رہے ہیں۔ وہ کافر پہ کفر اور مشرک پر شرک اور بدعتی پہ ہی بدعت کے فتوے لگاتے آئے ہیں۔ مسلمانوں پر نہیں۔ وہ چونکہ دین کے محافظ و نگران ہوتے ہیں۔ اس لیے شرک و بدعت کا سدِ باب کرتے ہیں۔ مگر بعض بدعتی جو اپنے کو عاشقانِ رسولؐ سے خیال کرتے ہیں۔ وہ ان موحدین و علماء دین سے ناراض ہو کر بقول پیر پیران (جیسا کہ پہلے گذر چکا) موحدین۔ بزرگانِ دین، علماء دین اور اہلِ حدیث پر غیض و غضب اور حسد و تعصب اور کینہ و کپٹ کی وجہ سے بہتان تراشیاں کر کے اُن کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئی کئی طرح سے نام نکال کر انہیں بدنام کرتے ہیں
ورنہ علماء دین تو ہمیشہ ہر شخص کو یہی تلقین کرتے ہیں۔
کہ ۔ سنت کی پیروی میں بدعت سے دور رہنا
ورنہ تمہاری نیکیاں ہو جائیں گی اکارت

دوم، یہ کہ مدینہ شریف کی ایسی تعظیم کسی صحابی رضؓ نے نہیں کی الخ (مجموعہ صفحہ ۱) پھر خود ہی فرمائیں۔ ایسی تعظیم کسی صحابی نے نہیں کی جنہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی درس گاہ سے سندیں حاصل کی تھیں۔ جو تازی تازی وحی سنتے تھے۔ خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نمازیں پڑھتے تھے۔ اور جن کے متعلق اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمُ الحدیث! کا ارشاد خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جن کے متعلق خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ الحدیث حضورؐ کا اپنا ارشاد موجود ہے تو پھر ان کے برعکس ایسی تعظیم خلاف قانون اور خلاف شرع امامان دین کیسے کر سکتے تھے؟ آپ کو کیوں یاد نہ رہا کہ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّتِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ۔ (الحدیث) خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے اور کیوں نہ سوچا کہ امامان دین اس حدیث کے خلاف کس طرح اپنی طرف سے تقوے اور پرہیزگاری ایجاد کر سکتے تھے؟؟ معلوم ہوا کہ آپ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب تانا بانا ہی غلط اور جھوٹ ہے۔ میری تو یہی نصیحت ہے کہ ؎

آتش نخوت کو سر سے سرد کر اے بوالہوس
ورنہ دوزخ میں بشکل دیگ کھولے گا دماغ

حضرت ابومخذورہ کے بال

مولوی صاحب نے مجموعہ فتاوے کے نمبر ۳ میں لکھا ہے۔ کہ حضرت ابومخذورہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ صحابہ کرام سے تھے۔ ان کے سر کے بال اتنے لمبے ہو گئے تھے تو تمام بالوں کو اکٹھا کر کے گود میں رکھ لیتے تھے۔ حجام آتا تو سر کے بال کتراتے نہ تھے۔ کسی نے پوچھا بال کیوں نہیں کتراتے حالانکہ حضور علیہ السلام بال جب زیادہ ہوتے تھے۔ کتراتے تھے۔ حضرت ابومخذورہؓ کیسے ادب سے جواب دیتے ہیں۔ ایام طفولیت میں جب میں کم سن تھا۔ تو ایک دن حضور علیہ السلام نے بڑے فرط محبت میں آن کر مجھے گود میں لیا۔ میرے کانوں میں تلقین اسلام کی یعنی مشرف باسلام کیا اور ساتھ ساتھ دست مبارک میرے سر پر پھیرتے جاتے تھے۔ میرے

ےل اس بات کا ثبوت درکار ہے ورنہ ہم کہیں گے یہ بات بھی غلط ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان بالوں پر حضور علیہ السلام کے دست مبارک لگے ہیں۔ میرا ایمان اجازت نہیں دیتا کہ میں قینچی سے ان بالوں کو کتر اکر حجام کی نذر کر دوں۔ اور ان بالوں کی بے عزتی کر دوں۔ کیا اس وقت صحابہ اپنے سر کے بال نہ کترا تے تھے؟

یہ ابو محذورہ رضی اللہ تعالے عنہ کا جذبۂ دل تھا۔ اور عشق رسولؐ سے تھا۔ کسی صحابی نے ان پر فتوے کفر اور بدعت کا نہ لگایا۔

ہمارا جواب :- اس طول طویل عبارت کا جواب ہم اپنے الفاظ میں دیں گے تو شکایت ہوگی۔ مولوی صاحب کے حضور پر نور اعلیٰ حضرت مجدد مائتہ حاضرہ کے قلم سے دیتے ہیں۔ اور وہی الفاظ لکھتے ہیں۔ جو انہوں نے کسی سائل کے جواب میں تحریر فرمائے ہیں۔ ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر سوال اور جواب دونوں پڑھیے اور دل خوش کیجیے

سوال یہ ہے کہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی سید صاحب سر پر بال اس طرح رکھیں کہ وہ کاکل (بال سر کے آگے لٹکے ہوئے) یا گیسو (لپٹے ہوئے لمبے بال) کہے جا سکیں تو ایسے بال ان سید صاحب کو بڑھانا جائز ہیں۔ یا نہیں۔ سنا گیا ہے کہ امام حسنؓ وحسین رضی اللہ تعالے عنہما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے گیسو تھے۔ جو شانوں پر لٹکتے تھے۔

جواب شانوں تک گیسو جائز ہیں بلکہ سنت سے ثابت ہیں اور شانوں سے نیچے بال کرنا عورتوں سے خاص اور مردوں کو حرام ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَاءِ كتبه عبدهٗ المذنب احمد رضا عفی عنه بمحمدن المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

نوٹ اول تو باہر قرآن و حدیث و عشاق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہتان باندھنا بے ادب گستاخ اور دوزخی کا کام ہے کوئی صحابی رضا ایسا نہیں جو کوئی کام خلاف سنت جان بوجھ کر کرے۔ اور اس کام کو میکی کھانے جس کے بارے میں اللہ کی طرف سے لعنت فرمائی گئی ہو۔

دوم ۔ یہ کہ خلاف سنت کسی کو کوئی کام کرتے ہوئے دیکھ کر صحابہ کرام کبھی خاموش نہیں رہتے تھے۔ اگر حضرت ابو محذورہؓ ایسا کرتے تو ضرور روک دیئے جاتے۔

ؔ ان کا نام ررسمرہ،، ہے یہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مکہ مکرمہ میں مؤذن تھے۔ ۵۹ھ میں انتقال فرمایا۔ انہوں نے ہجرت نہیں کی،، محذورہ،، اسے کہتے ہیں جس سے ڈر گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو محذورہؓ اور تلقین رسولؐ

رہا سر پر ہاتھ پھیرنے کا واقعہ اس کا کتب حدیث ابو داؤد وغیرہ میں خود انہی ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکور ہے۔ جس کا صرف ترجمہ ہم من وعن لکھ دیتے ہیں۔ تاکہ ناظرین اور خود مولوی بشیر حسین صاحب کی تسکین کا باعث ہو۔ واللّٰہ الھادی!

حدیث۔ روایت ہے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا عرض کیا میں نے اے اللہ تعالیٰ کے رسول سکھا دُ مجھ کو طریقہ اذان کا، "قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِہٖ" کہا راوی نے پس ہاتھ پھیرا اگلی جانب سر اُن کے پر۔ فرمایا (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) کہ کہو اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ بلند کر تو ساتھ ان کے آواز اپنی کو۔ پھر کہو اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پست کر تو ساتھ ان کے آواز اپنی کو پھر بلند کر آواز اپنی کو ساتھ کلمات شہادت کے یعنی اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

"الحدیث"!

ملاحظہ۔ اس مذکورہ بالا حدیث سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔
پہلی یہ کہ سر پر ہاتھ پھیرنے کا واقعہ حضرت محذورہؓ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچپنے کا نہیں بلوغت کا ہے۔ کہ ان کی التجا پہ انہیں مؤذن بنایا جا رہا ہے اور تلقین اذان کی جا رہی ہے۔ پھر خود حضرت ابو محذورہؓ نے مولوی بشیر حسین صاحب کا یہ فرما کر رد کر دیا ہے۔ کہ ثُمَّ مَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِہٖ یعنی اذان سکھاتے اور تلقین کرتے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک پھیرا اور فرمایا۔ اس طرح اذان کہو (جیسا بیان ہوا)

دوسری بات۔ یہ ثابت ہوئی کہ حضرت ابو محذورہؓ کو جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذان سکھائی۔ بتائی۔ اور تلقین کی تھی۔ یہ وہ اذان نہ تھی جیسے مولوی بشیر حسین صاحب اور ان کے ہمعقیدہ دیگر مقلدین حنفیہ ہمیشہ پڑھا کرتے ہیں۔ بلکہ ان کو سر پہ ہاتھ پھیرنے والے دن حضور نے پورے اکیس کلمات والی اذان بتائی تھی۔ ان اکیس کلمات میں صبح کی اذان والے وہ دو کلمے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط بھی شامل ہیں۔ معلوم ہوا۔ کہ حضرت ابو محذورہؓ مؤذن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ اذان ترجیع جو خود حضورؐ سے سیکھی تھی۔ بلکہ مکہ مکرمہ بیت اللہ شریف میں اسی طرح ادا فرماتے تھے۔ کیونکہ یہ حضرت ابو محذورہؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا جذبۂ دل اور عشق رسولؐ تھا۔

یہودیت۔ کیا ہم مولوی بشیر حسین صاحب سے یہاں پوچھ سکتے ہیں۔ کہ جب آپ حضرات اس پوری حدیث ابو محذورہؓ کے منکر و مخالف ہیں۔ اور اذان ترجیع کو جائز نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں جانتے تو پھر اس ساری حدیث سے راوی کا یہ قول کہ "فمسح[1] مقدم راسه" کو "لا تقربوا الصلوٰة" والی مردود پارٹی کی طرح اپنے مسلک و عقیدہ کو ثابت کرنے کے لیے کھینچ نکالنا کفر۔ بے ایمانی۔ دھوکہ بازی اور یہودیت نہیں۔

حدیث مسلم شریف میں انہی ابو محذورہؓ سے مروی ہے کہ "القی علیّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم التاذین هو بنفسه" یعنی سکھائی مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذان کہنی ساتھ ذات اپنی کے اللہ اکبر سے اشہد ان محمد الرسول اللہ تک پھر فرمایا حضورؐ نے دوبارہ کہو اشہد ان لا الٰہ الا اللہ سے آخر تک (مسلم)

اب آپ خود ہمیں بتائیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قائم کردہ مسلک کو اور عاشق رسولؐ کے سیکھے ہوئے اور عشق و محبت کئے ہوئے فعل کو نہ ماننا ٹھکرانا بے ایمانی اور تقلید شخصی کا نتیجہ نہیں؟ دل پہ ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ کیا آپ بھی عاشق رسولؐ ہیں!؟

حدیث نمبر ۳ - انہی ابو محذورہؓ سے ترمذی[1]۔ ابو داؤد[2] نسائی۔ دارمی[3] اور ابن ماجہ وغیرہ میں مروی ہے کہ "علمه الاذان تسع عشرة كلمة والاقامة سبع عشرة كلمة۔"

یعنی ابو محذورہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائے ان کو اذان کے انیس[11] کلمے اور تکبیر کے سترہ کلمے۔ یہ اذان صبح کی اذان کے سوا اور دوسرے

---

[1] ترجمہ پس ہاتھ پھیرا اگلی جانب سر اُن کے پر ۱۲ [2] نہ نزدیک جاؤ نماز کے ۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفعتوں کی ہے۔ اور انیس۱۹ کلمے ترجیع سمیت ہوتے ہیں۔ اور یہی دلیل ترجیع کے سنت ہونے کی ہے۔ اور اسی نے کے عامل ہم اہل حدیث ہیں۔

تکبیر کے ستره۱۷ کلمے

صحیح روایات سے ثابت ہے کہ اقامت کے کلمے ایک ایک بار کہے رسوا قدقامت الصلوٰۃ اور اللہ اکبر کے کہ ان کو دو بار کہنے کا حکم ہے، یہی مذہب امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اور جمہور علمائے اکرام کا اور کہا ابن سید الناس نے کہ یہی مذہب ہے حضرت عمر بن الخطابؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور انسؓ اور حسن بصریؒ اور زہریؒ اور اوزاعیؒ اور امام احمدؒ اور اسحاقؒ اور ابو داؤدؒ اور یحییٰ بن یحییٰ اور ابن منذرؒ وغیرہ بہت سے علماء کا سوائے حنیفہؒ کے (از حاشیہ مشکوٰۃ غزنوی)

سوال۔ مولوی بشیر حسین صاحب! مندرجہ بالا احادیث اور حکم رسول و عمل صحابہ و تابعین اور محدثین اور امامان دین پہ نظر کر کے ہمیں بتائیں کہ آپ کا اپنے رسالہ مجموعہ فتاویٰ ص اور سطر ۱ - ۱۵ پہ لکھا ہوا یہ فرمان کہ "جس کو مسلمان صالحین اچھا جانیں وہ امر اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ جو مسلمانوں کی جماعت سے بالشت بھر علیحدہ رہا اس نے اسلام کی رسی اپنے گلے سے اتار دی" وہ اب بھی یاد ہے یا نہیں۔ اور کیا اس ترجیع کی اذان میں آپ سب سے الگ ہو کر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان صالحین اور اسلام سے علیحدہ تو نہیں ہو گئے؟؟

ترجیع کیا ہے؟ ہم عام ناظرین کی آگاہی کے لیے یہ بھی بتا دیتے ہیں " ترجیع " کیا ہے؟ سو عرض ہے کہ اذان میں مد شہادتین "دو بار کو پست آواز سے کہے اور دو بار بلند آواز سے کہے۔ بس اسی کو اذان ترجیع کہتے ہیں۔

ازالہ وہم کے لیے عرض ہے۔ کہ اگر تھوڑی دیر کے لیے مولوی صاحب کی یہ بات تسلیم بھی کر لی جائے۔ کہ ایسا ہوا اور صحابہ کرام سے کسی نے نہیں روکا تو صحابہ کرام کا اس پر اجماع ثابت ہوا۔ جس پر صحابہؓ کا اتفاق ہو جائے وہ آپ بھی کر سکتے ہیں۔ پہلے آپ یہ واقع ثابت کریں۔ پھر اتفاق صحابہؓ ثابت کریں۔ پھر ایسے ہی انگوٹھے چوم منے پر کسی صحابیؓ کا نقل اور اس پر اجماع صحابہؓ ثابت کریں۔ ورنہ علانیہ توبہ کریں اور اللہ سے اپنے سابقہ گناہوں کی معافی مانگیں!

سوم۔ یہ بتائیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے فاطمۃ الزہرہ کے لخت جگر دین دنیا میں اُمت مطہرہ کے سردار جنت کے پھول جن کو ساری دنیا سے زیادہ حضور سے محبت اور حضورؐ کی گود ہی میں پلے پروان چڑھے اور حضورؐ نے ہمیشہ جن کے مُنہ سر چوم کر سروں پہ ہاتھ بھی پھیرا وہ اس محبت سے کیوں محروم رہے۔ اگر وہ عادت (جو بقول شماں ابو محذورہؓ کی تھی) سنت و محبت ہوتی تو کم از کم یہ دونوں حضرات ضرور کرتے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات آپ کی ایسی ہی غلط ہے جیسے حضورؐ کا نام گرامی سن کر ہاتھ کے انگوٹھوں کو چومنا اور آنکھوں پہ لگانا۔ بس ہم تو یہی نصیحت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے کہ ؎

جو مذہب و طریق ہو سنت کے برخلاف
اس مسلک درویش کو سمجھو اسے میاں غلط

کیا کہا کہ "حضرت محذورہ رضی کا جذبہ دل اور عشق رسول صلعم تھا۔ کسی صحابی رضی نے ان پہ فتوے کفر و بدعت نہیں لگایا"

جناب عالی۔ ہم پہلے ہی عرض کر چکے ہیں کہ کسی صحابی رضی نے جان بوجھ کر اپنے پیارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلاف ورزی کی ہی نہیں۔ وہ جب کسی کو کوئی کام خلاف شرع کرتے دیکھتے تھے تو فوراً رد کرتے تھے۔ شرک و کفر اور بدعت وغیرہ سے ایک دوسرے کو آگاہ کر دیتے تھے۔ مکمل ومدلل ثبوت ہماری کتاب میلاد النبی اور تحقیق گیارھویں وغیرہ میں پڑھیں ثابت ہوگا کہ صحابہ رضی دنیا کے رہنما اور رہبر تھے۔ وہ آج کل کے بعض نمائشی اور گمراہ مولویوں جیسے نہ تھے صحیح بات یہی ہے کہ ؎

جو مسافر ٹھوکریں کھاتا ہو خود گم کر کے راہ
غیر کی اس سے بھلا ہو رہنمائی کس طرح ؟

مولوی صاحب ! پھر لکھتے ہیں کہ "آج کل دور حاضرہ میں کوئی مسلمان حضور علیہ السلام کا نام گرامی سُنے اور فرطِ محبت میں آن کر انگوٹھے چوم کر اپنی آنکھوں پر لگائے۔ تو جھٹ اس پر بدعت و کفر کے الفاظ چسپاں کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ چومنا مستحبات اور مندوبات سے ہے جس کے متعلق بکثرت احادیث نبویہ آثار صحابہ اور اقوال ائمہ موجود ہیں۔ جو ابھی نقل کروں گا۔ انشاء۔ یہی عمل سلف صالحین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا تھا۔ اور اب تلک یہی متوارث چلا آیا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کا نام گرامی سن کر اپنے انگوٹھوں کو چومتے ہیں۔ اور اپنی آنکھوں پر لگاتے ہیں

ہمارا جواب ۔ مولوی صاحب کی خدمت عالی میں ہماری طرف سے یہی عرض کافی ہوگی۔ کہ جس طرح ہر زمانہ و دور میں بگڑی ہوئی اُمت کی اصلاح کرنے والے بزرگانِ دین اور علمائے کرام کو خدا پیدا کرتا رہا ہے اسی طرح وہ قیامت تک پیدا کرتا جائے گا۔ حق و باطل ہمیشہ دست و گریباں ہوتا رہا ہے۔ اور ہوتا رہے گا۔ وہ علمائے دین جب دیکھتے ہیں کہ اصل دینِ خداوندی اور شریعت مطہرہ میں مسلمان کہلانے والے مبتدعین اور محبت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا دعوے کرتے والے دشمنانِ دین کوئی بدعت ایجاد کرتے ہیں۔ جس کا دین اور شریعت میں نام و نشان تک نہیں ہوتا۔ تو اس کے مٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور کرتے رہیں گے۔ آج کل دورِ حاضرہ میں بھی ہر فرعون کے لیے موسٰی ۔ ہر مشرک کے لیے موحد ہر کافر کے لیے مسلمان خدا نے اسی سابقہ سنت کے مطابق پیدا کیا ہے۔ اور آئندہ بھی وہ اسی طرح کرتا رہے گا۔ بس وہ شرک و بدعت کو برباد اور توحید و سنت کی اُصلاح کرتے ہی جائیں گے۔ ہدایت اللہ کا کام ہے۔

چونکہ ۔ انگوٹھوں کا چومنا بھی بے ثبوت اور غیر مسنون ہے۔ (جیسے کہ ہم آگے ثابت کریں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے وہ علمائے دین ایسی بے ثبوت بات پر ہر بدعتی کو نصیحت کرتے ہیں۔ ورنہ ناجائز طور سے کسی پر کوئی بھی ور بدعت د کفر کے الفاظ چسپاں،، نہیں کرتا۔ یہ سب آپ کی طرف سے بہتان وافتراء ہے۔

ہاں۔ آپ نے انگوٹھے چومنے مستحبات اور مندوبات سے بنائے ہیں۔ اور یہ دعوٰے بھی کیا ہے کہ اس بارے میں بکثرت احادیث نبویہؐ اور آثار صحابہؓ اور اقوال آئمہ موجود ہیں جو ابھی نقل کردوں گا (مجموعہ ص۳)

جواباً عرض ہے کہ اس بارے میں بکثرت تو کیا صحیح صریح مرفوع غیر مجروح ساری دنیا کے کتب خانوں میں ایک حدیث بھی موجود نہیں۔ نہ آثار صحابہؓ اور اقوال آئمہ موجود ہیں۔ جو شرائط مذکورہ بالا کے مطابق پیش کئے جا سکیں۔!!

دعوٰے بے دلیل۔ رہا آپ کا یہ دعوٰے کہ ”چومنا مستحبات ومندوبات سے ہے“ یہ دعوٰے بھی سراسر باطل دبے دلیل ہے۔ یہاں مستحب اور مندوب دونوں ہم معنی ہیں لا مستحب دوست رکھا گیا۔ اور فقیہوں کی اصلاح میں وہ فعل عبادت کا جس کا ثواب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ یا کبھی اس فعل کو خود کیا ہے (لغات کشوری باب م۔ فصل م)

اب قائلین بتائیں کہ کس کتاب میں صحیح صریح۔ مرفوع اور غیر مجروح حدیث ہے۔ جس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذان میں اپنا نام گرامی سُنکر اپنے ہاتھ کے انگوٹھوں کو چوما اور آنکھوں سے لگایا؟ اور جماعت صحابہؓ میں اس کا اعلان فرمایا تھا؟؟

نقدِ انعام

ہم کھلے دل اور خندہ پیشانی سے اعلان کرتے ہیں کہ اگر ہماری شرائط مذکورہ کے مطابق آپ دنیا کے کسی مذہب کی کسی کتاب سے صرف ایک حدیث ہی دکھادیں۔ تو ہم آپ کو حق محنت داد ہمت تمغۂ صداقت کے صلہ میں مبلغ ایک ہزار روپیہ رائج الوقت نقد انعام دیں گے۔ اور حلفیہ عرض کرتے ہیں کہ ہمیشہ کے لیے انگوٹھے چومنے کے قائل و عامل ہوکر بذریعہ تحریر و تقریر اعلان بھی کریں گے۔ ورنہ آپ اللہ تعالےٰ سے ڈر کر توبہ کریں۔ اور بقیہ زندگی توحید و سُنت کی اشاعت میں گذاریں۔ اور خداوند قدوس سے التجا کریں کہ ؎

وُسعت ایمان ہم کو بخش ایسی اے کریم
علم نبوی میں تھا جیسا سینۂ حیدر فراخ

رائے عالی۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ "اگر یہ انگوٹھے چومنا حدیث شریف سے ثابت نہ ہو۔ تو ہمارے لیئے مسلمانوں کا تعامل ہی کافی ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ مَارَاٰهُ الْمُؤْمِنُوْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ عَنْ عُنُقِہٖ"!
جس کو مسلمان صالحین اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ جو مسلمانوں کی جماعت سے بالشت بھر علیحدہ رہا۔ اس نے اسلام کی رسی اپنے گلے سے اتار دی۔ یہ قرآن شریف میں آیا ہے وَمَنْ یَّتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ ط..... جو مسلمانوں کے راستہ سے کوئی جدا راہ چلے ہم اس کو اس کے حال پر چھوڑیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے۔ اس آیت کریمہ اور احادیث[1] سے معلوم ہوا۔ کہ ہر شخص کو لازم ہے کہ عقائد و اعمال میں جماعت المسلمین کے ساتھ رہے۔ ان کی مخالفت کرنا گویا جہنم کا راستہ اختیار کرنا ہے (مجموعہ فتاوے ص۲۷)

ہمارا جواب۔ مندرجہ بالا حدیث اور آیت (جیسے میں نے بحرف اصل کے مطابق نقل کیا ہے) کا صرف اتنا ہی جواب کافی و وافی ہے۔ کہ یہ حدیث اور یہ آیت اس بارے میں نہیں۔ ان دونوں پر ظلم کر کے بے موقعہ ان کو یہاں لکھا گیا ہے۔ آیت اس شخص کے بارے میں ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریق وعمل کے خلاف ہے۔

---

[1] یہاں لفظ حدیث ہونا چاہیئے۔ احادیث غلط ہے۔ ۱۲ منہ عفی عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مسلمانوں کی راہ چھوڑ دے اور حدیث امیر اور امور کے متعلق ہے۔ اور ان دونوں میں سائل کا جواب نہیں یعنی کسی لفظ و حرف سے بھی انگوٹھے چومنے کا متعلق اشارہ تک نہیں نکلتا۔ بس سمجھ لیں کہ کھینچا تانی اسی کا نام ہے۔

ہاں۔ حدیث بالا سے ہماری تائید ضروری ہوتی ہے کہ اور جو مسلمانوں کی جماعت سے بالشت بھر علیحدہ رہا اس نے اسلام کی رسی اپنے گلے سے نکال دی" کا مطلب ٹھیک صالح۔ متدین امیر کی ماتحتی میں رہ کر قرآن و حدیث پر خدا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عین منشا کے مطابق عمل کرنا ہے۔ جو امیر و خلیفہ اور جملہ اہل اسلام سے جدا ہو کر اپنی ہی راہ نکال بیٹھے۔ نئی نئی ایجادیں اور باتیں دین اسلام میں رائج کرتا پھرے جس کا قرآن و حدیث اور طریق اسلام سے صریح و صحیح طور پر ثبوت نہ ہو۔ وہی دوزخی اور مسلمانوں سے جدا ہے۔ آیت بالا کا خلاصہ پہلے بیان ہو چکا ہے اگر آپ انگوٹھے چومنے کا ثبوت قرآن حدیث سے صحیح۔ صریح نہ دے سکیں تو پھر توبہ کریں ورنہ ایسی مذکورہ وعید کا مستحق آپ اپنے کو خود جانیں۔ فافهموا!

اور مجھے حق ہے کہ یہاں کہہ دوں کہ ؎

اگر تو شرع سے "تقبیل" کو ثابت نہیں کرتا
تو کہہ اس مسلک بے اصل کو اے داد گہ بدعت

ہر بدعت مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ "جو حضرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چو منے کو بدعت کہتے ہیں۔ اور ہر بدعت یعنی نئے کام کو حرام جانتے ہیں وہ اس کلیہ قاعدہ سے کیا معنے کریں گے کہ اَلْاَصْلُ فِی الْاَشْیَآءِ اِلْاِبَاحَۃُ تمام چیزوں کی اصل یہ ہے کہ وہ مباح ہوں۔ یعنی ہر چیز مباح اور حلال ہے ہاں اگر کسی چیز کو شریعت منع کر دے تو وہ حرام ہے یعنی ممانعت سے حرمت ثابت ہوگی۔ نہ کہ نئے ہونے سے یہ قاعدہ قرآن پاک اور احادیث صحیحہ اور اقوالِ فقہا سے مستنبط ہے الخ ص۵

ہمارا جواب ہے ہے کہ "بدعت" کے معنی نئی بات اور نئی رسم دین میں نکالنی جو آنحضرت کے زمانہ میں نہ تھی (لغات کشوری باب ہائے عربی فصل ب۔د) ہیں اگر صریح دلیل کسی کے پاس ہو تو کیسے بدعتی ہوگا؟
رہا آپ کا کلیہ قاعدہ "اَلْاَصْلُ فِی الْاَشْیَآءِ اِلْاِبَاحَۃُ"
اس کے معنے خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کر گئے ہیں اب ہمیں مزید معنے کرنے کی مطلق ضرورت نہیں۔ فرمان ہے کہ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھُدٰی ھُدٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَّکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَّکُلَّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ ط

(مسلم، ابو داؤد، ترمذی)

ترجمہ۔ بہترین باتوں کی کتاب اللہ کی ہے اور بہترین راہوں میں راہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ اور بدترین چیزوں کی نئی نکلی ہوئی چیزیں ہیں (جو بدعت ہیں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور ہر گمراہی کا سبب دوزخ ہے آپ کی ساری عبارت کا جواب بھی آگیا۔ اور اس صریح حدیث کی موجودگی میں یہ بھی معلوم ہوگیا کہ آپ کا اصول اور کلیہ بالکل غلط ہے اور ہر نئی چیز جو شریعت میں صریح طور سے موجود اور مذکور نہیں۔ وہی بدعت ہے۔ ورنہ لازم آئے گا کہ اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ خا میاں پوری نہ ہو سکی تھیں جنہیں اب مولوی بشیر حسین صاحب اور اُن کے ہم مشرب پورا کر رہے ہیں۔ اور ایسا عقیدہ صریح اکفر ہے۔ اللہ تعالےٰ اس عقیدہ بد سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے آمین۔

برائے تسلی۔ ایک حدیث اور نقل کئے دیتا ہوں تاکہ ایمانداروں کو فائدہ ہو۔ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ ! (بخاری ومسلم) جس نے نئی بات نکالی۔ بیچ اس دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہیں اس دین میں سے پس وہ مردود ہے!

خلاصہ حدیث۔ یہ حدیث مذکورہ بالاحدیث کا خلاصہ خیال فرماتے ہوئے نتیجہ آپ خود نکال لیں پھر آپ نے کیسے لکھ دیا۔ کہ یہ قاعدہ قرآن پاک اور احادیث صحیحہ اور اقوال فقہا سے مستنبط ہے۔ حالانکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ قاعدہ بالکل غلط اور مردود ہے۔ اس دلیل سے بھی انگوٹھے چومنے کا ثبوت نہیں ملتا ہم ہر اہل سنت یعنی اہل حدیث کو ہمیشہ یہی نصیحت کیا کرتے ہیں کہ ؎

مخالف ہے جو سنت کا نہ ہو نا معتقد اس کا
یہ کر دے گا ایک دن دام ضلالت میں پھنسا تجھ کو

ایک آیت۔ مولوی صاحب مزید فرماتے ہیں۔ کہ "دیکھو قرآن کریم یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ وَ اِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ط........ (پ ۷)

پہلی آیت، اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو اگر تم پر ظاہر کی جائیں۔ تو تم کو بری لگیں۔ اور اگر ان کو اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے۔ تو ظاہر کر دی جائیں گی اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کر چکا۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی حلت اور حرمت کے متعلق کوئی یقینی ثبوت نہ ہو۔ تو وہ مَعْفُوٌّ عَنْهُ ہے یعنی معافی میں ہے۔ مرتبہ جواز میں ہے[۱] (مجموعہ فتاوے صلہ)

ہمارا جواب۔ اس آیت کی تفسیر آپ سے بہتر اور بزرگ عالم و فاضل حضرت مولانا شاہ عبدالقادر حنفی

---

[۱] آپ کا یہ لکھنا بھی بالکل غلط جھوٹ اور شریعت شریف پر کھلا بہتان ہے جس کا رد عبارت ذیل سے عیاں ہے۔ ۱۲ منہ عفی عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محدث دہلوی یوں کرتے ہیں ۔ " فائدہ۔ یعنی آپ سے نہ پوچھو کہ چیز روا ہے۔ یا نہیں۔ یہ کام کریں یا نہ کریں بلکہ جو فرمایا۔ اس پر عمل کرو۔ جو نہ فرمایا۔ اس کو معاف جانو۔ اس میں دین آسان رہے۔ اور جو ہر بات کا جواب آدے۔ تو دین تنگ ہو جاوے۔ پھر عمل نہ کر سکو جیسے اگلے (بنی اسرائیل) نہ کر سکے۔ پھر کفر کی رسمیں بتائیں کہ پوچھنے کی حاجت نہیں۔ جو اللہ نے نہ فرمایا وہ بے اصل ہے۔ الخ تفسیر موضح القرآن طا (پ ۷ صہ ۳۶)

بریلویوں کے صدر الافاضل مولانا مولوی سید محمد نعیم الدین صاحب اس آیت کی تفسیر یوں کرتے ہیں کہ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ لوگ بطریق استہزاء اس قسم کے سوال کیا کرتے تھے کوئی کہتا میرا باپ کون ہے۔ کوئی پوچھتا میری اونٹنی گم ہو گئی ہے۔ وہ کہاں ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی الخ دیکھئے خزائن العرفان صہ ۱۰۱

مولوی صاحب!

اب آپ اپنے منہ پر ایمانداری سے ہاتھ پھیر کر بتائیں۔ کہ آپ کے ظاہری مقصد و مطلب کا ان دونوں بزرگوں نے بڑی خوبی سے رد کر کے آپ کی علمیت اور تفسیر کو ملیا میٹ کر دیا۔ کہ نہیں؟ اور یہ بھی خوب ثابت کر دیا۔ کہ وہ لے جا اور بے معنی سوالات کرنے والے لوگ تھے۔ جن کا یہ جواب دیا گیا۔ کہ شریعت میں جو اللہ پاک نے اپنے پیارے رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر نازل فرمایا۔ قرآن میں یا صحیح احادیث میں وہی اصل ہے اور جو اللہ پاک نے نہ فرمایا وہ بے اصل ہے اس آیت کے ترجمہ اور تفسیر سے صاف نہ ثابت ہوا۔ کہ انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر لگانا۔ چونکہ قرآن پاک اور احادیث صحیحہ صریحہ سے ثابت نہیں۔ اس لیے فضول اور بے اصل ہے۔ وھوالمراد!

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود چاک دامن ماہ کنعاں کا

حدیث مولوی بشیر حسین صاحب نے اس مندرجہ بالا آیت کی گویا تفسیر کرتے ہوئے ایک حدیث بھی لکھی ہے۔ جو یوں ہے فرمایا حضور علیہ السلام نے۔ اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ مِمَّا عُفِیَ عَنْہُ! حلال وہ جس کو اللہ تعالے نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ جس کو اللہ تعالے نے اپنی کتاب میں حرام کیا۔ اور جس چیز سے سکوت اختیار کیا یعنی جو سکوت عنہ کے حکم میں ہے۔ وہ معاف ہے۔ وہ جواز کا حکم رکھتی ہے۔[1]

ہمارا جواب۔ مولوی صاحب نے آیت مذکورہ کی تشریح اور تفسیر کرتے

---

[1] یہ بھی ویسا ہی جھوٹ ہے جیسا کہ آیت بالا کے آخر میں لکھا ہے۔ اور حاشیہ پر اس کی تردید بھی کر دی گئی ہے اس کا مطلب تو یہ ہے کہ وہ کام نہ کرو جن کا ذکر و ثبوت نہیں اور بس! منہ عفی عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے۔ یہ جو حدیث لکھی ہے۔ ان کا اصل مقصد حدیث کے آخری فقرہ "ما
سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عُفِيَ عَنْهُ" یعنی جس چیز سے سکوت اختیار کیا۔ وہ
معاف ہے۔ سے بڑا سہارا لینا ہے۔ ہمیشہ یہ لوگ اسی طرح متشابہات
سے کام نکالنے کی بے سُود سعی کرتے ہیں۔ مگر صریح آیت یا حدیث
انہیں اپنے مسلک و عقیدہ کے اثبات کے لئے تلاش کرنے پر بھی
نہیں ملتی!

صحیح حدیث:- مندرجہ بالا آیت اور حدیث کی تفسیر اور
تشریح و تصریح کے لئے ہم صحیح و صریح حدیث پیش کرتے ہیں جس
سے مولوی صاحب کے خیال باطل کی نیم روز کی طرح کھلے طور پر تردید
ہوتی ہے۔ پڑھئے اور فرمان شاہی سے آنکھیں ٹھنڈی کیجئے!!

عن نعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الحلال بیّن والحرام بیّن وبینهما مشتبهات
لا یعلمهن کثیر من الناس فمن اتقی الشبهات استبرأ
لدینه وعرضه ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام!
(الحدیث) متفق علیہ "بخاری و مسلم"!!

ترجمہ:- روایت ہے حضرت نعمانؓ بیٹے بشیر کے کہا فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے۔ اور درمیان ان
دونوں (حلال اور حرام) کے جو چیزیں ہیں وہ مشتبہ ہیں۔ نہیں جانتے ان کو
بہت آدمی پس جو شخص کہ بچا شبہ کی چیزوں سے پاک کیا اس نے اپنے
دین کو اور اپنی عزت و آبرو کو۔ اور جو پڑا شبہ کی چیزوں میں
پڑے گا۔ وہ حرام میں الخ (مشکوٰۃ باب الکسب وطلب الحلال)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاحظہ - ناظرین دنیا کی سب چیزیں تین طرح پر ہیں - حلال، حرام اور شبہ والی - جو چیزیں حلال ہیں - وہ قرآن کریم اور حدیث پاک میں صاف کھلی ہیں - سب مسلمانوں میں وہ چیزیں مشہور ہیں -

جیسے کھیتی - سوداگری - مزدوری - گائے - بکری - اونٹ - دودھ شہد - میوے وغیرہ - **اور** جو حرام ہیں وہ بھی مشہور ہیں - جیسے ناحق قتل - شراب - سود - جوا - حرام کاری چوری - دغا بازی - جھوٹ وغیرہ **اسی طرح** اور چیزیں ایسی ہیں جن کو سب لوگ حرام جانتے ہیں - جاہل سے جاہل بھی انہیں حرام کہہ اٹھتا ہے **اور شبہ** والی وہ چیز ہے جو حلال سے بھی ملتی جلتی ہے اور حرام سے بھی - جیسے ایک چیز میں عالموں کا اختلاف ہو - کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام - تو اس کو چھوڑ دینا چاہیئے اسی میں دین کا بچاؤ ہے اسی واسطے کہ شاید وہ حرام ہو نہیں تو ہوتے ہوتے حرام چیزوں میں گرفتار ہو جاتا ہے -

پس اسی طرح - اور بالکل اسی نوعیت کا یہ انگوٹھے چومنے والا مسئلہ ہے کہ نمایاں طور سے کسی صحیح - صریح - حدیث میں اس کا ذکر و فکر نہیں!

موحدین اسے بدعت بتاتے ہیں اور مبتدعین اسے سنت و ثواب جانتے ہیں ان ہوئی چیز سے امت میں اختلاف پڑ رہا ہے یہ شبہ والی چیز ہے - اس لیے فرمان رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کی قدر کرتے ہوئے اس شبہ والی چیز کو چھوڑ کر حرام و حلال میں امتیاز کر کے اپنا دین بچاتے ہوئے قبر و حشر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی عزت و آبرو بچانے کی کوشش کیجئے۔ ورنہ ہمیں افسوس سے کہنا پڑے گا کہ ؎

کیسی امت ہے جو فرمان نبی سن کر کہے
میں تو حنفی ہوں نہ مانوں گا یہ فرمان حدیث

مولوی صاحب: لکھتے ہیں کہ اب میں قرآن شریف اور حدیث صحیح کی روشنی میں مانعین سے (جو چومنے کو ممنوع کہتے ہیں) پوچھتا ہوں۔ کہ کس دلیل سے چومنا منع ہے۔ ہمارے لیئے تو نفس جواز کے لیئے یہی آیت اور حدیث جو ابھی گذر چکی ہے کافی ہے۔ کیونکہ ہر فعل جو سکوت ۔ کے حکم میں ہے وہ جائز ہے (صث)

ہمارا جواب۔ مولوی صاحب ہم نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں کہ مدعی اپنے دعوے کے ثبوت میں دوسرں کو یقین دلانے کے لیے اعلیٰ پختہ اور صحیح دلائل دکھاتا ہے۔ اور یہ اُسی کا حق ہے۔ مانعین مدعی کے دلائل کو دیکھ بھال اور پرکھ کر ان کے نقائص دکھاتے اور بتاتے ہیں۔ پھر مدعی سے گذارش کرتے ہیں کہ آپ کے یہ دلائل صحیح اور پختہ نہیں ہیں اس لیے پختہ دلائل دیں۔ ورنہ اپنے مسلک سے رجوع کریں۔ ہم علم مناظرہ کے اصول کی بنا پر بار بار آپ کے دلائل کو غلط ثابت کر آئے ہیں کہ اس موقعہ پر اس چومنے اور چومانے کا شریعت میں کوئی اتا پتہ نہیں۔ اس لیئے یہ فعل بدعت ہے۔ اور بدعتی کی برائی کتب حدیث میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بکثرت پائی جاتی ہے۔ برائے تائید چند احادیث کا ترجمہ حاضر ہے!

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے۔ کہ بدعتی شخص کا روزہ۔ نماز۔ حج۔ زکوٰۃ۔ اور صدقہ خیرات وغیرہ کچھ بھی قبول نہیں اور وہ اسلام سے ایسا ہی خارج ہو جاتا ہے جیسا کہ آٹے سے بال (صاف) نکل جاتا ہے (کتب حدیث)

(۲) غضیف بن حارث ثمالی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہیں نکالی کسی قوم نے بدعت مگر کہ اٹھائی جاتی ہے۔ مانند اس کی سنت سے پس چنگل مارنا ساتھ سنت کے بہتر ہے نکالنے بدعت کے سے (احمد مشکوٰۃ)

۳۔ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نہیں نکالی کسی قوم نے بدعت بیچ دین اپنے کے مگر کہ نکالتا ہے اللہ تعالےٰ سنت ان کی سے مثل اس کی پھر نہیں عود کر سکتی طرف ان کی قیامت تک (دارمی۔ مشکوٰۃ)

۴۔ حضرت ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ تعظیم کرے صاحب بدعت (بدعتی) کی پس تحقیق اس نے مدد کی اوپر گرانے اسلام کے (شعب الایمان بیہقی مشکوٰۃ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ :۔ ہم یہ تو تفصیل اوپر بتا آئے ہیں کہ "بدعت نئی بات اور نئی رسم دین میں نکالنی جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں نہ تھی۔" کو کہتے ہیں۔ اور یہ بھی عرض کیا جا چکا ہے۔ کہ یہ انگوٹھے چومنے والا مسئلہ بھی کسی آیت یا صحیح۔ صریح حدیث سے ثابت نہیں یہ تو ایجاد بندہ اور بدعت ہے۔ اور بدعت گمراہی ہے۔ اور گمراہی دوزخ میں جانے کا سبب ہے۔ اب مندرجہ بالا احادیث سے یہ بھی پتہ چل گیا کہ بدعتی کا روزہ اس کی نماز اس کا حج اس کی زکوٰۃ اور صدقہ وخیرات کچھ بھی منظور نہیں۔ اور وہ اسلام سے بالکل خارج ہے اور جب کبھی کسی قوم میں بدعت کا رواج ہو جاتا ہے تو اس کے عوض سنت اٹھالی جاتی ہے۔ یعنی بدعتی لوگ بدعت کے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں اور سنت ان سے چھوٹ جاتی ہے۔

مثلاً۔ حدیث پاک میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان و حکم موجود ہے۔ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوۃً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا (الحدیث)

جس وقت سنو تم (اے مسلمانوں) مؤذن کو پس کہو مانند اس کی کہ کہتا ہے مؤذن۔ پھر اذان ختم ہونے کے بعد درود بھیجو مجھ پر پس جس شخص نے درود بھیجا مجھ پر ایک بار رحمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمت بھیجتا ہے اللہ تعالےٰ اس پر بسبب اس کے دس بار۔ الخ (مسلم)

اس حدیث سے صاف طور پر حدیث بالا کی تشریح ہو گئی کہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور سنت رسولؐ تو یہی تھا کہ جو اذان دینے والا کہے۔ وہی سننے والا کہے۔ (صرف حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ .... کے وقت لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے ..... جس میں کوئی اختلاف نہیں کرتا) مگر یار لوگوں نے موذن سے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ سن کر ہاتھوں کے انگوٹھے چومنے شروع کر دیئے۔ حالانکہ ان کیلئے بھی موذن کے جواب میں کلمات شہادت لوٹانے ضروری تھے۔ دیکھئے نتیجۂ اصل سنت اٹھ گئی۔ اور انگوٹھے چومنے والی بدعت نے اس کی جگہ لے لی۔ اور یہ قاعدہ ہے۔ کہ بدعتی ہر نئے کام کو نیکی و ثواب خیال کرتے ہوئے کرتا ہے۔ قیامت تک وہ اس بدعت سے توبہ و پرہیز نہ کرے گا (اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ) پھر وہ سنت (موذن کے اصل الفاظ کا جواب دینے والی، قیامت تک ان میں لوٹ کر نہ آئے گی۔ بس ان سے سنت گئی اور بدعت نے ان میں داخل ہو کر ان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ٥

مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ میں مانعین سے پوچھتا ہوں کہ کس دلیل سے چومنا منع ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے میں نے مولوی صاحب سے عرض کر دیا ہے کہ مندرجہ بالا احادیث سے چومنا منع ہے اور ایماندار کو بس اتنا ہی کافی ہے۔

ہاں۔ اگر آپ کی تسلی نہ ہوئی ہو تو صریح الفاظ حبیب خدا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے مزید سن لیجئے۔ آپ نے حکماً فرمایا ہے کہ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
جب کہے مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے (ایک تمہارا) اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
(انگوٹھے چومنے کا یہاں ذکر تک نہیں) پس یہ بدعت سنت کی جگہ میں داخل ہو گئی ہے اور بدعت اس پر تعصب و ضد سے اڑ چکے ہیں۔ اب اس قوم میں سنت نہ آسکے گی (اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ)

اسی لیے ہم چومنے سے منع کرتے ہیں۔ اور علانیہ کہتے ہیں کہ

سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے!

گھر کی شہادت۔ اب میں اپنے مندرجہ بالا بیان کی تائید میں مولوی صاحب کے گھر کی شہادت پیش کرتا ہوں تاکہ مولوی صاحب کو عبرت ہو۔ اور دیگر موحدین کو قوت پہنچے۔

سنیئے۔ بریلوی حضرات کے فخر الاولیاء[۱] استاد العلماء فقیہ اعظم قبلہ

---

۱ فخر الاولیاء صحابہ تابعین ائمہ دین اور محدثین ہی کہلانے کے حقدار ہیں۔ ۱۲ منہ عفی عنہ (بقیہ حاشیہ ص ۷۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبلہ عالم حضرت مولانا ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلوی اپنی کتاب "وہابیہ سے مناکحت" بار دوم کے ص۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ "مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا۔ کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آخیر زمانہ میں جھوٹے دجال پیدا ہوں گے وہ تمہارے پاس ایسی حدیثیں لائیں گے جو نہ تم نے سُنی ہوں گی۔ نہ تمہارے باپ دادوں نے پس تم اپنے آپ کو ان سے بچاؤ اور ان کو اپنے آپ سے تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں بھی موجود ہے اور اس حدیث کو میں نے اپنی بے نظیر کتاب ختم نبوت میں بھی لکھا ہے اس حدیث سے صاف پتہ چلتا ہے کہ جو آدمی جو جماعت جو گروہ اور جو پارٹی ایسی حدیث بنائے اور بیان کرے جس کا نام و نشان صحاح وَمَا ذَافَوْقَہَا میں نہ ہو اس سے بچو اور اس کو اپنے سے دور رکھو ورنہ وہ جو عمل و عقیدہ رکھتا ہے وہ تم نہ رکھو۔ اور یہ بھی فرمادیا کہ وہ لوگ آخر زمانہ میں ہوں گے۔"

بقیہ حاشیہ ص۷۵) فقیہ اعظم اور امام اعظم صرف حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اس مرتبہ کا حقدار اور کوئی نہیں ۱۲ منہ عفی عنہ ۵ قبلۂ عالم شہر مکہ میں اللہ تعالےٰ کا گھر بیت اللہ شریف ہے۔ اور کوئی اس لقب کا حقدار نہیں ۱۲ منہ عفی عنہ ص۲ یہ پوری عبارت رسالہ "ماہ طیبہ" کے ٹائیٹل پر لکھی جاتی ہے ۱۲ منہ عفی عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب نتیجہ صاف ہے کہ قیامت آنے والی ہے) آخری زمانہ ہے جس میں یہ انگوٹھے چومنے والی حدیث بڑھی لکھی اور بتائی جا رہی ہے پہلے زمانوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر اس زمانہ تک کے کسی صاحب فن محدث نے اپنی صحیح میں اس کا ذکر تک نہیں کیا۔ اسی لیئے ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث نہیں بلکہ کذب و دجل اور گمراہی ہے۔ لہذا اس سے بچنا نہایت ضروری امر ہے۔!

اور سنیئے۔ دار قطنی میں ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَهْلُ الْبِدَعِ كِلَابُ اَهْلِ النَّارِ کہ بدعتی دوزخیوں کے کتے ہیں۔ اس حدیث کو ابو حاتم خزاعی نے بھی روایت کیا ہے (ایضاً ۱۳)

ناظرین۔ آپ خود اندازہ لگائیں۔ کہ ہم نے کس صفائی سے بدعت اور بدعتی کا انجام مولوی صاحب کے بزرگ کی عبارت سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ بدعتی جنہم میں جہنمیوں کے کتے ہونگے **مولوی صاحب** اور ان کے جملہ ساتھی بتائیں۔ کہ وہ بھی کچھ سمجھے یا وہی بات ہے کہ ؎

اگر صد باب حکمت پیش ناداں
بخوانی آیدش بازیچہ در گوش

مولوی صاحب لکھتے ہیں مثبتین چومنے کو فرض واجب نہیں کہتے بلکہ امر مندوب مستحب کہتے ہیں۔ الخ (ص ۶۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا جواب۔ مولوی صاحب کو ہماری طرف سے صرف یہی جواب کافی ہے۔ کہ جب آپ اسے مندوب و مستحب کہتے ہیں۔ تو پھر نہ چومنے والوں کو بری نظر سے دیکھ کر غیر مقلد۔ وہابی۔ بے دین۔ بددین۔ بے ادب اور لامذہب وغیرہ الفاظ سے کیوں یاد کرتے ہیں؟۔ اور یہ مندوب و مستحب کی دلیل صریح اور شرعی کیوں پیش نہیں کرتے؟ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ط

مولوی صاحب۔ لکھتے ہیں کہ اب میں مسلمانوں کی زیادہ تسلی کے لیے کچھ احادیث اور آثار صحابہؓ اور اقوال اقوالِ آئمہ پیش کرتا ہوں۔ جن سے صاف ظاہر ہوگا۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام گرامی سن کر انگوٹھوں کو چومنا اور اپنی آنکھوں پر لگانا آپ کی عزت اور احترام کے طریقوں سے ایک طریقہ ہے[1] جو امور مستحبہ مندوبہ سے ہے جو اکثر صحابہ کرام کا معمول رہا تھا۔

در محیط[2] آوردہ کہ پیغمبر علیہ السلام بمسجد درآمد و نزدیک

---

[1] بالکل غلط ہے نہ یہ عمل مستحب مندوبہ سے ہے۔ اور نہ ہی کسی صحابی کا فعل صحیح و صریح حدیث سے ثابت ہے۔ اگر ہوتا تو کتب حدیث میں ضرور ہوتا ۱۲ منہ عفی عنہ [2] محیط حدیث کی معتبر کتاب نہیں یہ حنفی مذہب کے مسلک کی تصنیف ہے اس میں غیر معتبر غلط ضعیف غیر صحیح موضوع۔ جھوٹی اور اختراعی روایات بھی بکثرت موجود ہیں ۱۱ منہ عفی عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستون بنشست و صدیق اکبر در برابر آں حضرت نشستہ بود بلال برخواست باذان اشتغال فرمود چوں گفت اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہر دو ناخن ابہامین خود را بر ہر دو چشم خود نہاد۔ وگفت قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ۔ چوں بلال فارغ شد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ یا ابابکر ہر کہ بکند چنیں کہ تو کردی خدائے بیامرزد گناہاں جدید و قدیم۔ ادرا اگر تعمداً بودہ باشد اگر بخطا" محیط میں ہے۔ کہ حضور علیہ السلام مسجد نبوی میں تشریف لائے اور ستون کے نزدیک جلوہ گر ہوئے۔ اور حضرت صدیق اکبر بھی حاضر خدمت تھے۔ حضرت بلال اٹھے اور اذان دینے میں مشغول ہوئے۔ جب حضرت بلال نے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ کہا تو صدیق اکبر نے اپنے دونوں انگوٹھوں کو اپنی آنکھوں پر رکھا کہا قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ... جب حضرت بلال اذان سے فارغ ہوئے تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابابکر جو مسلمان ایسا کرے گا۔ جس طرح تو نے کیا ہے۔ تو اس کے تمام گناہ جدید و قدیم عمداً ہوں یا سہواً اللہ تعالےٰ بخش دے گا۔ (مجموعہ فتاویٰ ص۴۶)

ہمارا جواب۔ اس پوری عبارت کو ہم نے اس لیے لکھ دیا ہے کہ ناظرین کو مولوی صاحب اور ان کے دیگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم خیال حضرات کی اصل دلیل کا پتہ چل جائے۔
اسی عبارت کے قریب چند عبارات قصص الانبیاء شامی اور موضوعات کبیر وغیرہ سے انہوں نے اور بھی تحریر کی ہیں جن سے صفحہ ۳۸ تا صفحہ ۴۲ فضول کاغذ سیاہ کیا گیا ہے۔ جو غیر معتبر موضوع سی بات سے ہیں اور کسی یہودی کی سازش کا نتیجہ معلوم ہوتی ہیں۔ تاہم اس قدر لکھ دینا کافی ہوگا۔ کہ اس مندرجہ بالا عبارت کے اول لفظ "درمحیط" سے آخری لفظ "بخطا" تک بغور پڑھو اور غور کرو۔ کہ یہ درج "محیط" کون کہہ رہا ہے۔ یعنی محیط میں آیا ہے۔ والی بات مولوی صاحب نے کہاں سے لی ہے؟ اس کا مولوی صاحب نے کوئی ذکر نہیں کیا۔

دوم۔ مولوی صاحب نے اپنی پیش کردہ کتاب "محیط" کا بھی پتہ نہیں لکھا کہ کس فن، کس طبقہ اور کس مرتبہ کی کتاب ہے۔ مولوی صاحب کا فرض ہے۔ کہ وہ بتائیں کہ محدثین کے نزدیک اس کا کیا مرتبہ ہے۔ اس محیط کا جس پہ اتنا ناز ہے؟ ؎

محتسب تو ہیں نہیں پر اتنا ہے ضرور
ٹھہر جاتے ہیں مرے نام سے چلتے ساغر!

سوم جبکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے (جیسے ہم اوپر بیان کر آئے ہیں) کہ جو مؤذن کہے وہی سننے والا کہے۔ تو ابوبکر صدیق نے کیسے حکم رسولؐ کی نافرمانی کی۔ اور کیسے ہو سکتا ہے؟!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ جو سرتاج صحابہؓ ہیں ۔ اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کریں ۔؟؟

چہارم ۔ اگر بالفرض کوئی اس بات پر کہ ابوبکر صدیق رضؓ نے حضرت بلال کے منہ سے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سُن کر قُرَّةُ عَيْنِيْ الخ فرمایا ۔ اور اپنے دونوں انگوٹھوں کو اپنی آنکھوں پر رکھا ، یقین و اعتبار بھی کر بیٹھے تو پھر بھی ساری عبارت میں چومنے کا لفظ تک نہیں ۔ اور سائل نے اپنے سوال میں " چومنا اور آنکھوں سے لگانا " پوچھا ہے ۔ جس کا جواب یہاں اور ہو رہا ہے ۔ اور اس واقعہ میں یہ بھی مذکور ہے ۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور حضرت رسول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوئے آپس میں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے تو اب بھی زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے کہ جو شخص حضورؐ کے سامنے ہو اور حضورؐ اس کے سامنے ہوں ۔ اور وہ حضور کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھ رہا ہو ۔ اور آپؐ کا مبارک کلام اپنے کانوں سے سُن رہا ہو ۔ وہ ایسی حرکت کرے ۔ ورنہ یہ فضول حرکت نہ کرے ۔

پنجم ۔ اگر اس فعل مذکورہ پر ہی جنت کا ٹکٹ مل جانے کی خوش خبری صحیح مان لی جائے ۔ اور یہی تسلیم کر لیا جائے ۔ کہ محض " قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کہنے سے " تمام گناہ جدید و قدیم عمداً ہوں یا سہواً اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخش دے گا۔ تو پھر نماز۔ روزہ۔ حج وزکوٰۃ۔ وغیرہ فرائض اور جملہ عبادات کا لعدم اور بیکار ہو کر نہ رہ جائیں گی؟ پھر قرآن وحدیث کی ضرورت ہی کیا رہ جائے گی؟؟
لہذا ماننا پڑے گا کہ یہ عبارت بھی موضوع۔ جھوٹے اور غلط ہے اور اس پہ ایمان لانا اندھی عقیدت اور تقلید کا سبب ہے میں تو مولوی صاحب کو یہی مشورہ دوں گا۔ کہ ؎

تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خودکشی
رستہ بھی ڈھونڈ خضر ؑ سودا بھی چھوڑ دے

تردید:- میں اوپر تحریر کر چکا ہوں کہ "انگوٹھے چومنے" وغیرہ کی جس قدر بھی روایات ہیں وہ سب موضوع اور غیر صحیح ہیں ہمارے اس بیان کی تائید میں اور مولوی بشیر حسین صاحب کی "تردید" میں انہی کے مسلمہ عالم مقلدین کے مانتے ہوئے بزرگ۔ ملا علی قاری حنفیؒ اپنی کتاب موضوعات کبیر میں یوں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مسح العینین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلھما عند سماع قول المؤذن اشھد ان محمدًا رسول اللہ مع قولہ اشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربًا وبالاسلام دینًا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیًا ذکرہ الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق ان النبی علیہ السلام قال من فعل ذالک فقد حلت علیہ شفاعتی قال السخاوی لا یصح واورد الشیخ احمد الرداد فی کتابہ موجبات

www.KitaboSunnat.com

الرحمة بسنين فيه مجاہيل مع انقطاعہ عن
الخضر علیہ السلام!
وَکُلُّ ما یروی فی ھذا فلا یصح رفعہ
البتۃ صفحہ ۱۲۰ و ۱۲۱ مطبع صدیقی لاہور!

ترجمہ:۔ دونوں آنکھوں کا مسح کرنا دونوں سبابہ کی پوریوں سے بعد چومنے ان دونوں کے بوقت سننے اس قول موذن کے میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ کے ہیں بعد اس قول کے میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد بندہ اس کا ہے۔ اور رسول اس کا ہے میں راضی ہوا ہوں اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے۔ اس کو دیلمی نے فردوس میں ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے۔ جس نے یہ کہا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔ کہا سخاوی نے **یہ صحیح نہیں ہے**۔ اور اس کو شیخ احمد الرداد نے اپنی کتاب موجبات الرحمۃ میں سند مجہول و منقطع سے خضر علیہ السلام سے ذکر کیا ہے اور جو حدیث اس باب میں مروی ہے وہ مرفوع نہیں۔

ملاحظہ۔ ناظرین بغور مطالعہ فرما کر سوچیں کہ مندرجہ بالا موضوعات کبیر کی اس اصل عبارت سے، (حیران کہ حنفی عالم نے ہی اپنی کتاب کے اصل متن میں تحریر فرمائی ہوئی ہے) ان جملہ عبارات کا جواب نہیں آگیا؟ جو وہ عموماً اپنی کتابوں۔ رسالوں۔ اخباروں میں لکھا کرتے ہیں۔ یا ہمارے زیر نظر رسالہ در مجموعہ فتاوی،، میں لکھی گئی ہیں؟؟ ہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندۂ رب منتفی کرتا خدا کو دیکھ کر!

اپنی رائے: اس موضوعات کبیر کی مندرجہ بالا عبارت کا رد کرنے کے لیئے مولوی بشیر حسین صاحب نے حضرت ملا علی قاریؒ کی وہی رائے لکھی ہے جو انہوں نے مندرجہ بالا عبارت کے آخیر میں تحریر فرمائی ہے۔

فرماتے ہیں کہ ملا علی قاری موضوعات کبیر میں اس کا جواب دیتے ہیں قُلْتُ اِذَا ثَبَتَ رَفْعُهُ اِلَى الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَيَكْفِي الْعَمَلُ بِهٖ بِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ

ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ جب اس حدیث کا رفع صدیق اکبر تک ثابت ہے لہذا عمل کے لیئے آپ کا فعل کافی ہے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ تم میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو مضبوطی سے لازم پکڑو الخ"

ہمارا جواب

برادران ملت ۔ مولوی صاحب کی خدمت میں جواباً عرض ہے کہ حضرت ملا علی قاری کی یہ رائے علماء سابقین کی اس تحقیق عالی کے خلاف ہے۔ جو خود اپنی کتاب میں ملا علی قاری درج فرما چکے ہیں۔

دوم ,, میں کہتا ہوں،، کی تائید میں جو حدیث پیش کی اس کا منشاء و مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ تم انگوٹھے چوما کرو۔ اس حدیث عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ الحدیث

www.KitaboSunnat.com

کا تو صاف یہ مطلب ہے کہ جو کام میں نے نہ کیا۔ اور جس کام کو میری ہدایت والے خلفاء، قیامت تک (جو بھی ہوں) کریں اسے لازم پکڑو۔ مگر یہ فعل تو کسی نے بھی نہیں کیا۔ اس لئے ہم کہیں گے کہ یہاں حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ اپنی رائے ہے جس کے ہم مقلدین ہرگز ہرگز پابند نہیں ہیں، ہمیں تو یہی سبق ملا ہے کہ

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار

مت دیکھ کسی کا قول و کردار!

خیانت! جاہیو مولوی بشیر حسین صاحب نے اپنی عادت سابقہ سے مجبور ہو کر یہاں ملا علی قاری رح کی عبارت میں بھی سخت خیانت کی ہے۔ ملا علی قاری رح کی رائے کو راشدین کے "ن" پر ہی "الخ" کا نشان لگا کر ختم کر دیا ہے۔ ان کی پوری رائے نہیں لکھی؟ ؏

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے؟

عبارت "راشدین" کے آگے یوں ہے "وَقِيْلَ لَا يَفْعَلُ وَلَا يَنْهٰى وَغَرَابَتُهُ لَا تَخْفٰى عَلٰى ذِوِي النُّهٰى" اور بعضوں نے کہا ہے کہ نہ کرے اور نہ منع کرے۔ اور غرابت اس کی صاحبانِ دانائی پر پوشیدہ نہیں: (ص ۱۳۱)"

دیکھا جناب ملا علی قاری اپنی رائے پر قائم نہ رہتے ہوئے دوسروں کی رائے بیان کر رہے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ انگوٹھے چومنے اور آنکھوں پر لگانے والا فعل **نہ کرے**۔ اور ان بعضوں کا یہ کہنا کہ نہ منع کرے کالعدم ہے۔ جب کہ محدثات و منکرات سے منع کرنے کا صاحب شریعت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وآلہ وسلم نے خود حکم فرمایا ہے۔

دیکھئے اسی بیان کردہ حدیث عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ کو اول سے پڑھیئے تو خود آپ کو پتہ چل جائے گا کہ یہ حدیث بدعت و مبتدعین کی کس طرح جڑھ کاٹ رہی ہے۔ **لیجئے** ترجمہ پڑھیئے!

حضرات عرباض بن ساریہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نماز پڑھائی ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن پھر متوجہ ہوئے ہم پر ساتھ چہرہ مبارک اپنے کے پس نصیحت فرمائی ہم کو خوب کہ بہیں اس سے آنکھیں (یعنی سب رونے لگے) اور ڈرے اس سے دل۔ پس کہا ایک شخص نے اے رسول خدا گویا یہ نصیحت ہے رخصت کرنے والے کی پس وصیت کرو۔ ہم کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت کرتا ہوں تم کو ساتھ تقویٰ اللہ کے اور سننے اور حکم بجا لانے کے اگرچہ (تمہارا امیر) ہو غلام حبشی۔ پس تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص زندہ رہے تم میں سے پیچھے میرے پس دیکھے گا **اختلاف بہت** پس لازم پکڑو۔ طریقہ میرے کو اور طریقہ خلفائے راشدین کے کو۔ کہ ہدایت دیئے گئے ہیں بھروسہ کرو ساتھ اسی کے اور مضبوط پکڑے رہو۔ اُسے ساتھ دانتوں کے وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ۔

اور بچو تم نئی نئی باتوں سے۔ پس تحقیق جو نئی بات ہے۔ بدعت ہے۔ اور جو بدعت ہے۔ وہ گمراہی ہے۔ یہ حدیث ابو داؤد میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری اور ترمذی و ابن ماجہ میں وَعَظَنَا مَوْعِظَۃً سے آخر تک موجود ہے۔ اور مشکوٰۃ وغیرہ میں بھی مکمل حدیث موجود ہے۔

نتائج

اس مندرجہ بالا احادیث سے تو مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں :-

اوّل نمبر۱ :- یہ کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان تھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہم سے رخصت ہوں گے تب ہی تو صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا تھا کہ یہ نصیحت تو رخصت کرنے والی ہے !!

دوم نمبر۲ :- یہ کہ وہ سب جانتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے اندر ہمیشہ زندہ اور حاضر و ناظر نہ ہوں گے تب ہی وصیت کی فرمائش کی !!

سوم نمبر۳ :- یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی سب صحابہ رضؓ کو یہ عقیدہ سکھایا اور بتایا تھا۔ کہ میں نے اور تم سب نے فوت ہونا اور انتقال کرنا ہے۔ تب ہی تو سب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موجودگی میں فرمایا تھا۔ کہ "جو شخص زندہ رہے۔ تم سے پیچھے میرے" دیکھا ۔ اس عبارت حدیث سے آیات قرآنی " كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (پ۲۷ ع۱۲) اور كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ (پ۴ ع۱۰) کا کیا صاف نظارہ ہو رہا ہے۔ مگر بوجہ ضد و تعصب مولوی بشیر حسین صاحب اور اُن کے جملہ رفقاء کار آیات و احادیث کا صاف انکار کر کے انبیاء و اولیاء کی وفات کے صریحاً انکاری ہیں !

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہارم:۔ اس حدیث میں اختلافِ اُمت کا ذکر فرما کر تاکید فرمائی گئی ہے۔ کہ جس مسئلہ میں اختلاف ہو۔ اس مسئلہ میں میرا وہ حکم صحیح جس پر میرے خلفاء، تمام صحابہؓ اور تابعین و محدثین متفق ہوں۔ اور جو تم کو صحیح طور پر میری اور میرے خلفاء کی طرف سے مل جائے۔ اس پر ہی بھروسہ کرو۔ اور اسے ہی مضبوطی سے پکڑ لو۔ اب دیکھ لیجئے۔ کہ بتدعین، انگوٹھے چومنے والی بات پر زور دے رہے ہیں۔ اور **ہم** اُسے اس لئے نہیں پکڑتے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اختلاف کے وقت تم میرے اُس فعل کو دیکھو۔ میرے خلفاء کی معرفت صحیح طور پر تم تک پہنچا ہو۔ اب یہ خلفاء الراشدین کی معرفت ہم تک نہیں پہنچا۔ اور جو روایات اس بارے میں بیان کی جاتی ہیں۔ وہ سب واہی ہیں۔ صحیح نہیں ہیں!

پنجم:۔ اب دین میں یعنی قرآن و حدیث میں جو کام اور جو فعل حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین سے کسی صحیح، صریح حدیث سے ثابت نہیں اس سے بچنا ضروری ہے۔ کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مذکورہ وصیت میں فرما دیا تھا۔ کہ "بچو! تم نئی نئی باتوں سے"

اس لئے ہم حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعمیل کرتے ہیں!

ششم:۔ ہم اس لئے اس انگوٹھے چومنے والی بات کو

www.KitaboSunnat.com

بدعت کہتے ہیں کہ یہ چودھویں صدی کے پانچویں تقلیدی فرقہ کی ایجاد اور نئی بات ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وصیت میں یہ بات خاص طور سے فرمائی ہے۔ کہ "جو نئی بات ہے وہ بدعت ہے"

ہفتم:۔ "ہم بفضلہ تعالیٰ ہر نئی بات کو جیسے بدعت مانتے ہیں۔ ویسے ہی اُسے گمراہی بھی مانتے ہیں۔ کیونکہ وصیت بالا میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری الفاظ یہی ہیں:" جو بدعت ہے۔ وہ گمراہی ہے۔"

اب مولوی صاحب کے عقیدہ کے مطابق یہاں مولوی صاحب اور ان کی جماعت کے لئے پورا "ستانا" ہو گیا ہے۔ مہ نمبر پر غور کرکے وہ بتائیں۔ کہ اس حدیث نے انہیں کیا فائدہ پہنچایا ہے؟ آہ! سہ

اپنے کو دیکھے نہیں ذوق ستم تو دیکھ
آئینہ تاکہ دیدۂ نخچیر سے نہ ہوا۔

اور دھوکہ!

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "اَلْفَوَائِدُ الْمَجْمُوعَۃُ فِیْ بَیَانِ اَحَادِیْثِ الْمَوْضُوْعَۃِ" مطبع صدیقی لاہور کے صفحہ نمبر ۱۴ پر دو حدیثیں بیان فرماتے ہیں۔ جو یوں ہیں۔

حدیث:۔ مَسْحُ الْعَیْنَیْنِ بِبَاطِنِ اَعْلَی السَّبَابَتَیْنِ عِنْدَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوَاہُ الدَّیلَمِیُّ فِی مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ عَنْ اَبِی بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَرْفُوْعًا قَالَ اِبْنُ طَاھِرٍ فِی تَذْکِرَۃٍ لَا یَصِحُّ!

ترجمہ:- آنکھوں کا مسح کرنا ساتھ باطن دونوں سبابہ کے اعلیٰ سے وقت اس قول مؤذن کے میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ محمد رسول اللہ کا ہے۔ یہ دیلمی نے مسند فردوس ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ذکر کی ہے۔ کہا ابن طاہر حنفی نے تذکرہ میں، یہ صحیح نہیں۔"

حدیث:- مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَ قُرَّۃَ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ثُمَّ یُقَبِّلُ اِبْھَامَیْہِ وَیَجْعَلُھُمَا عَلٰی عَیْنَیْہِ لَمْ یَعْمَ وَلَمْ یَرْمَدْ اَبَدًا قَالَ فِی التَّذْکِرَۃِ لَا یَصِحُّ!

ترجمہ:- جس نے کہا وقت سننے اس قول کے میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ محمد رسول اللہ ــــــــ کا ہے۔ مبارک ہو میری دو آنکھوں کو اور آنکھوں کی سردی کو یعنی محمد بن عبداللہ کو۔ پھر اپنے دونوں پوروں کو بوسہ دے کر اپنی آنکھوں پر رکھ لے وہ اندھا نہیں ہوتا۔ اور ہمیشہ آنکھیں اس کی بیمار نہیں ہوتیں۔ کہا تذکرہ میں صحیح نہیں! (ص ۱۶)

ملاحظہ:- ناظرین مندرجہ بالا ان دونوں حدیثوں میں علامہ طاہر حنفی کی تحقیق کے یہ آخری الفاظ "لَا یَصِحُّ" کہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح نہیں کافی ہیں اور ان پر کچھ لکھنا بیکار ہے۔ میں تو یہاں آپ کو ایک مغالطہ فریب اور دھوکہ سے مطلع کرنا چاہتا ہوں اور وہ دھوکہ یہ ہے کہ کسی یہودی نے فریب سے یا کسی رافضی نے تقیہ کرتے ہوئے یہ عبارت وضع کر ڈالی کہ "جس نے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے وقت انگوٹھے چوم لئے اور اپنی آنکھوں سے لگائے اور قُرَّةُ عَيْنِيْ وغیرہ کہہ لیا۔ تو وہ نہ کبھی اندھا ہوگا اور نہ ہی کبھی اس کی آنکھیں بیمار ہوں گی"

بھائیو! یہ ایک سفید جھوٹ ہے جس کا شریف آدمی کے پاس "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْهَفَوَات" کہنے کے سوا کوئی جواب نہیں اگر یہ عبارت (جو حدیث کے پاک نام سے گھڑی گئی ہے) صحیح ہوتی۔ اور کسی اہل سُنت کی کتاب میں صحیح سند کے ساتھ بیان کی جاتی۔ تو ہم دعویٰ سے کہتے ہیں۔ کہ ایسا فعل کرنے والا کوئی کبھی اندھا نہ ہوتا۔ اور نہ ہی کسی کی آنکھ کبھی دُکھنی آتی۔ اور ایسی مفید چیز کا اُمت کے بچہ بچہ کی زبان پر ہر دور اور ہر زمانہ میں ہونا ضروری تھا۔ ایسی مفید چیز میں اختلاف ہو۔

یہ ہو نہیں سکتا یا کم از کم بریلوی حضرات تو کبھی مرضِ عین کو لے کر کسی حکیم و ڈاکٹر کے پاس نہ جاتے۔ اور کبھی ان کی آنکھ بیمار نہ ہوتی۔ مگر اس "قُرَّةُ عَيْنِيْ" کے کہنے والوں سے (جو آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں) پاکستان و ہندوستان کے ہسپتال بھرے رہتے ہیں۔ یقین نہ ہو۔ تو کسی ہسپتال میں خود جا کر دیکھ لیں!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع اب بھی جو نہ سمجھے تو پھر اُس سے خدا سمجھے !

مولوی صاحب:- فرماتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کہ وہ جنت میں تھے نورِ محمدی کے دیکھنے کا شوق غالب ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر وحی کی کہ وہ تیری اولاد سے ہے اور آخر زمانہ میں اس کا ظہور ہوگا۔ پس نورِ محمدی آدم علیہ السلام کے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں میں ایک آئینہ کی طرح ظاہر ہوا تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرطِ محبت میں آن کر اپنے انگوٹھوں کو چوما اور اپنی آنکھوں پر پھیر لیا اور یہ آپ کی ذریت کے لئے اصل بن گئی۔ گویا سُنت آدم ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس واقعہ کی خبر حضور علیہ السلام کو دی۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ جب کوئی اذان میں میرا نام سُنے اور اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر رکھے۔ تو وُہ کبھی اندھا نہیں ہوگا (وغیرہ)

ہمارا جواب:- ہم یہاں بھی عرض کریں گے کہ یہ واقعہ بھی بے اصل و بے ثبوت ہے۔ کتب صحاح ستہ وما فوق بھا میں اس کا بھی کوئی پتہ نہیں !

چند سوالات

مذکورہ بالا مختصر جواب کے بعد ہم مولوی صاحب سے چند سوالات کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوّل :- یہ کہ آپ حضرات جب کہ ہر نبیؑ کو غیب داں جانتے ہیں، تو پھر حضرت آدم علیہ السلام جنت میں نبیؑ، رسولؑ، معصوم اور مسجودِ ملائکہ ہوتے ہوئے بھی کیوں غیب داں نہ ہو سکے؟ نورِ محمدی کے دیکھنے کا شوق اُنہیں کیسے غالب ہُوا؟

دوم :- آپ کا یہ کہنا کہ "پس وُہ نورِ محمدی حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں میں ایک آئینہ کی طرح ظاہر ہُوا۔" ہی ثابت کر رہا ہے کہ یہ واقعہ غلط ہے۔ کیونکہ آدم نبی اللہ تھے۔ اور نبی آپ کے عقیدہ کے مطابق غیب داں ہوتا ہوتا ہے۔ اور غیب داں کے لئے اندر باہر سب برابر ہوتا ہے۔ پھر ان کے سامنے اِس نور کو جو پہلے پوشیدہ تھا۔ آئینہ کی طرح ظاہر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ غیب داں کے سامنے کرنا۔ اور اُسے کسی شئے کے دیکھنے کی تمنا کرنا فعل عبث نہیں؟

ورنہ فرمائیں وُہ غیب داں نہ تھے یا کہہ دیں کہ یہ واقعہ ہی غلط ہے!

سوم :- آپ کا یہ کہنا کہ "یہ آپ کی ذرّیت کے لئے اصل بن گئی۔ گویا کہ چُومنا سُنّتِ آدم ہے" کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ جب کہ حضرت آدم علیہ السّلام کی ساری ذرّیت پر آپ کی شریعت کی جملہ باتوں کا ماننا ضروری نہیں اور نہ ہی آپ ساری مخلوقات کے لئے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

اور اگر کوئی آپ کی بات مانے اور حضرت آدم علیہ السّلام کی سُنت پر عمل کرنے کی نیت کرے تو پھر حضرت آدم علیہ السّلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی حقیقی لڑکی کا حقیقی لڑکے کے ساتھ نکاح کر دیا کرتے تھے جو ان کی شریعت میں جائز تھا۔ اب یہ اُن کی سُنّت ہے۔ کیا ان کی ذرّیت سے انگوٹھے چومنے والے اس سُنّت پر بھی عمل کر کے اتنا ہی ثواب لے سکتے ہیں جتنا مذکورہ سُنّت سے حاصل ہوتا ہے ؟

چہارم :- آپ کا یہ کہنا کہ "حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس واقعہ کی خبر حضور علیہ السلام کو دی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا جب کوئی اذان میں میرا نام سُنے اور اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر رکھے۔ تو وُہ کبھی اندھا نہیں ہوگا۔" صحیح مان لیا جائے تو آپ کے عقیدہ کے مطابق چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب داں ہیں اس لیے بتائیں کہ غیب داں کو خبر دینا غلط نہیں؟ پھر اندھا نہ ہونے والی گپ سب پر ظاہر ہے۔ ورنہ بتائیں کہ گاؤں، شہروں اور ریلوں، موٹروں، ہسپتالوں وغیرہ میں ہزارہا اندھے جو نظر آتے ہیں کیا یہ سب وہابی ہیں ؟ ؟

دو باتوں سے ایک

یا تو دُنیا کے مُسلمان جو نابینا ہیں وہابی ہیں۔ جس کا ثبوت آپ کے ذمہ ہے۔ ورنہ ماننا پڑے گا کہ یہ مذکورہ بالا بیان کسی غیر معتبر شخص کا گھڑا ہوا ہے۔ جو غلط ہے۔ فتذکرہ

منکر آں شد کہ تقلیدی بود
دین احمد را نہ تحقیقی بود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ:۔ مندرجہ بالا واقعہ جو آدم علیہ السلام کا تھا۔ جس کا ہم نے جواب دیا ہے وہی جواب مولوی صاحب کے اس واقعہ کا سمجھنا چاہیئے۔ جو اُنہوں نے "مجموعہ فتاوی" کے صفحہ نمبر ۱۰ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے۔ کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی دو سو سال گناہ کرتا ہوا مر گیا۔ لوگوں نے بُرا جان کر بلا غسل و کفن کے کوڑے کی جگہ پھینک دیا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ پاک نے وحی کی۔ کہ اس کو نکال کر غسل و کفن دو۔ اور نماز جنازہ ادا کرو۔ یہ کچھ بھی عمل نہیں کرتا تھا۔ بڑا گنہگار تھا۔ مگر تورات پڑھتا۔ اور میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجتا تھا۔ انگوٹھے چومتا تھا۔ وغیرہ وغیرہ!

اس سارے واقعۂ غلط کو پڑھ کر بھی بے ساختہ منہ سے

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلیّ العظیم ؁ نکلتا ہے!

مولوی صاحب:۔ فرماتے ہیں کہ ایسا ہی واقعہ کتاب الروض الفائق اور دیگر کتب سیر میں بکثرت ملتا ہے (ص)۔

ہمارا جواب:۔ یہاں بھی ہماری یہی عرض ہے کہ ایسا واقعہ جہاں بھی ملے وہ غلط اور موضوع تصوّر کیا جائے گا۔ کیونکہ اس قسم کے کسی واقعہ کا صحیح حدیث سے کسی بھی کتب سیر میں ثبوت نہیں ملتا۔ سب جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝

(پارہ نمبر ۱۳، رکوع نمبر ۶)!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:- اور ان میں اکثر وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر یقین نہیں لاتے مگر شرک کرتے ہیں اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ جھوٹ موضوع اور غلط واقعات بیان کرنے والے جھوٹے بے دین اور مشرک بکثرت ہوتے ہیں!

(ھ ایمان دار:- مومن اور سچے اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے والے سو وہ ہمیشہ تھوڑے ہی نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:-

"قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ (پ ۲۲ ۸)" کہ میرے بندوں میں شکر کرنے والے کم ہیں:

بہرحال پیغمبر خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحیح احادیث میں صرف یہی ملتا ہے کہ جو مؤذن کہے۔ وہ سامع کہے۔ جیسا کہ پہلے گزرا۔ یہی فرمانِ نبی اور عملِ صحابہؓ ہے۔ اب بتائیں! ؎

جو ان کے عمل میں خطا پائیگا
وہ ظالم دیوانہ کدھر جائے گا

مولوی صاحب! مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ امام قہستانی نے اپنی شرح کبیر میں کنز العباد سے نقل کیا ہے کہ جب مؤذن پہلی مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے یعنی شہادتِ ثانیہ پہ سُنے تو الا صلی اللہ علیک یا رسول اللہ کہے۔ جب دوسری مرتبہ حضور علیہ السلام کا نام گرامی سنے قُرَّةُ عَیْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کہے اور اپنے دونوں انگوٹھوں کو اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنکھوں پر رکھے پھر کہا جائے!

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ جو اذان کے وقت ایک طریق اختیار کرے گا حضور علیہ السلام اُسے قیامت کے دن اپنی قیادت میں جنت کی طرف لے جائیں گے۔ امام قہستانی اس طریق کو امر مستحب لکھتے ہیں" (صٹ)!

ہمارا جواب! مولوی صاحب نے جو عبارت یہاں امام قستلانی کے نام سے لکھی ہے۔ بالکل وُہی عبارت اس سے آگے شامی[1] جلد اوّل باب الاذان سے عربی اور اُردو میں لکھی ہے کہ" علامہ شامی اس کو مستحب لکھتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ ایسا ہی علامہ دیلمی نے کتاب فردوس میں ذکر کیا ہے۔"

فتاویٰ صوفیہ میں بھی ذکر کیا گیا ہے۔ کہ یہ امر مستحب ہے صلوٰۃ مسعودی میں ہے کہ

وَضْعُ اِبْھَامَیْنِ عَلَی الْعَیْنَیْنِ سُنَّۃٌ یعنی دونوں کو آنکھوں پر رکھنا سنت ہے۔ (صٹ)۔

میں کہتا ہوں کہ مولوی صاحب آپ کے مذکورہ بالا حضرات یعنی قہستانی، شامی، دیلمی، فتاویٰ صوفیہ، اور صلوٰۃ مسعودی کے مصنف صاحبان کو حضرت محمد رسول

[1] علامہ شامی نے تو بڑی وضاحت سے انگوٹھے چومنے اور آنکھوں پر لگانے کا رد کیا ہے۔ بریلوی حضرات ان کی عبارت کو کانٹ چھانٹ کر غلط طریق سے اپنا اُلو سیدھا کرنے کیلئے عوام کے سامنے پیش کیا کرتے ہیں۔ ۱۲ منہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدِ مقابل کرنا کفر گمراہی ہے۔ کیونکہ ان جملہ حضرات کی یہ بات جو آپ نے اِن کے نام سے تحریر کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمانِ عالی شان کے کہ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ ٥ بخاری و مسلم۔ یعنی جب تم اذان سُنو تو کہہ مؤذن کہہ رہا ہے۔ وہی تم بھی کہا کرو۔" بالکل خلاف ہے ہم یہ بات کہنے پر مجبور ہیں کہ شریعت محمدیہ کے چمکتے دمکتے اصول و قوانین کی موجودگی میں کسی اُمتی کی رائے گھسیڑ کر اسے گندہ کرنے کی کوشش کرنا دَرپردہ نبوت محمدیہ کا انکار کرنا اور بخاری و مسلم وغیرہ کتب صحاح ستہ کی توہین کرنا مقصود ہے۔ ورنہ بتائیں کہ بخاری و مسلم کے سامنے فتاویٰ صوفیہ اور صلوٰۃ مسعودی کیا بلا ہیں؟ ؎

ہم خوب جانتے ہیں بلبل تیری حقیقت
اِک مُشتِ استخواں میں دو پر لگے ہوئے ہیں

مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ محمد ابن سیرین رضؓ نے کہا ہے۔ کہ یہ فعل مجربات میں سے ہے ہیں ہر ایسے آدمی کو حکم کیا کرتا تھا[1] جس کی آنکھوں میں کسی قسم کی جھلی ہوتی تو وہ یہ طریق اختیار کرتا۔ اور شفا پاتا۔ (پھر فرماتے ہیں) "ابن خلکان رحمہ نے اپنی تاریخ میں ایسا ہی لکھا ہے۔" (صفحہ ۹)!

---

[1] کیا ابن سیرین نے یہ الفاظ اپنے انتقال کے بعد فرمائے ہیں جو فرماتے ہیں کہ میں حکم کیا کرتا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا جواب:۔ یہاں بھی مولوی صاحب نے اپنی عادتِ قدیم کے مطابق حضرت محمد ابن سیرین اور ابن خلکان کا نام لکھ دیا۔ جس کے لئے نہایت مختصری عرض ہے کہ محمد ابن سیرینؒ کی اگر بات مولوی صاحب سچ مانتے ہیں تو پھر اپنے برادرانِ احناف کو خود یہ نسخہ بتا کر ان کی حفاظت کیوں نہیں کرتے؟ جو بہت سے غریب اندھے ریلوں، موٹروں، تکیوں اور مساجد وغیرہ میں مانگتے کھاتے پھرتے ہیں۔ اگر ایک اندھا بھی اس نسخہ سے اچھا ہو جائے تو آپ سچے ورنہ ۔۔

تمہی انصاف کی رُو سے کہو اے منصفو ہم سے

کہ قولِ غیر بہتر ہے یا حدیثِ مصطفیٰ بہتر!

مولوی صاحب! لکھتے ہیں کہ تفسیر نیشا پوری میں لکھا ہے کہ جب حضور علیہ السلام کا نام گرامی سُن کر حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنے انگوٹھے چُومے، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔ مَا اَحْسَنَ فِعْلَكَ دُمْ عَلٰی ذَالِكَ ۔ یہ تیرا فعل کیا ہی اچھا ہے۔ اسے ہمیشہ کیا کرو۔ امام رویانی نے اپنی مسند میں حضرت علیؓ کا تعامل بھی لکھا ہے۔ اور آپ سے چُومنا ثابت ہے۔ مضمرات میں ہے:۔

وَضْعُ الْاِبْهَامِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ فِى الْاَذَانِ عِنْدَ قَوْلِهٖ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سُنَّةٌ (ص۱۰)

یعنی انگوٹھوں کا آنکھوں پر رکھنا مؤذن کے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنے کے نزدیک سُنت ہے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا جواب:۔ ہم یہاں بھی صرف یہ کہہ دینا کافی جانتے ہیں کہ آپ کی تفسیر نیشاپوری اور امام رویانی کی مسند سے پیش کردہ عبارتیں بھی آیات قرآنی اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف محض خیال خام کا درجہ رکھتی ہیں۔ جو خواہان سنت کے نزدیک کوئی عزت و وقعت اور مرتبہ نہیں رکھتیں اور نہ ہی حضرت علیؓ سے یہ فعل ثابت ہے، جب کچھ بھی ثابت نہیں تو جھوٹ، بدعت اور گمراہی ہوا؟ اور بدعت و گمراہی بہت بڑی چیز ہے ہم تو صاف الفاظ میں کہتے ہیں۔ کہ سہ

جو ہیں خواہانِ سُنت اُنکے آگے گُو سے بدتر ہے
مگر نزدیک ہے اہلِ ضلالت کے شکر بدعت

مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ "علامہ جلال الدین سیوطی محدث جو شافعی مذہب کے امام گزرے ہیں انہوں نے الخصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ نمبر ۱۶ میں چومنے کے بارے میں ایک روایت نقل کی ہے۔" الخ

ہمارا جواب۔ یہ وہی روایت ہے جس کا جواب دیتے ہوئے اُسے غلط اور باطل قرار دیکر میں لاحول پڑھ آیا ہوں۔ مزید جواب آگے تحریر ہے جو بہترین تذکیر اور آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں تو ہر مسلمان کی خدمت میں با ادب گزارش کروں گا کہ یہ انگوٹھے چومنے والی رسم سراسر بدعت ہے جو جہالت اور نادانی سے جاری کی جا رہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہیئے۔ سہ

مسلمانوں ڈرو حق سے بچو رسم جہالت سے!
کہ بعد از شرک سب تقصیر سے ہے سخت تر بدعت

مولوی صاحب۔ لکھتے ہیں، کہ "میری تمام تقادیر کا ماحصل یہ ہے کہ اذان وغیرہ میں حضور علیہ السلام کا نام گرامی سننے پر انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر لگانا مستحب ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت صدیق اکبرؓ وغیرہ اجلہ صحابہ کرام کی سنت ہے فقہاء محدثین اور مفسرین اس کے استحباب پر متفق ہیں۔[1] آئمہ حنفیہ اور شافعیہ نے بھی اس کے استحباب کی تصریح فرمائی ہے زمانہ کے جمیع مسلمان اس کو مستحب جانتے رہے اور جانتے ہیں سوائے اس چودھویں صدی کے فرقہ وہابیہ، نجدیہ، دیوبندیہ کے الا ماشاء اللہ۔

یہ حضرات اس کو بدعت ناجائز بلکہ لغو قرار دیتے ہیں۔

نعوذ باللہ منہا اس کو ناجائز کہنا بالکل جہالت ہے!!

ہمارا جواب۔ ہم یہاں بھی یہی عرض کرتے ہیں۔ کہ آپ کی مذکورہ بالا ساری تقریر، لغو، غلط اور (جب تک مبالغت کی صریح دلیل نہ ملے) جھوٹ ہے۔ جو حضرت آدم علیہ السلام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جملہ فقہائے عظام رحمتہ اللہ علیہ، محدثین کرام رحمتہ اللہ علیہم اجمعین، مفسرین، آئمہ

[1] یہ ساری عبارت بھی بالکل جھوٹ ہے۔ صحابہؓ، فقہاء، محدثین وغیرہ اس بدعت پر متفق نہیں ۱۲ منہ عفی عنہ!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفیہ، شافعیہ اور ہر زمانہ کے جمیع مسلمانوں پر بہتان عظیم ہے۔ نہ یہ فعل سنت ہے اور نہ ہی مستحب یہ تو بے ثبوت بات اور سخت ترین بدعت ہے۔ اسی لئے تو میں بار بار آپ سے تقاضا کرتا ہوں کہ آپ اگر سچے ہیں۔ تو اس بارے میں ایک آیت یا صرف ایک حدیث بسند صحیح یا مرفوع، غیر مجروح صاف طور پر ہمیں کسی کتاب میں کسی بھی فقیہہ، محدث، مفسر، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی سے دکھا دیں۔ تو ہم بسر و چشم اور دل و جان سے قبول کرتے ہوئے مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد انعام پیش کریں گے اور اگر آپ مذکورہ شرائط کے مطابق ثبوت پیش نہ کر سکیں تو ہمیں یہ کہنے کی اجازت دیں۔ کہ

بیتے جی اتنا تپِ فرقت میں عاشق جل گیا
لاش ساری خاک تھی چھیڑا تو پھر وہ بھی نہیں؟

ھاں۔ کیا فرمایا کہ سوائے اس چودھویں صدی کے فرقہ وہابیہ، نجدیہ، دیوبندیہ کے الخ (مجموعہ فتاویٰ ص۱۱)

ناظرین! میں مولوی صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے!
تم ہی کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے!

میں اس بریلوی حلوے کی بھری ہوئی پلیٹ کو انہی کی خدمت میں واپس کرتے ہوئے صرف یہ بتا دوں۔ کہ جملہ مسلمان وہابی اور نجدی ہیں۔

وہابی اور نجدی کی تفصیل میری کتاب برہنہ شمشیر" قیمت ۲ روپیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار آنہ، اور "صداقت کی صدا" (قیمت آٹھ آنہ) میں ملاحظہ فرمائیں
انہیں منگائیں اور پڑھ کر لطف اٹھائیں!!

اگر۔۔ یہ آپ کے تحریر کردہ مذکورہ حضرات ہی آپ کے
اس ایجاد کردہ مذہب کو بدعت، نا جائز بلکہ لغو قرار دیتے ہوں
تو پھر جائز، سنت اور مستحب کیسے ہوا؟

رہا آپ کا یہ فرمانا کہ "اس کو نا جائز کہنا محض جہالت ہے۔
جب تک ممانعت کی صریح دلیل نہ ملے" سو اس کے لئے عرض ہے۔
کئی کئی مرتبہ صریح دلائل سے ثابت کر آیا ہوں کہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "اِذَا
سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ"
کہ جب تم اذان سنو۔ تو وہی کہو۔ جو مؤذن کہہ رہا ہے۔ اب
بتائیں کہ اس صحیح، صریح اور غیر مجروح حدیث کے ہوتے ہوئے
اس کے خلاف انگوٹھے چومنے والی موضوع روایت کو کوئی
مسلمان (جس کو آپ وہابی، نجدی، دیوبندی وغیرہ الفاظ کے
ساتھ مطعون کرتے ہیں) کیسے مان لے ہمیں کہنے دیجئے کہ ؎

گل و گلچیں کا گلہ بلبل خوش لہجہ نہ کر
تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُدعی کا فیصلہ

مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ "آخر میں فقیر ان علماء کے اعتراضات کا جواب دیتا ہے جنہوں نے چومنے کی حدیثوں پر تنقید کرکے اُن پر جرح و قدح کی ہے"

(۱) امام سخاوی، مقاصدِ حسنہ میں چومنے کی حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:-

اِنَّ هٰذَا الْحَدِیْثَ لَمْ یَصِحَّ فِی الْمَرْفُوْعِ!

چومنے کی جو مرفوع حدیث آئی ہے۔ وہ صحیح نہیں!

(۲) خود علامہ شامی نے اسی بحث اذان میں فرمایا ہے۔ لَمْ یَصِحَّ فِی الْمَرْفُوْعِ مِنْ هٰذَا شَیْءٌ! ان میں سے کوئی مرفوع حدیث صحیح نہیں!

(۳) صاحبِ روح البیانؒ نے بھی لکھا ہے کہ اس باب میں جو احادیث مروی ہیں وہ سب صحیح نہیں!

(۴) ملا علی قاریؒ موضوعات کبیر میں اِن احادیث کے متعلق فرماتے ہیں۔ اس مسئلہ میں جتنی احادیث مروی ہیں ان میں کسی کا رفع ثابت نہیں! (مجموعہ ص۱۱)۔

ہمارا جواب! ہم اپنے ناظرین سے اس جگہ پُر زور گزارش کریں گے کہ آپ ان مندرجہ بالا چار نمبروں کو بغور اور بار بار پڑھ کر بتائیں کہ مولوی بشیر حسین صاحب کے قلم سے قدرت نے وہی سچی بات نہیں لکھوا دی جو میں بار بار لکھتا آیا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ "اس مسئلہ میں جتنی احادیث مروی ہیں۔ وہ سب بے اصل، غلط اور موضوع ہیں!

بھائیو! جن حضرات سے اپنے مسلک کی تائید میں مولوی بشیر حسین صاحب عبارات لکھتے آئے ہیں۔ کیا یہ وہی حضرات تو نہیں۔ جو لکھتے ہیں۔ کہ " لَمْ يَصِحَّ " یعنی (انگوٹھے چومنے والی احادیث) صحیح نہیں؟

ہم تو پہلے ہی جانتے تھے۔ کہ مولوی صاحب کو

ع۔ ٹھوکریں کھلوائے گی یہ چال اِٹھلائی ہوئی!

اب مجھے پورا پورا حق ہے۔ صاف الفاظ میں کہہ دوں کہ ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں

زلیخا نے کیا خود چاک دامن ماہِ کنعاں کا

مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ جن حضرات نے مرفوع احادیث کی صحت کا انکار کیا ہے[1] جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بارہ میں حدیث موقوف صحیح ہے۔" (ص۱۱)!

ہمارا جواب! ہم مولوی صاحب سے بطورِ سوال عرض کرتے ہیں۔ کہ آپ کی اس اوپر والی عبارت کا کیا مطلب ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ عبارت ادھوری ہے۔ پوری یوں ہوتی کہ "جن حضرات نے مرفوع احادیث کی صحت کا انکار کیا ہے۔ وہ انکار صحیح ہے۔" ان جملہ علماء کے انکار سے صاف معلوم ہوا کہ انگوٹھے چومنے کے بارہ میں کوئی موقوف حدیث بھی نہیں ورنہ جملہ

---

[1] حدیث مرفوع اور صحت کا انکار؟ تعجب ہے ۱۲ منہ عفی عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء اِن کا ردّ نہ کرتے!

مرفوع حدیث! مرفوع وُہ حدیث ہوتی ہے جو خاص آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا قول یا فعل یا مقرر کردہ حکم ہو۔ اب خود ہی بتاؤ کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے قول و فعل یا مقرر کردہ سُنت کا کون احمق ہے! جو انکاری ہوگا یہاں تو اس بات کا انکار ہے کہ یہ انگوٹھے چُومنا نہ قول نہ فعل اور نہ ہی مقرر کردہ ہے۔ اور جو لوگ مرفوع کا انکار کریں۔ وُہ بھلا موقوف کو کیسے صحیح مان سکتے ہیں؟ نافہم وقت بردلا تکن من الخاسرین

مولوی جی سے

کہتی ہوگی حشر میں وُہ آنکھ شرمائی ہوئی!
ہائے کیسی اس بھری محفل میں رسوائی ہوئی

مولوی صاحب:۔ لکھتے ہیں۔ کہ ملا علی قاری موضوعات کبیر میں اس کا جواب دیتے ہیں۔ کہ قُلْتُ اِذَا ثَبَتَ رَفْعُهٗ اِلَى الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَيَكْفِي الْعَمَلُ بِهٖ لِقَوْلِهٖ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ ٥ میں کہتا ہوں۔ کہ جب اس حدیث کا رفع صدیق اکبرؓ تک ثابت ہے لہذا عمل کے لئے (آپ کا نقل) کافی ہے کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میری اور خلفاء کی سنت کو مضبوطی سے لازم پکڑو۔ معلوم ہوا کہ حدیث موقوف صحیح ہے[1]۔

ہمارا جواب:۔ اس مذکورہ بالا عبارت کا جواب ہم اس کتاب

[1] یہ معلوم ہوا حدیث موقوف صحیح ہے" والا فقرہ ملا علی قاریؒ کا نہیں۔ مولوی صاحب نے خود بڑھایا ہے۔ جو غلط ہے۔ ۱۲ منہ عفی عنہ!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یں اُوپر دے چکے ہیں مزید عرض ہے کہ پیر پیران محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رح اپنی مایہ ناز کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں۔ کہ وَعَلَى الْمُؤْمِنِ اتِّبَاعُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فَالسُّنَّةُ مَا سَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْجَمَاعَةُ مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خِلَافَةِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ اِلٰى اٰخِرِہٖ) یعنی مومن پر سنت اور جماعت کی پیروی کرنی واجب ہے۔ سنت سے مراد آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ اور آپ کے مقرر کردہ احکامات ہیں اور جماعت سے مراد وہ طریقہ ہے جس پر صحابۂ کرام ، ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین وغیرہ متفقہ طور سے عمل کرتے رہے ہوں۔

اب پیر صاحب کی اس عبارت پر مکرر غور فرما کر بتائیں ۔ کہ مذکورہ انگوٹھے چومنے کی بحث کی تصدیق طریقۂ صحیح پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، صحابہ کرام اور خلفاء راشدین سے ہوتی ہے؟ اگر کوئی دلیل ہے! تو پیش کریں۔ ورنہ اپنے مسلک پر نظر ثانی فرما کر اپنی غلطی کا اعلان کریں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں یوں کہنا پڑے ؎

کیوں نہیں حکم الٰہی سے کرے وہ سرکشی
جس لعین و رُو سیاہ کا پیشوا شیطان ہے

نیز:- حضرت ملا علی قاری کی قُلْتُ والی اس عبارت اور اس عبارت کو جو اُوپر نقل کی جا چکی ہے۔ کہ" اس مسئلہ میں جتنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث مروی ہیں ان میں کسی کا رفع ثابت نہیں " کو ملا کر دیکھو اور بتاؤ کہ دونوں سے کس عبارت کو سچا سمجھا جائے؟ ہمت کیجئے اور جواب دیجئے!

مولوی صاحب! لکھتے ہیں گویا یہ حدیث ضعیف ہے۔ مگر فضائل اعمال میں حدیث ضعیف ساقط الاعتبار نہیں کی جاتی بلکہ معتبر ہوتی ہے الخ (ص۱۳)!

ہمارا جواب:۔ اس عبارت کا جواب ہم اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ خود مولوی بشیر حسین صاحب کا تحریر کردہ جواب ہی نقل کر دیتے ہیں جو یوں ہے کہ " صاحب روح البیان نے بھی لکھا ہے کہ اس باب میں جو احادیث مروی ہیں۔ وہ سب صحیح نہیں " (ص۱۱) اب آپ خود سوچ لیں کہ جب آپ ہی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں " صحیح نہیں " تو پھر ساقط الاعتبار کیوں نہ ہوگی؟

مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ " اگر اس بارہ میں کوئی بھی حدیث مروی نہ ہو تو اس کے جواز کے لئے صرف مسلمانوں کا تعامل کافی ہے[1]۔ مَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ. بمصداق اس حدیث کے چومنا مستحسنہ ہوگا۔ اس کو بدعت یا ناجائز نہ کہنا چاہیئے۔ جو حضرات اسے ناجائز کہتے ہیں۔ ان کے ذمے واجب ہے کہ وہ ممانعت یا عدم جواز کی دلیل پیش کریں۔ (صفحہ نمبر ۱۳)۔

ہمارا جواب! ہم ہر مقام پر مختصر تعاقب کرتے چلے آئے ہیں۔

---

[1] سینہ زوری اسی کو کہتے ہیں ورنہ کوئی بھی حدیث مروی نہ ہو۔ والی بات آپ کبھی نہ کہتے ۱۲ منہ عفی عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب چونکہ مولوی صاحب نے ہم سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ "جو حضرات اسے ناجائز کہتے ہیں ان کے ذمے واجب ہے۔ کہ وہ ممانعت یا عدم جواز کی دلیل پیش کریں"

اس لئے ہم انشاء اللہ العزیز یہ بات مزید دلائل سے ثابت کریں گے کہ جس کام کے بارہ میں کوئی آیت قرآنی یا احادیث نبوی یا تعامل صحابہ وغیرہ موجود نہ ہو اور صحیح طور سے اس کی سند کا مکمل پتہ نہ چلے تو وہ کام مستحب و مندوب یا سنت وجائز نہیں بلکہ بدعت اور گمراہی ہوتا ہے!

مولوی صاحب نے جتنی حدیثیں تقبیل عینین کے بارے میں لکھی ہیں ساری محض بے اصل اور جھوٹی ہیں، اب نمبروار علمائے سابقین، محدثین اور اماماں دین کی تحقیقات ملاحظہ فرماتے جائیں، اور خود غور فرماتے جائیں۔ کہ ان مندرجہ ذیل حضرات سے اکثر وہی تو نہیں جن کو مولوی بشیر حسین صاحب نے انگوٹھے چومنے کے مسلک میں شامل کیا ہے۔ اور ان کی کتب سے کاٹ چھانٹ کر بے محل عبارتیں نقل کی ہیں؟ پڑھیئے :-

۱۔ شیخ جلال الدین سیوطی نے تیسر المقال میں لکھا ہے کہ
اَلْاَحَادِیْثُ الَّتِیْ رُوِیَتْ فِیْ تَقْبِیْلِ الْاَنَامِلِ وَجَعْلِهَا عَلَی الْعَیْنَیْنِ عِنْدَ سَمَاعِ اِسْمِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُؤَذِّنِ فِیْ کَلِمَةِ الشَّهَادَةِ کُلُّهَا مَوْضُوْعَاتٌ۔ انتهی

۲۔ وَقَالَ الْمُلَّا عَلِی قَارِیْ فِیْ رِسَالَةِ الْمَوْضُوْعَاتِ
لَا اَصْلَ لَهَا :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) اور محمد طاہر صاحب مجمع البحار اور علامہ شوکانی رح نے لکھا ہے کہ تقبیل عینین کے بارے میں جو حدیثیں آ ئی ہیں وہ صحیح نہیں ہیں!

(۵) مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اپنے فتوے تقبیل العینین میں فرمایا ہے کہ تقبیل عینین اگر سنت جان کر کرے تو بدعت ہے کیونکہ حدیث صحیح اس باب میں آئمہ اربعہ و محدثین کبار سے نہیں پائی گئی!

(۶) اور مولانا حسن علی محدث لکھنوی نے بھی اسی طرح اپنے فتویٰ تقبیل العینین میں لکھا ہے کہ ان حدیثوں کی کچھ اصل نہیں اس لئے آئمہ اربعہ و محدثین متقدمین کبار سے اس کی کچھ اصل ثابت نہیں اور جو تقبیل عینین (انگوٹھے چومنے) کی ابو بکر صدیق رض سے مقاصد حسنہ میں فردوس دیلمی سے نقل کی ہے اس حدیث کے راوی مجہول ہیں جن کا کچھ حال معلوم نہیں کہ وہ کیسے (اور کون) ہیں اور جب تک کسی حدیث کے راوی کا حال معلوم نہ ہو وہ حدیث پایۂ اعتبار سے ساقط ہے نزدیک محدثین کے جیسا کہ کتب اصول حدیث شرح نخبہ اور جواہر الاصول، اور تدریب الرادی وغیرہ میں مذکور ہے اور کتاب فردوس دیلمی میں واہیات اور موضوعات تودہ تودہ مذکور ہے جیسا کہ :-

(۷) مولانا شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ بستان المحدثین میں فرماتے ہیں۔ در کتاب فردوس دیلمی موضوعات و واہیات تودہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو وہ مذکور است انتہیٰ کلامہ!

محترم برادران! مندرجہ بالا حضرات کی تحریرات مطالعہ فرما کر خود فیصلہ کر لیں کہ دلائل مذکورہ بالا کی موجودگی میں کسی صاحب کا انگوٹھے چومنے اور آنکھوں پر لگانے کے بارے میں کچھ لکھنا اور فتویٰ دینا کیسے معتبر ہو سکتا ہے جب تک حدیث آئمہ اربعہ اور محدثین، متقدمین کبار مثلِ صحیح بخاری[۱] اور صحیح مسلم[۲] اور ترمذی[۳]، ابو داؤد[۴]، نسائی[۵]، ابن ماجہ[۶]، مسند دارمی[۷] اور مسند شافعی[۸] اور مسند ابو داؤد الطیالسی[۹] اور مسند امام اعظم[۱۰]، اور مسند امام احمد[۱۱] اور مسند ابو یعلی[۱۲] اور مسند ابو عوانہ[۱۳] و سنن کبریٰ[۱۴]، بیہقی کہ دس جلد میں ہے۔ اور مسند مسلم[۱۵] اور سنن سعید[۱۶] بن منصور اور مصنف عبدالرزاق[۱۷] اور مصنف ابوبکر ابن ابی[۱۸] شیبہ وغیرہ میں راویان معتبرین سے نہ پائی جاوے۔ قابل تمسک اور عمل کے نہیں۔ جیسا کہ کتب اصول حدیث وغیرہ میں مذکور ہے اور ظاہر ہے کہ تقبیل العینین کے بارہ میں کوئی بھی حدیث کتب مذکورہ بالا میں منقول و مذکور نہیں!

(۸) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو حدیث میری مسند میں نہ پائی جاوے۔ وہ حدیث قابل حجت نہیں۔ یہ انگوٹھے چومنے والی حدیث اگر قابل حجت اور صحیح ہوتی تو مسند امام احمد رحمہ اللہ میں ضرور ہوتی۔ مدار حدیث کا اوپر نقل محدثین نقاد کی کتاب معتبر معمول بہ میں ہے کہ صدرِ اوّل سے لے کر آخر تک مشہور ہوئی ہو۔ اور حدیث تقبیل العینین کی صدر اوّل اور ثانی اور ثالث میں پائی نہیں گئی۔ اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پائی جاتی۔ تو محدثین کی کتب مرقومہ بالا میں مذکور ہوتی (فتاویٰ نذیریہ جلد اوّل ص۴۲۵)

کفن پر لکھنا! ہماری یہ کتاب انگوٹھے چومنے کے ردّ میں لکھی گئی ہے۔ مگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ اسی قسم سے ایک دو مثلوں کا اور بھی ذکر کر دیا جاوے۔ تاکہ ناظرین کو مزید آگاہی ہو۔ اور جان لیں۔ کہ ایسی من گھڑت احادیث دیگر بہت سے مسائل میں بھی پیش کی جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ مُردہ کے کفن پر آیات و دُعائیں لکھی جاتی ہیں۔ اُن کی یہ بات بھی بے اصل اور مردود ہے۔ اس کا بھی کچھ پتہ و نشان کتب آئمہ اربعہ سے بروایت صحیحہ اور محدثین محققین کی کتابوں میں نہیں پایا جاتا اور ظاہر ہے کہ کفن پر آیات و دُعا کا لکھنا سراسر بے ادبی اور جہالت ہے۔ کیونکہ ان آیات اور دُعاؤں کا پیپ اور خون وغیرہ میں ملوّث ہونے کا خطرہ ہے۔ اسی لئے :۔

9 ابن عابدین شامیؒ حنفی نے حاشیہ در مختار میں کفن پر آیت و حدیث لکھنے سے منع فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ وَقَدْ اَفْتٰی اِبْنُ الصَّلَاحِ بِاَنَّهٗ لَا یَجُوْزُ اَنْ یُّکْتَبَ عَلَی الْکَفَنِ سُوْرَۃُ یٰسٓ اَوِ الْکَهْفِ وَنَحْوِهِمَا خَوْفًا مِّنْ صَدِیْدِ الْمَیِّتِ فَلَا یَجُوْزُ تَعْرِیْضُهُمَا لِلنَّجَاسَةِ وَالْقَوْلُ بِاَنَّهٗ یُطْلَبُ فِعْلُهٗ مَرْدُوْدٌ اِنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ لَا یُحْتَجُّ اِلَّا اِذَا صَحَّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ ذٰلِكَ وَلَیْسَ کَذٰلِكَ اِلٰی وَقَدْ مَنَا قُبَیْلَ بَابِ الْمِیَاهِ عَنِ الْفَتْحِ اَنَّهٗ تُکْرَهُ کِتَابَةُ الْقُرْاٰنِ وَاَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَی الدَّرَاهِمِ وَالْمَحَارِیْبِ وَالْجُدْرَانِ

www.KitaboSunnat.com

وما ذالك الا لاحترامه وخشية وطئه ونحوه مما فيه اهانة فالمنع هنا بالاولى ما لم يثبت عن المجتهد او ينقل فيه حديث ثابت فتامل كذا في ردّ المختار حاشية در المختار للعلامة ابن عابدين شامي!

یعنی علامہ ابن الصلاح کا فتویٰ ہے کہ کفن پر سورۃ یٰسین اور سورۃ کہف یا ان کی مانند کلام اللہ شریف سے کچھ لکھنا جائز نہیں بلکہ ناجائز اور منع ہے) مردہ کا قبر میں سڑ اور پھٹ جانے کا خطرہ ہے اس کی غلاظت کا اخراج کلام اللہ شریف کی وہ بے حرمتی کرے گا۔ کہ خدا کی پناہ ایسا فعل مردود ہے۔ ایسا ہی روپیہ پیسہ، اور دیوار وغیرہ پر جو آیات کندہ ہوتی ہیں ان کا حشر ہوتا ہے افعال مذکورہ نہ حدیث شریف سے ثابت اور نہ ہی کسی امام و مجتہد سے۔ لہٰذا کلام مجید کی اہانت سے بچنا اور بچانا ضروری ہے!

(۱۰ اور ایسا ہی در فوائد حضرت نظام الدین اولیاء نیز مذکور است کہ تحتہ سخن در دعا اموات افتاد بندہ عرضداشت کرد کہ ایں بر تربت و کفن و دعائے نویسند چگونہ است فرمودند کہ نمی باید نوشت و بر جامہ کفن۔

یعنی حضرت جناب شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ قبروں وغیرہ پر دعاؤں اور قرآن پاک کا لکھنا کیسا ہے؟

آپ نے جواباً فرمایا قبر و کفن پر لکھنا مناسب نہیں۔ پس فوائد الفوائد حضرت نظام الدین اولیاء سے بھی صاف معلوم ہوا کہ کفن پر آیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنیہ اور دُعا کا لکھنا منع ہے۔ اور جو اس باب میں حدیث نقل کی (جاتی) ہے وُہ محض بے اصل اور دروغ بے فروغ ہے!

قبرِ رسُول پر بوسہ!

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کو چومنے کی حدیث بھی بعض نادان مُسندِ احمد وغیرہ سے بتایا کرتے ہیں وہ بھی دروغ بے فروغ اور افترا پردازی اور حیلہ سازی سے کام لیتے ہیں۔ ہرگز ہرگز آئمہ اربعہ و محدثین، متقدمین و متاخرین و محققین سے فقہ و حدیث معتبرہ متداولہ وغیرہ میں اس فعل کا نام و نشان نہیں! بلکہ منع اور انکار مذاہب اربعہ محدثین و محققین میں مذکور ہے۔ جیسا کہ شرح عین العلم ملا علی قاری اور دیگر کتب فقہیہ میں ذکر ہے کہ "لا یمسّ ای القبر ولا الجدار ولا التابوت فورد النهی عن مثل ذالك لقبره علیه السلام فکیف بقبور سائر الانام ولا یقبّل فانه زیادة علی المسّ فهو اولی بالنهی انتهی کلامه وهکذا فی تبیین المحارم وغیره من کتب الفقه۔

یعنی قبر، دیوار، جنازہ اور تابوت وغیرہ کو بوسہ دینا ممنوع ہے اسی طرح قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی بوسہ دینا منع ہے جب کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی بوسہ دینا منع ہے۔ تو پھر اَور دوں کی قبروں کو کیسے بوسہ دینا روا ہوگا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرح عین العلوم ملا علی قاری اور تبیین المحارم وغیرہ کتب فقہ میں یوں ہی لکھا ہے!

خلاصہ اس مذکورہ بالا عبارت کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ ہر اُمتی کو وہی کام کرنا چاہیئے جو اللہ پاک نے قرآن پاک میں نازل فرمایا ہو یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث شریف میں موجود ہو۔ اور وہ حدیث پاک اپنے بیان میں صاف صریح صحیح اور مرفوع ہو۔ اسی کا نام ایمان اور تابعداری ہے!

ورنہ از روئے شرح شریف منع ناجائز اور مردود ہے!!

(۱۱) وآنچہ از کفایہ شعبی نقل کردہ از ہمہ واہیات و خرافات است واز جملہ مکذوبات و مفتریات۔ اور چنیں مفتریان و دروغ گویان خدا امان بخشد، و پناہ دہد زیراکہ در کتب متداولہ بسند صحیح وہم ضعیف از ائمہ اربعہ و محدثین متقدمین و متاخرین محققین اصلاً ثابت نشدہ و در قرون ثلٰثہ مشہور نہ گردیدہ ایں واہیات در تذکرہ نورالدین محدث و دیگر موضوعات نظر باید کرد کہ حال ایں دروغ برلستہ ہویدا گردد۔ و بوسہ قبر حقیقی غیر و منعی ہرگاہ جائز نہ شود چہ جائیکہ غیر منعی!

(۱۲) لہذا در مدارج النبوۃ شیخ عبدالحق محدث دہلوی می نویسند وبوسہ دادن قبر را وسجدہ کردن آنرا و کلہ نہادہ حرام و ممنوع است و در بوسہ دادن قبر والدین روایت فقہی نقل می کنند و صحیح آنست کہ لایجوز انتہٰی!!

ختم قرآن مجید! (۱۳) شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ استاد شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محدث دہلوی و نیز استاد ملا علی قاریؒ در رسالہ خود می نویسند کہ ختم خواندن قرآن مجید روزِ سوم در مسجد یا در خانہ چنانکہ رسم است، بدعت است زیرا کہ ازاں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ کرام وتابعین ومجتہدین عظام ثابت نہ شدہ!

۱۴۔ وعلامہ حسام الدین نامی در رسالہ خود بدعت وبیخ وجہ مفاسد در باب سیپارہ خواندن روزِ سوم وچہارم نقل کردہ و در جامع الروایات نیز بوجہ بیست نظر باید کرد۔ و کتب دیگر مذہب ہم بریں منوال است!

۱۵۔ چنانکہ نوویؒ شافعی در شرح مہذب!

۱۶۔ وقرطبیؒ، مالکی در تذکرہ خود امور، مذکورہ را بدعت و کراہت نوشتہ اند۔ وجناب شیخ عبدالحق محدث دہلوی در ترجمہ مشکوٰۃ شریف وشرح فارسی آں می نویسند کہ اتباع آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چنانکہ در کردن است در نا کردن است انتہٰی یعنی آنچہ کردہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در آں تابعداری باید نمود وآنچہ نہ کردہ دریں ہم تابعداری در نہ کردن آں چنانکہ بر دانندگان مخفی نیست کہ بزبان برکت نشان آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ کرام وتابعین وتبع تابعین ومجتہدین مقرر کردن روز سیوم چنانکہ اسم دریں زمانہ افتادہ ہرگز نبود و در ہیچ کتب آئمہ اربعہ ومحدثین متقدمین ومتاخرین محققین ایں امر مذکور ومروی نشدہ پس لابد در حیز بدعت وکراہت خواہد بود الخ (فتاوٰی نذیریہ)!

بھائیو! مولوی بشیر حسین صاحب بریلوی اور ان کی جملہ برادری کے ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس خیال کا رکہ انگوٹھے چومنا اور آنکھوں سے لگانا مستحب و مندوب ہے، ہم نے مکمل جواب دیتے ہوئے اُن کے پورے محاذ کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اور اخیر میں سولہ ایسے حضرات علماء کرام سے (جو حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی وغیرہ سب مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں) یہ ثابت کر دیا ہے، کہ بوقت اذان حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا نام گرامی سن کر ہاتھوں کے انگوٹھوں کا چومنا اور آنکھوں سے لگانا اور ایسا ہی کفن پر آیات قرآنی اور احادیث سلطانی (صلے اللہ علیہ وسلم) سے کچھ لکھنا اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا دیگر قبور اولیاء وغیرہ پر بوسہ دینا اور تیجہ وغیرہ کر کے اس میں ختم قرآن وغیرہ کرنا اور اسی طرح کے بے اصل و بے ثبوت دیگر افعال کرنے ایجاد بندہ بدعت گمراہی اور احداث فی الدین سے ہیں۔ لہذا اس قسم کے افعالِ قبیحہ سے ہر مسلمان کا بچنا اور پرہیز کرنا ضروری اور لازمی ہے!

مولوی بشیر حسین صاحب سے ہم تو یہی عرض کریں گے کہ آپ دلائل مذکورہ پر ایمان لا کر افعالِ مذکورہ سے بچیں اور توبہ کریں اور اس دو دن کی زندگی میں دنیا کے دھندے کی خاطر اتنے نہ اچھلیں انجام پر نظر کریں آخر دنیا چھوڑ دینی اور یہاں سے چلا جانا ہے۔ ؎

دو دن کی زندگی پہ نہ اتنا اچھل کے چل
دنیا ہے چل چلاؤ کا رستہ سنبھل کے چل

مولوی صاحب لکھتے ہیں آخر میں۔ میں ایک فتویٰ مفتی ہند حضرت علامہ دوران عبدالحی صاحب لکھنوی جن کی تبحر علمی اہل اسلام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام علماء کے نزدیک مسلّمہ ہے۔ دیوبندی حضرات کی تسلی کے لیے درج کرتا ہوں جنھوں نے حضورؐ کا نام گرامی سن کر دونوں ہاتھوں کے ناخنوں کے چومنے اور آنکھوں پر لگانے کو مستحب لکھا ہے اور ساتھ ہی انہوں نے جامع الرموز اور کنز العباد معتبر کتب[1] کا حوالہ بھی دیا ہے۔

باب ما یتعلق بالاذان بوسیدن ناخنہائے ہردو دست بر چشم نہادن ہنگام شنیدن نام سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم در اذان چہ حکم دارد۔

جواب:۔ بعضے فقہا مستحب نوشتہ اند و حدیثے ہم دریں باب نقل مے سازند مگر **صحیح نیست**۔ در امر مستحب فاعل و تارک ہر دو قابل ملامت نیست الخ ص۱۴۰ تا ۱۴۱

ہمارا جواب:۔ مولوی صاحب! یہ فتویٰ بھی دو وجوہات سے آپ کے لیے بے کار ہے سنیے۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ یہاں سائل نے سوال میں چومنے کا ذکر تک نہیں کیا یہ لفظ "بوسیدن" آپ کی ایسی ہی ایجاد ہے۔ جیسے کہ دیگر بدعات ہیں۔ یہ لفظ بوسیدن (جس کا معنیٰ چومنا ہے) اصل کتاب میں نہیں!

دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرت مولانا عبد الحی صاحب لکھنوی رحؒ نے اس مسئلہ میں امت مرحومہ سے جملہ اماماِن دین و محدثین کا اتفاق و مسلک نقل نہیں کیا۔ بلکہ جواباً صاف الفاظ میں یوں تحریر فرمایا ہے کہ "بعضے فقہا مستحب نوشتہ اند و حدیثے ہم دریں باب نقل می سازند مگر صحیح نیست"

[1] ان کتب کو معتبر لکھنا غلط ہے ۱۲ منہ عفی عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فارسی عبارت کا ترجمہ آپ نے اپنے رسالہ مجموعہ فتاویٰ کے صفحہ ۱۰۸ پر یوں لکھا ہے "بعض فقہائے اسے مستحب لکھا ہے جو حدیث اس باب میں منقول ہے وہ صحیح نہیں"

اُلٹی چپیڑ:۔ مولوی جی! ذرا خیال فرما کر اپنی عبارت دوبارہ پڑھیں اور بتائیں کہ ابن مولٰنا عبدالحی صاحب کی آپ نے پناہ لی ہے انہوں نے آپ ہی کے منہ پر الٹی چپیڑ رسید نہیں کی؟ یہی کچھ تو میں اپنی اس کتاب میں بار بار لکھتا آیا ہوں کہ اس بارے میں جس قدر احادیث بیان کی جاتی ہیں۔ وہ صحیح نہیں، مگر آپ ہیں کہ اپنے لکھے پر بھی نگاہ نہیں رکھتے، کہیں آپ ان حدیثوں کو قابل عمل بتاتے ہیں اور کہیں خود ہی لکھتے ہیں کہ "جو حدیث اس باب میں منقول ہے۔ وہ صحیح نہیں"!

۵ دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

اَمر مستحب:۔ رہا مولوی عبدالحی صاحب کا یہ فرمانا کہ "در امر مستحب فاعل و تارک ہر دو قابل ملامت نیست" جس کا ترجمہ آپ نے یہ کیا ہے کہ امر مستحب میں فاعل اور تارک ہر دو قابل ملامت اور برائی کے نہیں، اس مقام پر اس عبارت کی تصدیق کے لیے انہوں نے جامع الرموز کے حوالہ سے جو عبارت لکھی ہے وہ انہیں کے مذکورہ بالا الفاظ "مگر صحیح نیست" سے غلط اور موضوع قرار پاتی ہے لہذا مردود ہے!

مایۂ نازِ عالم:۔ آپ نے اس انگوٹھے چومنے والی عبارت کو اپنے مطلب کے مطابق خیال فرماتے ہوئے مولانا عبدالحی صاحب کو مفتی ہند۔ علامۂ دوران، نبحر علمی آپ، تمام اہل اسلام کے علماء کے نزدیک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم اہل سنت والجماعت کے مایہ ناز عالم اور اکابرین علماء سے تسلیم کیا ہے آپ کی عزت افزائی کا شکریہ!

مگر آپ بھول گئے کہ یہی مولانا عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنے، آمین پکار کر کہنے، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے، آٹھ تراویح کے صحیح ہونے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بشر ہونے، آپ اور جملہ انبیاء و اولیاء وغیرہ کے عیب دان نہ ہونے کے بھی قائل ہیں۔ اور ۔۔۔ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم قبریں پوجنے، اور ان پر عرس کرنے ۔۔۔ غلاف وا چادر چڑھانے، ان کو پختہ کرانے۔ ان پر مجاور بن کر ۔۔۔ ان پر بیٹھ کر قرآن خوانی کرنے، میلاد، گیارھویں، تیجہ ساتواں ۔۔۔ دسواں، بیسواں اور چالیسواں وغیرہ رسوم جو شرک بدعات ہیں ۔۔۔ کے بھی قائل نہیں! اگر ہیں تو ہمیں ان کی عبارت دکھا دیں۔ نہیں تو یہ مان لیں کہ وہ بھی وہابی اور دیوبندی مکتبہ فکر کے عالم تھے۔ اور وہابی اور دیوبندی حضرات اور ان کے علماء کرام کے متعلق آپ حضرات کا عقیدہ، اور آپ کے علماء اکابرین کا یہ فتویٰ ہے کہ ان کے اقوال کفر ضلال ہیں۔ جن پہ علماء عرب و عجم نے کفر و ارتداد کا حکم صادر فرمایا ہے ان کو کافر مرتد۔ خارج از اسلام بتایا، ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ٹھہرایا ان کے ساتھ سلام کلام میل جول حرام بتایا۔ ان کی امامت حرام، ان کی تعظیم و توقیر کفر، ان کو مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا منع ہے۔ یہ سب فتاوے حسام الحرمین میں موجود ہیں (دیکھئے اپنی کتاب ماجرائے مناظرہ تلون ۱۹۳۶ء صفحہ ۲۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعظیم و توقیر۔ اب اپنی اس مذکورہ بالا کتاب کی اس عبارت اور اس کے علاوہ جو اس میں دیوبندی وہابیوں کے لیے شیرینی بھری ہوئی ہے بغور ملاحظہ فرما کر ایمان و یقین سے بتائیں کہ مولانا مرحوم بھی وہابی ہیں یا نہیں؟ اور ان کے اقوال کا آپ کے نزدیک اب کیا درجہ ہے؟؟ اگر وہ کفر و ضلال ہیں تو سوچ لیں کہ آپ کا رسالہ "مجموعہ فتاویٰ" بھی کفر و ضلال سے بھرا ہوا ہے۔ جس کی تائید میں آپ نے اُن سے عبارت نقل کی ہے۔ پھر بتائیں جبکہ مذکورہ بالا مسائل کا عامل و قائل اور ان کی تصدیق کرنے والا یا اُن کے عامل و فاعل کو اچھی نظر سے دیکھنے والا آپ اور آپ کے علمائے اکابرین کے نزدیک کافر و مرتد، خارج از اسلام ہے اُن کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار اور ان کے ساتھ سلام و کلام میل جول حرام ہے۔ اُن کی امامت حرام اور اُن کی تعظیم و توقیر کفر ہے۔ تو آپ کا مولانا لکھنوی کو مفتی ہند، علامہ دوران تبحر و علمی رہیں، اہل اسلام کے تمام علماء کے نزدیک مسلّمہ اکابرین، علماء سے اور اہل سنت والجماعت کے مایۂ ناز عالم لکھنا ان کی تعظیم و توقیر نہیں؟ اگر نہیں تو مذکورہ بالا عبارت رجو ہم نے آپ کی کتاب اور آپ کے بزرگ مولوی ابو البرکات سید احمد صاحب ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف کے اہتمام سے شائع شدہ کتاب سے لکھی ہے)، کی کوئی تاویل کریں۔ ورنہ ایمانی پیسے بتائیں کہ اپنے ہی فتوے کی رُو سے آپ حرام کے مرتکب اور کافر نہیں ہو گئے؟ العیاذ باللہ من ھٰذہ الخرافات!

دوسرا رخ۔ اگر آپ کے نزدیک واقعی وہ وہابیوں دیوبندیوں میں شامل نہیں، آپ کی مانند اہل سنت والجماعت ہیں تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اُن کے جو فتوے آمین بالجہر، رفع الیدین، فاتحہ خلف الامام، آٹھ تراویح کی تحسین و جواز میں ہیں۔ یا بشریت رسول ؐ، نفی علم غیب اور حاضر ناظر وغیرہ کے متعلق ہیں۔ یا ختم فاتحہ، تیجہ، ساتا، دسواں، بیسواں چہلم، عرس۔ قوالی اور ایسی ہی ہزار ہا خرافات کے رد میں ہیں۔ ان کو آپ کیوں نہیں مانتے؟؟

وہابی کا معنیٰ

یہ کیسی بے انصافی ہے کہ اپنے مطلب کی بے جوڑ عبارت جو صحیح نہیں، مولانا لکھنوی ؒ کے نام سے آپ نے مان لی۔ اور دل وجان سے قبول کر لی۔ اور جو اپنے مذہب و مسلک کے خلاف مسائل ہیں اور انہی کے قلم سے تحریر ہو کر شائع ہو چکے ہیں جو بالکل صحیح مرفوع، غیر مجروح احادیث سے ثابت ہیں۔ ان کا آپ بالکل انکار کر دیتے ہیں۔ اور ان کے ماننے والوں کو وہابی وہابی کہہ کر بدنام کر دیتے ہیں۔ اور وہابی کا معنیٰ تک نہیں جانتے۔ ہم بتائیں وہابی کون ہے! سنیئے!!

؎

خدا اور نبی کا ہے تابع وہابی ۔۔۔ شرک اور بدعت کا مانع وہابی
رسوم کفر کا ہے دافع وہابی ۔۔۔ طریق جہالت کا قاطع وہابی
وہابی کا معنیٰ ہے رحمان والا
شیدائے سنت ہے قرآن والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسولِ خدا پر ہے قربان وہابی طریق نبی پر ہے قربان وہابی
صحابہؓ نبیؐ پر ہے قربان وہابی اور آلِ نبی پر ہے قربان وہابی

وہابی کا معنٰے ہے رحمان والا
شیدائے سُنّت ہے قرآن والا

کریں بدعتوں سب سے نفرت وہابی ہوئی ان کی رسموں کی ان سے خرابی
اسی واسطے شر سے تو اُئے لہابی کہے خاص سُنّی کو جل کر وہابی

وہابی کا معنٰے ہے رحمان والا
شیدائے سُنّت ہے قرآن والا

سمجھتا نہیں ہے یہ مجہول مطلق کہ سُنّت نبیؐ کے ہیں جتنے دقائق
نہیں چھوڑتا جو کہ سُنّی ہے صادق لگاتا ہے تہمت یہ کیوں ان پہ احمق

وہابی کا معنٰے ہے رحمان والا
شیدائے سُنّت ہے قرآن والا

غضب ہے کہ ہیں تعزیہ دار سُنّی ہیں مہندی و سا چق کے سردار سُنّی
چھٹے چلّہ کے ہیں کرن ہار سُنّی مگر ہیں وہابی سے بیزار سُنّی

وہابی کا معنٰے ہے رحمان والا
شیدائے سُنّت ہے قرآن والا

ہیں چاروں مذاہب کے قائل وہابی ہیں چاروں طریقوں پہ مائل وہابی
جو حق ہے اُسی کے ہیں سائل وہابی نہیں کہتے کچھ بے دلائل وہابی

وہابی کا معنٰے ہے رحمان والا
شیدائے سُنّت ہے قرآن والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ علمائے کرام

یہاں تک میں نے مولوی صاحب کی عبارات کے عقلی و نقلی جوابات عرض کیے ہیں۔ اب آخر میں حضرات علمائے کرام کے فتاوے درج کرتا ہوں جن کے پڑھنے سے بھی دوپہر کے چمکتے ہوئے سورج کی طرح صاف عیاں ہو جائے گا۔ کہ مولوی بشیر حسین صاحب بریلوی کا مسلک اور ان کے دلائل غلط موضوع اور کذبات صریح کا ذخیرہ ہیں۔

ہمارے استاد الاستاد شیخ الکل شمس العلماء مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کسی سائل کے جواب میں جو کچھ فرماتے ہیں وہ سوال اور اس کا جواب ہم من وعن درج کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال بعض لوگ ناواقف علم حدیث جن کو صحیح اور سقیم اور ضعیف اور موضوع اور غیر موضوع میں کچھ امتیاز نہیں ہے۔ مؤذن سے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے سننے کے وقت انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگاتے ہیں اور اس فعل کو چند احادیث کتب طبقہ رابعہ سے حجت لا کر سنت جانتے ہیں اس باب میں کتب معتبرہ سے جو صاف صاف حکم ہو ارشاد فرمادیں۔ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا۔

الجواب۔ اس مقدمہ مذکورہ میں جتنی حدیثیں کہ مذکور ہیں۔ ان میں سے ایک بھی صحیح و ثابت نہیں اور نہ ان کا کسی معتمد کتاب میں پتہ ونشان پایا جاتا ہے محققین ونقاد احادیث نے ان سب احادیث میں کلام کر کے تصریح غیر صحیح اور موضوع ہونے کی کر دی ہے تفصیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اجمال اور تشریح اس مقال کی یہ ہے کہ اول تو یہ سب حدیثیں کتب احادیث طبقہ رابعہ سے ہیں اور اس طبقہ کی احادیث اس قابل نہیں کہ کسی عقیدہ اور عمل کے ثابت کرنے میں اُن پر اعتماد کیا جاوے۔ اور ان کو متمسک بہ ٹھہرایا جاوے۔

(۱۷) چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ عجالہ نافعہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔ طبقہ رابعہ احادیثے کہ نام ونشان آنہا در قرون سابقہ معلوم نبود۔ ومتاخرین آں را روایت کردہ اند۔ پس حال آنہا از دو شق خالی نیست یا سلف تفحص کردند آنہا را اصلے نہ یافتند تا مشغول بروایتہ آنہا می شدند۔ یا یافتند ودر آں قدحے وعلتے دیدند کہ باعث شد ہم آنہا را بر ترک روایتہ آنہا وعلی کل تقدیر ایں احادیث قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عمل بآنہا کردہ شود انتہیٰ کذا فی بصارۃ العینین

(۱۸) دوسری یہ کہ علامہ شمس الدین ابوخیر محمد وجیہ الدین عبدالرحمٰن سخاوی مقاصد حسنہ میں۔

(۱۹) اور شیخ الاسلام مترجم بخاری اور

(۲۰) حسن بن علی ہندی اور

(۲۱) اور ابن ربیع شافعی۔

(۲۲) اور زرقانی مالکی۔

(۲۳) اور محمد طاہر فتنی حنفی نے ان احادیث کو لَا یَصِحُّ لکھا ہے اور لفظ لَا یَصِحُّ بمعنی ثابت نہ ہونے کے آتا ہے۔ چنانچہ

(۲۴) علامہ محمد طاہر پٹنی نے اپنے تذکرہ میں لکھا ہے۔ تَوْلُنَا لَمْ يَصِحَّ لَا يَلْزَمُ مِنْهُ اِثْبَاتُ الْعَدَمِ وَاِنَّمَا هُوَ اِخْبَارٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَدَمِ الثُّبُوْتِ اِنْتَھٰی یعنی قول ہمارا لَمْ یَصِحَّ نہیں لازم آتا ہے اس سے اثبات ہونے کا اور نہیں ہے وہ قول مگر خبر دیتا ہے نہ ثابت ہونے سے۔

۲۵۔ اور شیخ الاسلام نے ترجمہ بخاری میں لکھا ہے کہ در فردوس از حدیث ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ آوردہ کہ وے چوں مے شنید قول مؤذن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم، وگفت ہمچنیں وبوسید باطن اَنْمُلَۃ دو انگشت سبابہ را ومسح کردہ آں دو چشم خود را پس فرمود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسیکہ بکند تو شفاعت بر وے واجب شدہ واز حسن ابن علی روایت کردہ اند ہر کہ بگوید نزد سماع ایں کلمہ از مؤذن مرحبا بحبیبی و قُرَّۃُ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وبوسد دو ابہام خود را وبگرداند آنرا بر دو چشم خود نابینا وورد چشم نشود وہرگز صحیح نہ شدہ نزد محدثین چیزے ازاں انتہیٰ۔

(۲۶) اور حسن ابن علی سندی صاحب سبیل الجنان نے تعلیقات مشکوٰۃ المصابیح میں لکھا ہے۔ کُلُّ مَا رُوِیَ فِیْ وَضْعِ الْاِبْھَامَیْنِ عَلَی الْعَیْنَیْنِ عِنْدَ سِمَاعِ الشَّھَادَۃِ مِنَ الْمُؤَذِّنِ لَمْ یَصِحَّ انتھیٰ یعنی جو کچھ روایت کیا گیا ہے انگھوں پر انگوٹھے رکھنے کے بارے میں وقت سننے کلمہ شہادت کے مؤذن سے ثابت نہیں ہوا۔

(۲۷) اور محمود احمد عینی نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں بیچ باب مَا یَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ الْمُنَادِیْ کے لکھا ہے یَجِبُ عَلَی السَّامِعِیْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَرْكُ عَمَلٍ غَيْرِ الْإِجَابَةِ اِنْتَهٰى مُلَخَّصًا ۔ یعنی اذان کے سننے والوں پر ہر کام کا چھوڑ دینا اور جواب اذان دینا واجب ہے،

(۲۸) اور بھی شرح مذکور کے اسی باب میں لکھا ہے يَنْبَغِيْ اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ السَّامِعُ فِيْ خِلَالِ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ وَلَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَلَا يُسَلِّمُ بَرَدِّ السَّلَامِ وَيَشْتَغِلُ بِشَيْءٍ مِّنَ الْاَعْمَالِ سِوَا الْاِجَابَةِ اِنْتَهٰى ! یعنی لائق یہ ہے کہ نہ کلام کرے سننے والا درمیان اذان اور اقامت کے اور نہ پڑھے قرآن اور نہ سلام کرے اور نہ جواب سلام کا دے اور نہ مشغول ہو ساتھ کسی بھی عمل کے سوا جواب دینے اذان کے ۔

(۲۹) اور محمد یعقوب بنانی نے خیر جاری شرح صحیح بخاری میں بعد نقل عبارت عینی کے لکھا ہے ۔ وَاعْلَمْ اَنَّهٗ يُسْتَفَادُ مِنْ كَلَامِ الْعَيْنِيْ الْمَذْكُوْرِ فِيْهِ مَنْعُ وَضْعِ الْاِبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ عِنْدَ سِمَاعِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
یعنی جان تو تحقیق مستفاد ہوتا ہے ۔ کلام عینی سے جو مذکور ہے منع ہونا رکھنے انگوٹھوں کا آنکھوں پر وقت سننے اشہد ان محمد رسول اللہ کے ۔

(۳۰) اور علامہ ابو اسحاق بن عبد الجبار کابلی نے شرح رسالہ عبد السلام لاہوری میں لکھا ہے ۔ قَدْ تَكَلَّمُوْا فِيْ اَحَادِيْثِ وَضْعِ الْاِبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ فَلَمْ يَصِحَّ شَيْءٌ مِّنْهَا رِوَايَةً ضَعِيْفَةً اَيْضًا صَرَّحَ بَعْضُهُمْ بِوَضْعِ كُلِّهَا اِنْتَهٰى !
یعنی تحقیق کلام کیا ہے علماء محدثین نے رکھنے انگوٹھوں کے آنکھوں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس نہیں ثابت ہوا ہے کچھ ان میں سے ساتھ روایت ضعیفہ کے بھی اور اسی واسطے تصریح کی ہے بعض محدثین نے ساتھ موضوع ہونے اُن سب کی اجازیث تک کے

(۳۱) چنانچہ امام ابو الحسن عبد الغافر فارسی صاحب مفہم شرح صحیح مسلم (۳۲) اور مجمع الغرائب نے کتاب اقوال الا کاذیب میں بعد نقل احادیث فردوس دیلمی کے جو اس باب میں وارد ہیں لکھا ہے وَالرِّوَايَاتُ فِي هٰذَا الْبَابِ كَثِيْرَةٌ لَا أَصْلَ لَهَا بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ

(۳۳) اَيْضًا۔ وَقَالَ اَبُوْ نُعَيْمٍ الْاَصْفَهَانِيُّ مَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ كُلُّهُ مَوْضُوْعٌ اِنْتَهٰى یعنی روایات چومنے انگوٹھے اور ان کے آنکھوں پر رکھنے کی بہت ہیں مگر نہیں ہے کچھ اصل ان کی سند ضعیف سے بھی اور فرمایا حافظ ابو نعیم اصفہانی نے کہ اس بارے میں جو روایت کیا گیا ہے سب موضوع ہے۔

(۳۴) اور امام جلال الدین سیوطی نے کتاب تذییل المقال میں لکھا ہے وَالْاَحَادِيْثُ الَّتِيْ رُوِيَتْ فِيْ تَقْبِيْلِ الْاَنَامِلِ وَجَعْلِهَا عَلَى الْعَيْنَيْنِ عِنْدَ سِمَاعِ اسْمِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُؤَذِّنِ فِيْ كَلِمَةِ الشَّهَادَةِ كُلُّهَا مَوْضُوْعَاتٌ اِنْتَهٰى۔ یعنی جو حدیثیں مؤذن سے کلمہ شہادت سننے کے وقت آنحضرتؐ کے نام پر انگلیاں چومنے اور پھر اُن کے آنکھوں پر پھیرنے کے بارے میں روایت کی گئی ہیں سب موضوع ہیں۔

(۳۵) اور ایسا ہی امام مذکور نے کتاب الدُّرَرُ الْمُنْتَثِرَةُ فِيْ اَحَادِيْثِ الْمُنْتَشِرَةِ میں لکھا ہے۔ اِنتہٰی۔ ما فی بعضہا ما ۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العَيْنَيْنِ مُلَخَّصًا مُخْتَصَرًا ۔ پس اس سبب سے معلوم
ہوا کہ علماء محدثین، معتبرین کے نزدیک فعل مذکور ثابت وصحیح نہیں
ہوا اور کل احادیث جو اس باب میں مذکور ہیں سب موضوع ہیں
اور فعل مذکور ہر گز ہر گز سنت ومستحب نہیں ہے بلکہ بدعت وممنوع ہے

(۳۶) چنانچہ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتوے میں ارقام
فرماتے ہیں۔ در وقت اذان سوائے جواب کلمات اذان چیزے ثابت
نشدہ ودر وقت ذکر نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سوائے فرستادن
درود وسلام برآنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نیز چیزے دیگر ثابت
نشدہ وایں عمل از روئے احادیث معتبرہ در زمانہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم، و زمانہ خلفائے راشدین نبودہ پس عمل را بوقت
اذان یا بوقت شنیدن نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنت یا مستحب
دانستہ کردن بدعت است وازیں امر احتراز باید وآنچہ در بعضے
کتب فقہ می نویسند آں کتب چنداں اعتبار ندارند۔ انتہی بلفظہ ملخصًا۔

(۳۷) ومحدث لکھنوی مرزا حسن علی صاحب بھی اپنے فتوے میں
اس پر لکھتے ہیں کہ ایں عمل ممنوع است واز قبیل بدعت وآنچہ
دریں باب حدیثے از جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در عمل
کردن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نقل کنند موضوع است کَذَا ذَکَرَہُ
الشَّیْخُ جَلَالُ الدِّیْنِ سُیُوْطِی وَغَیْرُہٗ مِنَ الْمُحَدِّثِیْنَ
وَکُتُبِ رِوَایَاتِ فِقْہِ مُعْتَبَرَہ ھُمْ اَصْلًا ثبوت ندارد انتہی
بِلَفْظِہٖ ھٰکَذَا فِیْ بِشَارَۃِ الْعَیْنَیْنِ وَاللہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

(۳۸) حَرَّرَہُ السَّیِّدُ مُحَمَّدْ نَذِیْرْ حُسَیْنْ عُفِیَ عَنْہُ

مہر
سید نذیر حسین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(از فتاویٰ نذیریہ جلد اول صفحہ نمبر ۳۴ تا ۳۷)

(۴۰) استاذی المحترم۔ قدوۃ المجد والکرم حضرت جناب مولانا الحاج وحافظ ابو محمد عبدالوہاب صاحب دہلوی محدث ہند رحمۃ اللہ علیہ اسی قسم کے ایک سوال کا جواب ارقام فرماتے ہیں۔ وہ بھی میں من وعن تحریر کرتا ہوں ناظرین بغور ملاحظہ فرما دیں۔

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اکثر لوگ اذان میں جب اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ کہا جاتا ہے یا جمعہ کے خطبہ میں جب اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتا ہے تو انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگا لیتے ہیں۔ یہ فعل کیسا ہے؟ کتب احادیث وفقہ یا اقوال آئمہ سے پایا جاتا ہے یا نہیں؟ اور اگر کہیں سے اس کا جواز ثابت نہیں تو کرنے والے کیسے ہیں؟ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ اس فعل سے آنکھ کی روشنی تیز ہوتی ہے۔ اور اس کو فرمودہ رسولؐ فرماتے ہیں۔ اس کا بھی کچھ پتہ کہیں حدیث نبوی میں لگتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب وھو الموفق للصواب ط

صورت مرقومہ میں معلوم کرنا چاہیے۔ کہ دنیا فانی ہے۔ چند روز کی زندگانی ہے۔ مرنا برحق ہے۔ جہاں تک ہو سکے اتباع جمیع امور میں سنت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ہونا چاہیے۔ کیونکہ فلاح دارین اسی میں ہے۔ اور اپنی طرف سے کوئی ایجاد ہرگز نہ کرنا چاہیے اگرچہ وہ عندالطبع مرغوب ومستحسن ہو۔ جیسا کہ یہی امر یعنی تقبیل ابہام وغیرہ جہال عوام کالانعام بلکہ بعض بعض خواص کے نزدیک بھی بہتر واحسن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معدود و شمار کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ امر یعنی چومنا انگوٹھوں وغیرہ کا عند التاذین یا عند قول الخطیب اللّٰھمّ انصر من نصر دین دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم الخ نہ صحابہ کرام نے مع انّہ لم یکن شخص احب الیھم منہ صلی اللہ علیہ وسلم کما جاء فی الحدیث اور نہ کسی امام نے آئمہ اربعہ میں سے کیا اور جو فعل بلا حضرت سے ثابت ہوا۔ نہ صحابہ کرام سے اور نہ آئمہ سے تو وہ کام بدعت اور مردود ہوتا ہے۔

(۴۰) قال الامام الجلیل السیوطی الاحادیث التی رویت فی تقبیل الانامل وجعلھا علی العینین عند سماع اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المؤذن فی کلمۃ الشہادۃ کلھا موضوعات انتھی ما فی الرسالۃ المسماۃ تیسیر المقال للامام الکبیر الشیخ جلال الدین سیوطی:

یعنی جس قدر حدیثیں در بارہ چومنے انگوٹھوں وغیرہ کے لوگ نقل کرتے ہیں سب کی سب موضوع اور بناوٹی جھوٹی ہیں، اور ماہرین فن لکھتے چلے آتے ہیں۔ کہ یہ حدیثیں بے اصل ہیں۔ اور پایہ صحت کو نہیں پہنچیں۔

(۴۱) کَذَا قَالَ الشَّیْخُ مُحَمَّدْ طَاھِرُ الْحَنَفِی!

(۴۲) وَالْمُلَّاءُ عَلِیْ قَارِیْ اَلْحَنَفِیْ!

(۴۳) وَالشَّیْخُ الشَّوْکَانِیْ اَلْمُحَدِّث وَغَیْرھُمْ فِیْ کُتُبِھِمُ الْمَشْھُوْدَۃِ الْمَنْسُوْبَۃِ اِلَیْھِمْ۔

(۴۴) اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنے فتوے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقبیل العینین میں فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص اس فعل کو سنت جان کر کرے وہ مبتدع اور کرنا اس کا بدعت ہے اور بہت علماء ماہرین اس فعل کو بدعت کہتے ہیں۔ بخوف طوالت ترک کیا۔

(۵۴)۔ اور مولانا شیخ یعقوب چرخی نے شرح صحیح بخاری میں صاف صاف اس فعل کو بدعت لکھا ہے۔ الغرض یہ فعل ہرگز درست نہیں بلکہ بدعت ہے۔

اقول پس صد افسوس مسلمان دینداروں پر کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود تعلیم فرمایا تھا کہ اذان کے وقت یا اس کے بعد کہا کرو اس کو ترک کیا۔ اور اپنی طرف سے بہت سی باتیں ایجاد کرلیں حضرت نے فرمایا ہے۔ کہ جیسا موذن کہتا ہے۔ ویسا ہی کہو۔ تمام گناہ صغائر معاف ہو جائیں گے بعد ختم اذان کے درود شریف پڑھے اور یہ دعا پڑھے اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ آت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودن الذی وعدتہ

بس یہاں تک پڑھے حضرت کی شفاعت اس کے لیے واجب ہو جائے گی۔ حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ: بخاری کتاب الاذان

اور بعض لوگ وعدتہ کے بعد اور بھی چند کلمات پڑھتے ہیں وہ بھی درست و ثابت نہیں ہیں کیونکہ کسی صحیح حدیث شریف میں نہیں آئے۔ اور جو بعض لوگ اذان کے بعد یعنی کلمہ لا الہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ زیادہ کر کے پڑھتے ہیں۔ یہ بھی نادرست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قرآن شریف وغیرہ میں آیا ہے۔ ولیکن خاص اس محل میں شارع سے ثابت نہیں ہوا!
جو امر شارع سے ثابت ہو وہی کرنا چاہیئے۔ نہ یہ کہ اپنی طرف سے ایجاد کر لینا۔ یہ بہت مذموم ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب کوئی عطاس یعنی چھینک لیوے تو کہے الحمد للہ اور سُننے والا یرحمک اللہ کہے۔ یہ شرع کا حکم تھا تو صحابہ کرام کے وقت ایک شخص نے عطاس لے کر الحمد للہ السلام علیکم کہا تب (حضرت) سالم صحابی نے فرمایا۔ وعلیک وعلی امّك! یعنی تیری ماں پر اور تجھ پر سلام ہو۔ پس وہ شخص کچھ خفا سا ہوا۔ تب (حضرت) سالم نے کہا۔ کہ بھائی خفا کیوں ہوتے ہو؟
میں نے کچھ بے جا کلمہ نہیں کہا۔ اسی طرح حضرت کے پاس ایک شخص نے کہا تھا۔ جیسا کہ تم نے چھینک کے بعد کہا۔ تو حضرت نے بھی ایسا کہا۔ جیسا کہ میں نے کہا۔ تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہ محل سلام کہنے کا نہیں ہے۔ هکذا فی الترمذی وابی داؤد ومشکوٰۃ وغیرها من کتب الحدیث!
ایک اور حدیث میں آیا ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن عمر رض کے پاس ایک شخص نے چھینک لی۔ بعدہٗ اُس نے کہا۔ الحمد للہ والسلام علیٰ رسول اللہ تو حضرت عبداللہ بن عمر رض نے فرمایا۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ سب تعریف اللہ پاک کو ہے اور درُود رسول ﷺ پر ہے۔ ولیکن یہ محل درود وغیرہ کا نہیں ہے جس طرح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم کی ہے۔ یعنی الحمد للہ کہنا چاہیئے۔ ویسا ہی کرو۔ اور یہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محل پر ہم کو حضرتؐ نے تعلیم نہیں کیا۔ کذا فی المشکوٰۃ!
اب ارباب فطانت پر مخفی نہ رہے کہ معاذ اللہ ہم کو محمد رسول اللہ کا انکار نہیں ہے۔ لیکن غرض یہ ہے کہ اس وہ محل نہیں ہے۔ اس محل میں ادعیہ و اذکار جو وارد نہیں ان کا پڑھنا چاہیے!
(۴۹م) اور شیخ عبدالحق حنفی دہلوی نے بھی یوں لکھا ہے کہ محمد رسول اللہ کہنے کا یہ محل وقوع نہیں ہے۔ ایسا کہنا درست نہیں ہے کذا فی اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ للشیخ عبد الحق دہلوی انتھی! اب معلوم کرنا چاہیے کہ مسنون طریقہ بعد اذان کے یہ ہے اول تو جس طرح مؤذن کہے۔ اللہ اکبر۔ تو سننے والا بھی اسی طرح کہے جب مؤذن اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہے تو وہ بھی یوں ہی کہے۔ جب مؤذن اشہد ان محمداً رسول اللہ کہے تو سننے والا بھی اشہد ان محمداً رسول اللہ کہے۔ اور انگوٹھے وغیرہ نہ چومے۔ کیونکہ یہ بدعت ہے۔ کما مرّ اور جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہے تو سننے والا کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور جب مؤذن حیّ علی الفلاح کہے تو سننے والا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کہے اور بعض لوگ ان مردود کلمات کے بعوض حی علی الصلوٰۃ و حی علی الفلاح کہتے ہیں ما شاء اللہ کان وما لم یشا لم یکن یہ نادرست اور بے اصل بات ہے۔ ھکذا فی شرح الشیخ عبد الحق حنفی الدھلوی اور جب مؤذن اللہ اکبر کہے تو سننے والا بھی اللہ اکبر کہے اور جب مؤذن کہے لا الٰہ الا اللہ تو سننے والا بھی لا الٰہ الا اللہ کہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اور محمد رسول اللہ یہاں نہ ملاوے کیونکہ یہ محل نہیں ہے بلکہ بدعت ہے!

افسوس کہ جہالت نے ایسا زور پکڑا ہے کہ جو حق بات ہے وہ ناحق اور باطل معدود کی جاتی ہے اور جو بات باطل اور بے اصل ہے وہ مروج اور دائرہ حق میں شمار کی جاتی ہے سچ فرمایا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب سنت کی جگہ بدعت اور بے اصل بات قائم کی جاوے تو سنت نیست ونابود ہو جاتی ہے اور بے اصل بات گڑ اور جم جاتی ہے کذا فی المشکوٰۃ حقیقت میں یہی حال ہے کہ سنت متروک اور بدعت مروج ہو رہی ہے اور نیز تکبیر میں قد قامت الصلوٰۃ کہے تو سننے والا اقامها اللہ وادامها کہے۔ اور کچھ نہ کہے اور باقی کلمات کا جواب جیسا اوپر مذکور ہوا ویسا ہی کہے۔ اور جب مؤذن الصلوٰۃ خیر من النوم کہے اور کچھ نہ کہے۔ یعنی صدقت وبررت وغیرہ نہ کہے۔ کیونکہ اس کا ثبوت (بھی) حدیث میں نہیں ہے پس بعد فراغت جواب مؤذن درود شریف اور مذکورہ بالا دعا پڑھے اور اپنے یا غیر کے لئے جو دعا مانگے قبول ہو گی یہ مسنون طریقہ ہے باقی بدعت ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

حررہ العاجز ابو محمد عبد الوہاب الفنجابی الجھنگوی ثم الملتانی۔ توسیل الستملی تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی فی اواخر شہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ المحترم سنہ ۱۳۰۶ھ

۴۹

سید محمد نذیر حسین	مہر سید عبدالسلام غفرلہ ۱۲۹۹	خادم شریعت رسول الاداب ابو محمد عبدالوہاب ۱۳۰۰ھ
۵۰ عبدالجبار بن العلی ۱۳۰۰ھ	(۵۱)	ابو محمد عبدالحق لدھیانوی ۱۳۰۵ھ
۵۲ عبدالجبار حیدر آبادی	(۵۳)	عبدالرؤف ۱۳۰۴ھ

(از فتاوی نذیریہ جلد اول صفحہ ۱۳۰ تا ۱۴۰)

انگوٹھے چومنے کی تردید

(۵۴) حضرت مولانا محمد بن ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جونا گڑھی ارشاد فرماتے ہیں کہ افسوس اکثر لوگ اذان کا ویسا جواب نہ دے کر جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اور بعدہ درود شریف نہ پڑھ کر افضل و اعلیٰ ثواب سے محروم ہو رہے ہیں وہ آپ کا نام سن کر انگوٹھے چومتے ہیں، آنکھیں ملتے ہیں۔ بالخصوص اذان کے وقت اس بدعت نے آج کل سنت کی جگہ لے رکھی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ جو لوگ کوئی بدعت ایجاد کرتے ہیں اُن سے اس کے مقابل ایک سنت چھن جاتی ہے۔ عموماً اس بدعت میں وہ لوگ مبتلا ہیں جو اپنے تئیں حنفی کہتے ہیں حالانکہ حنفی مذہب یا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی یہ فضول فعل ثابت نہیں!

(۵۴) علامہ عینی عمدۃ القاری میں لکھتے ہیں:-

یجب علی السامعین ترک عمل غیر الاجابۃ یعنی اذان کا جواب دینے کے علاوہ کسی اور عمل میں مشغول نہ ہونا چاہیئے!

(۵۶) خیر جاری میں عینی کے اس کلام کو نقل کرکے لکھا ہے۔

یستفاد من کلام العینی المذکور فیہ منع وضع الابھامین علی العینین عند سماع اشھد ان محمدا رسول اللہ یعنی علامہ عینی کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اذان میں اشھد ان محمدا رسول اللہ سن کر انگوٹھوں پر رکھنا منع ہے!

(۵۵) مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاوی میں تحریر فرماتے ہیں۔ "در وقت اذان سوائے کلمات اذان چیزے ثابت نہ شدہ و در وقت ذکر آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوائے فرستادن درود وسلام بر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیز چیزے دیگر ثابت نہ شدہ و ایں عمل از روئے احادیث معتبرہ در زمانہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و زمانہ خلفاء راشدین نبودہ پس ایں عمل را بوقت اذان یا بوقت شنیدن نام آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنت یا مستحب دانستہ کردن بدعت است و ازیں امر احتراز باید" یعنی اذان سنتے ہوئے جو کچھ مؤذن کہتا ہے اس کا جواب دینے کے علاوہ اور کوئی بات ثابت نہیں اور انگوٹھے چومنا اور انہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنکھوں پر لگانا نہ تو کسی معتبر حدیث سے ثابت ہے نہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں یہ کام پایا گیا ہے پس اذان کے وقت یا حضور کا نام سن کر سنت یا مستحب جان کر انگوٹھوں کا چومنا اور آنکھوں پر لگانا بدعت ہے۔ اس سے بچنا چاہیئے!

۵۶ مرزا حسن علی لکھنوی بھی اپنے ایک فتوے میں لکھتے ہیں۔ "ایں امر ممنوع است و از قبیل بدعت یعنی یہ کام منع ہے! اور بدعت ہے!

۵۷ مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی "مجموعہ فتاوی" میں لکھتے ہیں۔ کہ اکثر کتب معتبرہ متداولہ میں اس کا نشان نہیں ہے!

۵۸۔ حنفی مذہب کی فقہ کی معتبر کتاب دُرِّ مختار میں ہے۔ وَلَا يَشْتَغِلُ بِغَيْرِ الْإِجَابَةِ

یعنی اذان کا جواب کے علاوہ کسی قول و فعل میں مشغول نہ ہو!

۵۹۔ شامی مصری جلد اوّل ص۳۱۴ میں ہے۔ لِاَنَّ الْمَشْرُوعَ اِجَابَةٌ وَّالْحَثْوُ فِيْهَا! یعنی سنت طریقہ یہ ہے کہ اذان کا صرف جواب دے۔ علاوہ ازیں کچھ بھرتی نہ کرے!

۶۰ دوسری جگہ اسی صفحہ میں ہے۔ يَنْبَغِيْ لِلسَّامِعِ اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ وَلَا يَشْتَغِلَ بِشَيْءٍ فِيْ حَالَةِ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

یعنی اذان و اقامت کا سننے والا (سوائے جواب دینے کے) نہ تو زبان سے کوئی کلمہ نکالے، نہ ہاتھ سے کوئی کام کرے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۳۔ دُرِّ مختار جلد اوّل صفحہ نمبر ۲۹۴ میں ہے۔ وَلَا يَشْتَغِلُ بِغَيْرِ الْاِجَابَةِ یعنی اذان کے جواب کے سوا اور کچھ نہ کہے۔

۶۴۔ علاوہ ان حوالوں کے یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ اذان خود جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے میں ہوتی تھی!

۶۵۔ صحابہ کرام سنتے تھے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے انہیں تعلیم دی کہ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ الخ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)!

یعنی جب تم اذان سنو تو جو مؤذن کہہ رہا ہے۔ وہی تم بھی کہا کرو۔ ہاں جب وہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہو لیکن صحیح حدیث سے کوئی یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ آپؐ نے انہیں انگوٹھے چومنے اور آنکھیں ملنے کا حکم دیا ہو!

۶۶۔ نہ ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابیوں میں سے کسی ایک صحابی سے یہ بدعت کوئی بسند صحیح ثابت کر سکتا ہے!

۶۷۔ نہ تابعین سے!

۶۸۔ نہ چاروں اماموں میں سے کسی سے اس امر زبونی کی کوئی سند لا سکتا ہے۔ مسلمانو! تم محکوم ہو حاکم نہیں ہو۔ مطیع ہو۔ مطاع نہیں ہو، تابع فرمان ہو، فرمانروا نہیں ہو۔ اُمتی ہو۔ نبیؐ نہیں ہو۔ پھر تمہیں سُنّتِ نبویؐ کے خلاف کی جرأت کیوں ہوتی ہے؟

کیا تم نے یہ ارشادِ پیغمبر نہیں سُنا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۹ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ یعنی ہمارے اِس دین میں جو شخص کوئی نئی بات اپنی طرف سے نکالے وہ مردود ہے (بخاری و مسلم)!

(۷۰) جناب رسُول خدا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم فرماتے ہیں قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی جب مؤذن سے اذان میں اشہد ان محمد رسول اللہ سُنو تو تم بھی یہی کہو! اس صریح فرمان کے ہوتے ہوئے افسوس اُمتیوں نے کہیں انگوٹھے ہلانے کہیں آنکھیں ملنی کہیں قُرَّتُ عَیْنِیْ وغیرہ کے خود ساختہ الفاظ شروع کر دیئے!

خدا جانے یہ لوگ نبیؐ کی تعلیم کو ناقص خیال کرتے ہیں؟ یا نبیؐ کی تعلیم سے ناخوش ہیں؟ یا نبی کی نبوت سے ناراض ہیں!؟

(۷۱) بھلا اور الفاظ یا اور کسی کام کا ذکر کیا حضورؐ نے اذان کے الفاظ کی نظم اور ترتیب کا یہاں تک خیال رکھا کہ درود شریف پڑھنا بھی اذان کے خاتمہ کے بعد بتلایا فرماتے ہیں:-

قُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ یعنی مؤذن جو کہہ رہا ہے وہی تم بھی کہو پھر اذان ہو چکنے کے بعد مجھ پر درود پڑھو۔ کلام عرب میں ثُمَّ کا لفظ ترتیب مع التراخی کے لئے آتا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ درود بھی بعد میں پڑھنا چاہیئے!

(۷۲) اِسی طرح فقہ حنفی میں بھی نظم اذان کا لحاظ رکھا گیا ہے! چنانچہ شامی مصری جلد اول صفحہ ۲۹۳ میں ہے۔ لِاَنَّ اُلْکُلَّ یُخِلُّ بِالنَّظْمِ یعنی جو چیز نظم اذان میں خلل انداز ہو وہ ممنوع ہے یہ بھی خیال رہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض لوگ صبح کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ سُنکر صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ پڑھتے ہیں یہ بھی ناجائز اور بدعت ہے حنفی مذہب میں بھی اسے بے ثبوت لکھا ہے۔

(۳۷) چنانچہ اَلتَّحْرِیْرُ الْمُخْتَارُ لِرَدِّ الْمُخْتَارِ جلد اوّل صفحہ نمبر ۷۴ میں ہے وَلَمْ یَرِدْ حَدِیْثٌ اٰخَرُ فِیْ صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ یعنی اس کا پڑھنا حدیث سے ثابت نہیں!

انگوٹھے چومنے کی ایک حدیث بھی صحیح نہیں!

جو لوگ اس فعل کے کرنے والے ہیں وہ بعض حدیثیں اور بعض فقہ کی عبارتیں اس کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کا حال بھی بیان کر دوں تاکہ مسئلہ بالکل صاف ہو جائے!

۴۷ مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی اپنے فتوے میں لکھتے ہیں احادیث جو اس باب میں فقہا نقل کرتے ہیں وہ بہ تحقیق محدثین صحیح نہیں!

۴۵ علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں۔ لَمْ یَصِحَّ فِی الْمَرْفُوْعِ[1] مِنْ کُلِّ ھٰذَا شَیْءٌ یعنی اس بارے میں جتنی مرفوع حدیثیں ہیں ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں!

۴۶ فَوَائِدُ الْمَجْمُوْعَۃِ فِیْ اَحَادِیْثِ الْمَوْضُوْعَۃِ صفحہ ۹ میں ہے قَالَ ابْنُ طَاھِرٍ فِیْ تَذْکِرَۃٍ لَا یَصِحُّ یعنی ابن طاہر حنفی

[1] ناظرین یہ وہی کلام ہے۔ جو ہم مولوی بشیر حسین صاحب کی کتاب سے انہیں کے قلم کا لکھا ہوا صفحہ نمبر ۱۰۰ پر پہلے لکھ آئے ۱۲ منہ عفی عنہ!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تذکرہ میں لکھتے ہیں (جس روایت میں حضرت ابو بکر صدیق کا حضور کے سامنے انگوٹھے چومنا بیان کیا جاتا ہے) وہ صحیح نہیں۔

(۷۷) اسی طرح دوسری حدیث جس میں قُرَّةُ عَيْنِي والی عبارت بھی ہے۔ اس کی نسبت لکھتے ہیں لَا يَصِحُّ یعنی (یہ) روایت بھی صحیح نہیں۔

(۷۸) تمییز الطیب من الخبیث ص۱۸۹ میں نیبرا نی لکھتے ہیں۔ قَالَ شَيْخُنَا وَلَا يَصِحُّ وَاَوْرَدَهُ الشَّيْخُ اَحْمَدُ الرَّدَّادُ فِي كِتَابِهِ مُوجِبَاتِ الرَّحْمَةِ بِسَنَدٍ فِيهِ مَجَاهِيلُ مَعَ انْقِطَاعِهِ عَنِ الْخَضِرِ وَكُلُّ مَا يُرْوٰى مِنْ هٰذَا فَلَا يَصِحُّ رَفْعُهُ اَلْبَتَّةَ۔

یعنی شیخ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں اور خضرؑ والی حدیث کے راوی مجہول ہیں۔ اور سند میں بھی انقطاع ہے اس بارے میں جتنی بھی حدیثیں ہیں ان میں سے مرفوعاً ایک بھی صحیح نہیں۔

(۷۹) مقاصد حسنہ میں ہے لَا يَصِحُّ یعنی یہ حدیث بھی صحیح نہیں۔

(۸۰) شیخ الاسلام ترجمہ بخاری میں لکھتے ہیں ہرگز صحیح نہ شدہ نزد محدثین چیزے ازاں الخ یعنی انگوٹھے چومنے اور آنکھوں پر ملنے کی حدیثوں میں سے ایک بھی محدثین کے نزدیک صحیح نہیں۔

(۸۱) حسن ابن علی ہندی تعلیقات مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں۔ كُلُّ مَا رُوِيَ فِي وَضْعِ الْاِبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِنْدَ سِمَاعِ الشَّهَادَةِ مِنَ الْمُؤَذِّنِ لَمْ يَصِحَّ یعنی مؤذن سے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ...... سن کر انگوٹھوں کو آنکھوں پہ رکھنے کی جتنی حدیثیں ہیں وہ سب غیر صحیح ہیں۔

۸۰ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی اپنے فتوے میں لکھتے ہیں۔ ایں عمل از روئے احادیث معتبرہ در زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و زمانہ خلفاء راشدین نبودہ یعنی نہ تو انگوٹھوں کا چومنا اور آنکھوں پہ رکھنا کسی معتبر حدیث سے ثابت ہے نہ حضور کے اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں یہ عمل پایا گیا۔

۸۱ خَاتِمَةُ مَجْمَعِ الْبِحَارِ ص۵۱۱ جلد ۳ مطبوعہ نولکشور میں اس حدیث کی بابت لکھا ہے ذَكَرَهُ الدَّيْلَمِيُّ لَا يَصِحُّ یعنی دیلمی کی یہ روایت صحیح نہیں۔

۸۲ وَكَذَا مَا اَوْرَدَ عَنِ الْخَضِرِ اس بارے میں حضرت خضر کی جو روایت ہے وہ بھی صحیح نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگوٹھے چومنے کی روایتیں سب موضوع ہیں

برادران! متذکرہ بالا حوالوں میں آپ نے پڑھ لیا کہ جو حدیثیں اس بارے میں پیش کی جاتی ہیں وہ سب کی سب غیر صحیح، غیر ثابت اور ناقابل عمل ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ یہ روایتیں موضوع یعنی بناوٹی اور محض جھوٹ ہیں۔

(۸۲) چنانچہ علامہ ابو اسحاق کابلی شرح رسالہ عبدالسلام میں لکھتے ہیں۔ تَكَلَّمُوْا فِي الْاَحَادِيْثِ وَضْعَ الْاِبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ فَلَمْ يَصِحَّ شَيْئٌ مِّنْهَا بِرِوَايَةٍ ضَعِيْفَةٍ اَيْضًا صَرَّحَ بَعْضُهُمْ بِمَوْضُوْعٍ كُلِّهَا۔
یعنی انگوٹھوں کو آنکھوں پر رکھنے کی تمام روایتوں پر محدثین نے جرح کی ہے ان میں سے ایک روایت ضعیف سند سے بھی ثابت نہیں بلکہ بعض محدثین نے کھلے لفظوں میں ان سب کو موضوع کہا ہے

(۸۳) امام ابوالحسن اقوال الاکاذیب میں لکھتے ہیں۔ لَا اَصْلَ لَهَا بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ اَيْضًا۔ یعنی اس مسئلہ کی کوئی اصل نہیں کسی ضعیف حدیث سے بھی یہ مسئلہ ثابت نہیں۔

۸۴ قَالَ اَبُوْنُعَيْمِ الْاَصْفَهَانِيُّ فِيْ مَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ كُلُّهٗ مَوْضُوْعٌ یعنی امام ابو نعیم اصفہانی فرماتے ہیں اس بارے میں جو کچھ روایتیں ہیں سب کی سب موضوع اور من گھڑت ہیں۔

۸۵ امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کُلُّهَا مَوْضُوْعَاتٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تیسیر المقال) یعنی یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں!

(۵) مرزا حسن علی محدث لکھنوی لکھتے ہیں "و آنچہ درین باب (الخ) نقل کنندہ موضوع است" یعنی اس بارے میں جو حدیثیں بیان کی جاتی ہیں وہ سب موضوع اور بناوٹی ہیں!

حنفی مذہب کی معتبر کتابوں میں بھی یہ نہیں!

میں چاہتا ہوں کہ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بیان کر دوں کہ فقہ کی جن کتابوں میں اس فعل کو دبی زبان سے جواز تک پہنچانے کی کوشش کی ہے ان کتابوں کی حقیقت بھی ناظرین کو معلوم ہو سکے۔

(۱) مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں "و آنچہ در بعضے کتب فقہی نویسند آں کتب غیر معتبر اند" یعنی اس مسئلہ کو فقہ کی جن بعض کتابوں میں لکھا ہے وہ کتابیں اعتبار کے لائق نہیں!

(۲) مرزا حسن لکھنوی اپنے فتوے میں لکھتے ہیں "و بحسب روایات فقہ معتبرہ ہم اصلاً ثبوت ندارند" یعنی فقہ کی معتبر کتابوں سے بھی اس عمل کا کوئی ثبوت نہیں!

(۳) مجموعہ فتاویٰ عبدالحی (لکھنوی) میں ہے - وہ کتب جن میں یہ مسئلہ مذکور ہے۔ وہ غیر معتبر ہیں۔

(۴) ہاں آخر میں یہ بھی کہہ دوں کہ بعض عوام میں مشہور ہے کہ اس کے چومنے سے آنکھیں نہیں دکھتیں انسان اندھا نہیں ہوتا وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی غلط ہے۔ نہ تو کسی حدیث سے ثابت ہے اور نہ عقل سے۔ اور تجربہ بھی اس کے برخلاف ہے بیسیوں اس کام کے کرنے والے اندھے موجود ہیں۔ بیسیوں آنکھوں کے درد سے بیتاب پھرتے ہیں۔ جس کتاب سے انگوٹھے چومنے کی روایت لی جاتی ہے۔ وہ کتاب خود بھی چوتھے طبقے کی اور غیر معتبر ہے!

۹۲ "عجالہ نافعہ" میں ہے این کتاب قابل اعتماد نیستند یعنی فردوس دیلمی کی حدیثیں بوجہ سند صحیح نہ ہونے کے اعتماد کے لائق نہیں الغرض کسی طرح بھی یہ بدعت ثابت نہیں ہو سکتی (از حقوق محمدی)

۹۳ حضرت الحاج مولانا فلاں عبد الغفار صاحب سلفی نائب مرکزی جماعت غرباء اہل حدیث فرماتے ہیں الجواب بعون الوھاب ھو الموفق!

صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ بوقت اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی سُنکر انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر لگانا یہ صریح بدعت کھلی گمراہی اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظاہرا نافرمانی ہے کیوں کہ آپ نے اپنی امت کو یہ حکم دیا ہے قُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ! تم موذن کے جواب میں وہی کہو جو موذن کہہ رہا ہے۔ سوا حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے اور انگوٹھے چومنے کے بارے میں جتنی احادیث لکھی اور بیان کی جاتی ہیں سب بے اصل من گھڑت اور جھوٹی ہیں ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مسئلہ میں چاروں اماموں اور محدثین کرام سے صحیح حدیث ثابت نہیں ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ (صحیح بخاری) یعنی جس شرعی کام پر مہر محمدی نہ ہو تو وہ مردود ہے۔ لہٰذا ایسے (غیر شرعی) کام سے احتراز لازم اور ضروری ہے۔ هٰذَا مَا عِنْدِیْ فقط وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ احقر عبید الغفار سلفی نائب مفتی مدرسہ دارالسلام محمدی مسجد کراچی ۱۔

۲۵ جمادی الاوّل ۱۳۸۱ھ

(۹۶) حضرت العلام الحاج جناب مولانا الو الخلیل عبد الجلیل خانصاحب فاضل دہلی مدیر صحیفہ اہلحدیث کراچی فرماتے ہیں۔

مَا اَجَابَ الْمُجِيْبُ الْفَاضِلُ فَهُوَ صَحِيْحٌ آنکھیں اپنی انگوٹھے اپنے، منہ اپنا، اور چومنے والا خود، اس میں حضور علیہ السّلام کو کیا ملا؟

مسنون اور کار ثواب تو یہ ہے کہ اذان کا لفظ بلفظ جواب دیکر دعا اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ الخ اور درود شریف پڑھے۔ اور اپنی طرف سے کوئی چیز بھی اس میں شامل نہ کرے فقط۔

عبد الجلیل خان مدرس مدرسہ دارالسلام کراچی۔

(۹۷) محترم الحاج قاری مولانا عبد الحکیم صاحب فاضل کراچی۔ مندرجہ بالا فتاوٰی کی تصدیق فرماتے تحریر فرماتے ہیں۔

الجواب صحیح عبدالحکیم عفی عنہ مدرس مدرسہ دارالسلام کراچی۔

(۹۸) حضرت الحاج حافظ مولانا ابو عمار عبد الغفار صاحب بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصدیق فرماتے ہوئے یہی فرماتے ہیں کہ

الجواب صحیح ابو عمار عبد القہار غفرلہ مدرس مدرسہ دار السلام محمدی مسجد کراچی ۲۸ جمادی الاوّل ۱۳۸۱ھ

(۹۹) حضرت مولانا الحاج عبد الجبار صاحب سلفی مینجر صحیفہ اہلحدیث فرماتے ہیں۔

مَا اجاب المجیب فَهُوَ صَحِیْحٌ لَاشک فیہ احقر عبد الجبار شاهد مدرس مدرسہ دار السلام ویسٹ لنڈ کراچی

(۱۰۰) محترم الحاج مولانا حافظ ابو انس محمد یونس صاحب فرماتے ہیں کہ

الجواب۔ حق والحق احق ان یتبع خادم الاسلام۔

ابوانس محمد یونس غفرلہ مدرس مدرسہ دارالسلام کراچی ۲۸ جمادی اوّل ۱۳۸۱ھ

(۱۰۱) فاضل نوجوان حضرت مولانا حافظ عبد الرحمٰن صاحب سلفی فرماتے ہیں۔ فقد اصاب المجیب۔ عبد الرحمٰن صاحب سلفی مدرس مدرسہ دارالسلام کراچی۔

(۱۰۲) مفتی پاک وہند علامۂ دہر مناظر اسلام خادم دین متین مفسر قرآن وحدیث حافظ الحاج مولانا ابو محمد عبد الستار صاحب امام جماعت غرباء اہلحدیث کراچی فرماتے ہیں۔

الاجوبۃ کلها صحیحۃ ابو محمد عبد الستار غفرلہ الغفار دہلوی حال خطیب محمدی مسجد کراچی۔

(۱۰۳) حضرت مولانا ابو مسعود صاحب قمر بنارسی ناظم اعلیٰ صوبائی اہلحدیث کانفرنس یو پی وممبر آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس ورکنگ کمیٹی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند وسی مضلع مرادآباد فرماتے ہیں۔

الجواب : بوقت اذان ہی نہیں جب کبھی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا اسم گرامی لیا جائے یا سنا جائے تو اس پر انگوٹھے چومنے کا قرآن شریف و صحیح حدیث اور چاروں اماموں سے کسی امام سے کوئی ثبوت نہیں۔ اس کے لئے قرآن شریف میں اللہ کا یہ حکم ہے: صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ط اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے نام پر صلوٰۃ و السلام پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

صحیح حدیثوں میں یہ حکم آیا ہے کہ جو شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے نام کو سن کر صلوٰۃ و السلام نہ پڑھے۔ وہ لعنتی اور جہنمی ہے۔ اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے آمین فرمائی ہے جب تک مؤذن اذان دیتا رہے۔ اس وقت اذان کے کلموں کے دہرانے کا حکم ہے۔ اذان کے ختم ہونے کے بعد سب سے پہلے درود ماثورہ پڑھنا چاہیئے۔ بخاری شریف میں یہ حکم رسول واضح لفظوں میں موجود ہے۔

بقول اصولِ احناف اس نص قطعی کی موجودگی میں اس کی تخصیص خبر احاد سے نہیں ہوسکتی۔ اس لئے انگوٹھا چومنا ناجائز بدعت، قابلِ مواخذہ اور گناہ ہے۔

تفصیل : خود حضرت مولانا ابوالخفیق محمد رفیق خان صاحب نے اپنی اس قیمتی کتاب "تَنْكِيْرُ الْخَفَايِيْن" میں بڑی تفصیل سے پہلے ہی بیان کردی ہے۔ آپ نے اپنی تصانیف سابقہ کی طرح یہ کتاب بھی خوب واضح اور مدلل تصنیف فرمائی ہے جو مبتدعین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومشرکین کا بہترین جواب ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے مجاہد مولانا کے علم وعمر میں برکت عطا فرمائے اور جملہ دینی خدمات قبول فرمائے!

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد!!

عاجز ابومسعود قمر بنارسی محلہ ساہوکارہ چندوسی ضلع مرادآباد (یوپی)

(۱۰۴) فاضل جلیل، عالم نبیل، خطیب عصر حضرت العلام، الحاج، مولانا عبدالرؤف خان صاحب رحمانی ناظم مدرسہ سراج العلوم جھنڈا نگر (نیپال) تحریر فرماتے ہیں کہ ۔ کچھ عرصہ ہوا کہ "تقبیل الابہامین" میں میرا مضمون اخبار اہلحدیث دہلی میں شائع ہوچکا ہے۔

یہ مقام تو آپ کی تفصیل اور تنقید کا ہے۔ رسالہ کا نام "رفع کبیر التقبلین" (بہت ہی) ٹھیک ہے۔ خداوند کریم نے آپ کو اچھی توفیق دے رکھی ہے۔ خوب لکھتے ہیں۔ ع

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ۔ فقط والسلام خادم عبدالرؤف خان

۱۳ اکتوبر ۱۹۶۱ء

(۱۰۵) حضرت مولانا عبدالقادر صاحب حصاری فرماتے ہیں:

الجواب :۔ الحمد للہ رب العالمین ۔ امابعد فاقول وباللہ التوفیق ۔

واضح ہو کہ اوقات نماز میں اذان کا دینا شعار اسلام ہے جس پر اہل اسلام کا تعامل بالتواتر جاری ہے اس کے متعلق جو احکام کتب سنت تند اولہ اور کتب فقہ متداولہ درسیہ میں موجود ہیں ۔ وہ کسی اہل علم سے مخفی نہیں ہیں ۔ لیکن کسی حدیث اور فقہ کی کتاب میں اذان یا غیر اذان میں جناب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی سنکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر مانا مذکور نہیں ہے۔ مگر عہدِ نبوی اور قرونِ ثلاثہ میں اس پر تعامل پایا جاتا تو ضرور کتب احادیث طبقۂ اولیٰ و طبقۂ ثانیہ میں اس کا ذکر ہوتا۔ یا اس کا ذکر اس باب میں ہونا ضروری تھا۔ جس میں آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کے احکام درج ہیں۔ یا آپ کے فضائل کا بیان ہے۔ مگر کتب حدیث اور کتب فقہ معتبرہ میں کسی جگہ بھی یہ مسئلہ موجود نہیں ہے۔ اور نہ قرونِ ثلاثہ میں اس پر تعامل بسندِ صحیح ثابت ہوا ہے۔ جو شئے وجود شرعی کے ساتھ قرون ثلاثہ میں موجود ہو وہ سنت ہے۔ اور جس کا وجود شرعی قرونِ ثلاثہ میں ثابت نہ ہوا وہ بدعت ہے۔ مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی سعایہ میں یہ فرماتے ہیں۔

وَالْحَقُّ اَنَّ تَقْبِيْلَ الظُّفُرَيْنِ عِنْدَ سِمَاعِ الْاِسْمِ النَّبَوِيِّ فِي الْاَذَانِ وَغَيْرِهَا كُلَّمَا ذُكِرَ اسْمُهُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مِمَّا لَمْ يَرِدْ فِيْهِ خَبَرٌ وَّلَا اَثَرٌ وَمَنْ قَالَ بِهِ فَهُوَ الْمُفْتَرِي الْاَكْبَرُ فَهُوَ بِدْعَةٌ شَنِيْعَةٌ لَا اَصْلَ لَهَا فِي كُتُبٍ شَرِيْفَةٍ وَمَنِ ادَّعٰى فَعَلَيْهِ الْبَيَانُ ۔ انتہی ۔

یعنی حق بات یہ ہے کہ اسم گرامی نبی کریم صلعم کا سنکر انگوٹھے چومنا اذان، اقامت وغیرہ میں یہ بدعت سیئہ ہے۔ اس بارے میں کوئی حدیث اور صحابی کا قول وارد نہیں ہے۔ اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ اس بارے میں حدیث یا قولِ صحابی وارد ہے۔ وہ سب سے بڑا جھوٹا ہے۔ کیونکہ ان روایتوں کی کوئی اصل نہیں۔ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص کسی حدیث کے صحیح ہونے کا دعوےٰ کرے اس کے ذمہ ثبوت لازم ہے۔ اہل بدعت جو روایات پیش کرتے ہیں۔ وہ سب موضوع اور غیر ثابت اور بے سند ہیں۔ جن سے انگوٹھے چومنے کا استحباب ثابت نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ روائتیں چوتھے درجے کی ہیں۔ جن پر اعتماد کرنا جائز نہیں ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ انگوٹھے یا انگلیاں چوم کر آنکھوں پر لگانے کا مسئلہ بے اصل ہے۔ جناب مولانا محمد رفیق خان صاحب مناظرِ اسلام و مجاہد فی سبیل اللہ نے جو اس موضوع پر بدعتی شخص کے جواب میں یہ کتاب " تذکیر الثقلین " .... لکھی ہے۔ وہ بہت صحیح ہے۔ میں اس کی تائید و تصدیق کرتا ہوں۔ آپ بلا شبہ مذہب اہلحدیث کے غازی اور مجاہد ہیں۔ کہ گمراہ لوگوں کی بات اور تحریر سن کر برداشت نہیں کر سکتے۔ فوراً اس کی مذمت کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اس جہاد پر جزائے خیر بخشے۔ آمین!

کاش کہ آپ کا اور میرا قرب و جوار ہوتا تو ہم ایک دوسرے کا تعاون کرتے۔ کہ مسلک طبیعت، جوشِ مذہبی، غیرت حمیت ہماری ایک جیسی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

کتبہٗ عبد القادر الحصاری غفر لہٗ الباری۔

(١٠٦) حضرت مولانا ابو حفص بن عثمان العثمانی خطیب جامع مسجد اہلحدیث خوشاب ضلع سرگودھا فرماتے ہیں۔

الجواب وھو الملھم للحق والصواب۔

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علٰی رسولہ المصطفٰی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اما بعد۔ بوقت اذان جناب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی سن کر ہاتھ کے انگوٹھوں کو چومنا اور آنکھوں سے لگانا کسی حدیث صحیح مرفوع سے ثابت نہیں۔ یہ زمانہ خیرالقرون مشہود لہا بالخیر سے بہت بعد کی ایجاد و حدات ہے۔ اگر اسے خالص گمراہی اور بدعت محض نہ کہیں۔ تو آخر کیا کہیں۔؟ خیرالقرون سے تو اس کا وجود وثبوت ہرگز نہیں ملتا۔

(۱۰۷) مولانا اشرف علی حنفی تھانوی اپنی کتاب بوادرالنوادر جلد ۲ صفحہ ۷۰۹ پر رقمطراز ہیں۔ اَمَّا حُكْمُ هٰذَا الْعَمَلِ فَظَاهِرٌ وَهُوَ اَنَّهٗ اِنْ فُعِلَ بِاعْتِقَادِ الثَّوَابِ الَّذِيْ لَمْ يَثْبُتْ يُهْمِلُهٗ كَانَ بِدْعَةً وَزِيَادَةً فِي الدِّيْنِ وَاَكْثَرُ مَنْ يَّفْعَلُهٗ فِيْ زَمَانِنَا اعْتِقَادُهُمْ كَذٰلِكَ فَلَا شَكَّ فِيْ كَوْنِهٖ بِدْعَةً۔ انتھی۔

یعنی اس کا حکم (قواعد شرعیہ سے) ظاہر ہے وہ یہ کہ اگر یہ عمل باعتقاد ثواب (اور کار دین) سمجھ کر کیا جائے جس کی کوئی دلیل ثابت نہیں ہوئی۔ تو وہ بدعت اور زیادت فی الدین ہے۔ اور اس زمانے کے جو لوگ یہ عمل کرتے ہیں۔ ان میں اکثر کا یہی اعتقاد ہے سو اس (نعل) کے بدعت ہونے میں کوئی شک نہیں۔

لہذا بحکم حدیث شریف مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ الحدیث یعنی جو ایسی نئی بات ہماری اس شریعت وحکم میں نکالی جائے۔ جو اس شریعت میں موجود نہیں وہ رَدّ اور مردود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبتدع حضرات اس کے ثبوت کے درپے ہو کر دیلمی سے ایک دور روایت پیش کیا کرتے ہیں۔ دل چاہتا ہے کہ ان کی بھی مختصراً پوست کندہ اصلیت گوش گذار کر دوں۔ اس کے موضوع ہونے کے متعلق فحول علماء محدثین کی رائے درج ذیل ہے۔

ا:۔ کتاب اللؤلؤ المرصوع فیما لا اصل لہ او باصلہ موضوع" مطبوعہ مصر ص۲ مصنفہ شیخ محمد ابوالحسن القاوقجی الحنفی (المتولد ۱۲۲۴ھ) ف۔

ب:۔ علامہ محمد طاہر الحنفی (ف ۹۸۹ھ) کی کتاب تذکرۃ الموضوعات ص۳۴

ج:۔ علامہ شوکانی رح (ف ۱۲۵۰ھ) کی کتاب الفوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ مصری ص۲۱۰ وہندوستانی ص۹

د:۔ علامہ علی القاری حنفی (ف ۱۰۱۴ھ) کی کتاب "الموضوع فی احادیث الموضوع" ص۲۵

ﻫ۔ علامہ عبد الرحمن بن علی (ف ۹۲۴ھ) کی کتاب "تمیز الطیب من الخبیث فیما یدور علی السنۃ الناس من الحدیث" ص۱۲۹ وغیرہا من کتب الموضوعات مندرجہ بالا محدثین کرام نے اس حدیث کو بالکل موضوع۔ مختلق اور جعلی قرار دیا ہے۔

دیلمی طبقہ رابعہ کی کتابوں میں سے ہے۔ اور طبقہ رابعہ کی کتب سے استدلال فحول ائمہ حدیث بعد تنقید و تحقیق کے کیا کرتے ہیں۔ یا پھر اہل بدعت ان کتب کو تختہ مشق ستم بنایا کرتے ہیں۔ جن کے ہاں اس اپنی بدعت کی تائید ہوتی ہے۔ ودلائل کی صحت اور سقم ان کے موضوع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے خارج ہوتے ہیں۔ مولانا علی القاری حنفی (ف سنہ ۱۰۱۴ھ) نے اپنی کتاب موضوعات کبیر مطبع مجتبائی دہلی ص ۸۷ و مطبع اصح المطابع کراچی ص ۱۵۱ میں نقل احادیث اور مسائل فقہ کے متعلق ایک قاعدہ تحریر فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ قُلْتُ

وَمِنَ الْقَوَاعِدِ الْكُلِّيَّةِ أَنَّ نَقْلَ الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ وَالْمَسَائِلِ الْفِقْهِيَّةِ وَالتَّفَاسِيْرِ الْقُرْآنِيَّةِ لَا يَجُوْزُ إِلَّا مِنَ الْكُتُبِ الْمُتَدَاوَلَةِ لِعَدَمِ الْاِعْتِمَادِ عَلٰى غَيْرِهَا مِنْ وَّضْعِ الزَّنَادِقَةِ وَإِلْحَاقِ الْمَلَاحِدَةِ بِخِلَافِ الْكُتُبِ الْمَحْفُوْظَةِ فَإِنَّ نُسَخَهَا يَكُوْنُ صَحِيْحَةً مُّتَعَدِّدَةً انتہی۔

حاصل ترجمہ:- اور یہ بات قواعد کلیہ میں سے ہے کہ تفاسیر قرآنیہ مسائل فقہیہ اور احادیث نبویہ کا نقل کتب متداولہ کے سوا جائز نہیں۔ اس لئے کہ ان کتب کے علاوہ کتابوں پر اعتماد نہیں۔ زندیق اور ملحد لوگوں نے ان میں الحاق اور ملا دیا تتی کر دی ہے بخلاف کتب محفوظہ کے کہ ان کے متعدد صحیح نسخے ہر جگہ دستیاب ہو جاتے ہیں۔

تذکیر الثقلین

اس کتاب تذکیر الثقلین کا جستہ جستہ مقامات سے میں نے بغور مطالعہ کیا۔ جو اپنے باب میں خطیب فی المحراب ہے۔ کیا ہی اچھوتی اور انوکھی تحقیق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب لاجواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑی محنت۔ جانفشانی اور عرق ریزی سے لکھی گئی ہے۔ جو
بدعتی حضرات کے منہ بند کرنے اور موحدین متبعین کو شرک وکفر
اور بدعت و گمراہی کے قلعے مسمار کرنے کے لئے کافی وافی اور
بہترین ہتھیار ہے۔ بے اختیار مؤلف مکرم مدظلہ العالی کو داد دینے
کو جی چاہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ مصنف کو دین و دنیا میں نیکی و بھلائی
سے مالا مال کرے۔ آمین۔ وللہ در المجیب جزاہُ اللہ
اَحْسَنَ الجزاءِ عَنِّیْ وَعَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ نِعْمَ التَّحْقِیْقُ وَ
جَیِّدُ التَّوْفِیْقِ اِنَّ هٰذَا الشَّیْئُ عُجَابٌ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی
الْاَبْصَارِ وَهَا اَنَا اَبُوْ حَفْص بن عثمان الْعُثْمَانِیُّ الخطیب
بجامع اَهْلِ الْحَدِیْث خوشاب مِنْ اَعْمَالِ سَرْگُوْدَهَا
۱۵ نومبر ۱۹۶۱ء مطابق ۶ جمادی الثانیہ ۱۳۸۱ھ

(۱۰۸) **حضرت مولانا ابو عبید اللہ** صاحب ڈیرہ غازی خاں سے
فرماتے ہیں۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام سنکر انگوٹھے چومنا اس فعل کا
ثبوت قرآن اور حدیث سے کسی جگہ ثابت نہیں۔ اگر کسی کے پاس
صحیح حدیث سے ثبوت ہو تو پیش فرمائیں ورنہ یہ بدعت تصور کرتے
ہوئے اس کو ترک کیا جائے۔ فقط۔

(۱۰۹) **مناظر اسلام حضرت مولانا محمد صدیق** صاحب لائل پوری
فرماتے ہیں۔

الجواب:۔ جیسا کہ علمائے کرام نے پہلے لکھا ہے کہ انگوٹھے
چومنا اور آنکھوں پر لگانا بدعت ہے۔ وہ بالکل صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفصیل کتاب میں مذکور ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کتاب کے مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اس کے علم و عمل میں برکت کرے۔ آمین۔ فقط والسلام۔

محمد صدیق خطیب جامع مسجد اہلحدیث لائل پور۔

(۱۱۰) مصنف نتائج التقلید و تصانیف کثیرہ حضرت العلام جناب مولانا **محمد اشرف** صاحب فرماتے ہیں کہ حدیث و تعامل صحابہ حتےٰ کہ ائمہ اربعہ سے تقبیل ابہام ثابت نہیں یہ محض اہل بدعت کی اختراع ہے۔

مُصنف نے ماشاء اللہ اس مسئلہ پر خوب دلائل دیئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اُن کے علم و عمل اور عمر میں برکت عطا فرماوے۔ اور جزائے خیر دے۔ آمین۔ خادم دین فقیر الی اللہ حکیم محمد اشرف سندھو بلو کی ضلع لاہور۔

(۱۱۱) **مُبلغ اسلام حضرت مولانا محمد حسینؒ** صاحب خطیب جامع مسجد اہلحدیث شیخوپورہ فرماتے ہیں۔

مذکورہ بالا علمائے کرام نے انگوٹھے چومنے کے رد میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ وہ بالکل صحیح ہے۔

اس مسئلہ پر مناظر اسلام حضرت العلام برادرم مولانا ابو الشفیق محمد رفیق خاں صاحب مجاہد فی سبیل اللہ نے بڑی محنت و تحقیق سے اس قدر دلائل جمع کر دیئے ہیں۔ کہ اب کسی کتاب کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ میں ان جملہ دلائل کی تائید و تصدیق کرتے ہوئے علامہ مصنف کے لئے جان و مال اور علم و عمل کی ترقی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ مصنف کو ہمیشہ ترو تازہ اور خوش رکھے۔ کہ حفاظت دین کے لئے ہم نے اُنہیں ہر وقت میدان میں پایا۔ فقط والسلام۔

(محمد حسین خطیب جامع مسجد اہل حدیث شیخو پورہ)

(۱۱۲) الجواب صحیح محمد ابراہیم خادم خطیب جامع مسجد اہلحدیث نانڈلیانوالہ ضلع لائل پور۔)

(۱۱۳) الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ بقلم حکیم علی محمد صمصام خطیب جامع مسجد شیانہ بنگلہ لائل پور۔

(۱۱۴) حضرت مولانا حمایت علی شاہ صاحب قاسمی حنفی فاضل الہ آباد و نجیب و دارالعلوم دہلی فرماتے ہیں۔ کہ قدمائے اصحاب مِنْ اَحباب انگوٹھے چومنے اور آنکھوں پر لگانے کا ثبوت دیتے ہوئے "مجموعہ فتاویٰ" کے مصنف نے جامع الرموز فتویٰ صوفیہ اور کنز العباد وغیرہ غیر معتبر کتب سے حوالے دیئے ہوئے ہیں جن کے جوابات حضرت الحاج مولانا ابوالشفیق محمد رفیق خان صاحب نے اپنی اس کتاب تذکرۃ الثقلین میں خوب تفصیل سے تحریر فرما دیئے ہیں۔ مزید کچھ لکھنے کی حاجت نہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمارے مولانا کی جان و مال اور علم و بصیرت کو مزید ترقی عطا فرما دے۔ آمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامع الرموز

(۱) جامع الرموز اسمًا معروف اور مشتہر ہے۔ اور اکثر و بیشتر علماء میں متداول لیکن۔ یہ رطب ویابس اقوال کا مجموعہ ہے۔ اگرچہ مؤلف اس کے علامہ قہستانی ہیں۔!

۲۔ اسی طرح کتاب قُنیَۃ ہے جو مسائل شاذہ اور روایات ضعیفہ کا ذخیرہ ہے۔ بلا تحقیق تدقیق اس کی عبارات پر عمل جائز نہیں۔ اگرچہ اس کے مؤلف فی نفسہٖ فقیہ۔ جلیل اور عالم نبیل، ائمہ کبار اور علمائے اخیار سے ہیں۔ اور گو کتاب مشتہر ہے مگر غیر معتبر ہے۔

(۳) اسی طرح کتاب کنز العباد ہے جو واہیات مسائل اور لغویات وموضوعات احادیث کا مجموعہ ہے۔ نقہ اور حدیث سے مس رکھنے والے علماء مذکورہ کتابوں کے اقتباسات سے احتراز کرتے ہیں۔

(۴) ایسے ہی مطالب المؤمنین اور فتاوٰی صوفیہ وصلوٰۃ مسعودی ذخیرہ ہیں جو شخص مذکورہ کتب سے استدلال کرے ظاہر ہے کہ نظر غائر سے اُسے بہت بُعد ہے۔

فرمانِ رسولؐ ایسے ہی نا اہلوں سے بچانے کے لئے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان صحیح مسلم شریف اور مشکوٰۃ شریف باب الاعتصام بالکتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والسنہ میں موجود ہے۔ جس کا مفہوم اور مطلب یہ ہے۔ کہ نئے نویلے بڑائی کے طالب عزت کے بھوکے شہرت کے بندے زمانۂ آخیر میں بہت پیدا ہوں گے۔ مفاد کی باتیں چکنے چپڑے انداز میں بیان کر کے لوگوں کو ورغلائیں گے۔ اور ایسی ایسی حدیثیں لائیں گے جو تم تو تم تمہارے بزرگوں نے بھی نہ سنی ہوں گی ایسے جھوٹے فریبی دغا بازوں سے بچ کر رہنا۔ ان کی بے راہی کہیں تمہیں بھی نہ بھٹکا دے۔

اے مسلمانو! دینی امور میں خوب احتیاط سے کام لو۔ بھیڑ چال سے باز آؤ۔ اور ہر ایک کے پیچھے نہ ہو لو۔ بالخصوص جاہ طلب مولویوں کے ہتھکنڈوں سے بچو اور خود دینیات کا گہرا مطالعہ کرو۔ ضعیف الاعتقادی، لاعلمی و کم فہمی کا لازمی نتیجہ ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

السید حافظ حمایت علی شاہ عربی مدرس گورنمنٹ ہائی سکول پسرور (ضلع سیالکوٹ)

فتویٰ نمبر ۱۱۶ ص ۱۵۹ پر دیکھیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دُعَا

پیو نگے رضوان سے جا کر حور و غلمان و قصور
خاتمہ بالخیر گر ہم کو میسّر ہو گیا!

ناظرین! میں اس لاجواب کتاب کو ختم کرنے کے بعد اُن ناظرین و سامعین کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت مجھ عاجز و ناتواں کے خیالات و عقائد کو پڑھنے اور سننے پر خرچ کیا اور بدرگاہِ ربِ مجیب ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتا ہوں کہ:

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا
وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ
وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا
وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعَالَمِيْن

ترجمہ- الٰہی ہمارے دلوں میں محبت و الفت ڈال دے۔ اور ہمارے باہمی معاملات میں صلاحیت بھر دے۔

الٰہی ہمیں سلامتی کی راہیں دکھا کر (شرک و بدعت کے) اندھیروں سے بچا۔ اور توحید و سنت کی روشنی میں چلا۔

الٰہی ہمارے دل آنکھ اور کان پر اپنی برکتیں نازل فرما۔

الٰہی ہمارے اہل و عیال کو ہمارے لئے مبارک، اچھا اور بہتر بنا۔

الٰہی اپنے فضل و کرم کا ظہور فرما کر ہماری توبہ قبول فرما۔ تو ہی صرف توبہ قبول کرنے والا ہے۔ الٰہی ہماری مذکورہ التجا پر اپنی قبولیت کی مہر لگا کر ہمیں اطمینان بخش۔ آمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمۃ الکتاب

برادرانِ اسلام جیسے یہ کتاب نہایت خیر و خوبی سے ختم ہوگئی ہے اسیطرح ہم تم اور جملہ کائنات بھی ایک دن ختم ہو جائے گی۔ اسلیئے ہر شخص کو فکر آخرت کرتے ہوئے شرک و بدعت سے بچکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنّتِ مطہرہ کیمطابق توحید الٰہی کا قائل و عامل ہو جانا چاہیئے، اور موحد بنکر فرمانِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم "مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ" کے مطابق حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنا اپنا فرض سمجھنا چاہیئے ور سنّتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روگردانی کرنے والے کی نسبت خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فتویٰ یوں موجود ہے کہ "وَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ" یعنی جس نے میری سنّت سے روگردانی کی وہ میرا اُمتی نہیں۔
(اور میں اس کا نبی نہیں)

پس جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سچّا پکّا امتی بننے کا خواہشمند ہو وہ توحید و سنّت کا پابند ہو جائے یعنی ہر حال میں سچ بولے۔ امانت میں خیانت نہ کرے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ فرائض کی پابندی کرتے ہوئے ہر برائی سے بچکر نیکی کا راستہ اختیار کرنے کی کوشش کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ اہلِ اسلام کو نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

المکتبۃ الثنائیہ
www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ